چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علی کنز العرفان

جلد دوم
پارہ 6..تا..10

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات



مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

www.dawateislami.net

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزُ الْعِرْفَان (جلد دوم)

مترجم : شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری نَزَلَہُ اللہُ الْعَالِی

پہلی بار : صفر المظفر ۱۴۳۷ھ، نومبر 2015ء

تعداد : 5000 (پانچ ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

باب المدینہ (کراچی)	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکز الاولیاء (لاہور)	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	چوک شہیداں، میر پور	058274-37212
حیدر آباد	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

www.dawateislami.net

''مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِ الْعِرْفَان'' سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔
2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متن قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ''اَلْمُصْحَف'' فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔
3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ''مِمَّا'' میں ''مِنْ'' اور ''مَا'' کو اور ''اَنْفُسَهُمْ'' میں ''اَنْفُسَ'' اور ''هُمْ'' کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔
4. بعض مقامات پر معنٰی سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ''فِی الْاَرْضِ'' کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔
5. صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ''لَمْ تُنْذِرْ'' اور ''لَایَعْلَمُوْنَ'' اور ''لَنْ تَفْعَلُوْا'' یا دوسرا جیسے ''کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ'' مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ''فَتَابَ عَلَیْهِ'' بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔
6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ''کَلَامَ اللّٰهِ''، اکثر مقامات پر موصوف صفت جیسے ''صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا'' اور بعض مقامات پر پورا جملہ ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے لفظی ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔
7. حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ

www.dawateislami.net

بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ”وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ“ میں مذکور ”و“ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ”اور (حالانکہ)“ البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ”بِمُؤْمِنِیْنَ“ میں حرف ”ب“ اور ”مُؤْمِنِیْنَ“ کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ راقم کے بامحاورہ ترجمے ”کَنْزُالْعِرْفَان فِیْ تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن“ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہم قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جاسکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے صِرَاطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے پانچ رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا، سیاہ اور جامنی۔ پہلے چار رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ”عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی“ اور اس کا ترجمہ ”نیکی اور پرہیز گاری پر“

اللہ تعالٰی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

بری باتوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے سوائے مظلوم آدمی کے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

لَا يُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوْٓءِ (1)	مِنَ	الْقَوْلِ	اِلَّا	مَنْ	ظُلِمَ (2)
پسند نہیں کرتا	اللہ	اعلان کرنا	بری (بات) کا	سے	بات	مگر	جو (جس پر)	ظلم کیا گیا

بری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے

لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی ترغیب

وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِيْعًا	عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾	اِنْ	تُبْدُوْا	خَيْرًا	اَوْ
اور	ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر	تم ظاہر کرو، اعلانیہ کرو	کوئی بھلائی	یا

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا

تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا (3)	عَنْ سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
چھپاؤ، چھپ کر کرو اسے	یا	درگزر کرو	برائی سے	تو بیشک	اللہ	ہے

چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ

تمام نیکیوں کی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے

عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

عَفُوًّا	قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ
معاف کرنے والا	قدرت والا	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کا

معاف کرنے والا قدرت والا ہے ○ وہ لوگ جو اللہ

وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا

وَ	رُسُلِهٖ	وَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّفَرِّقُوْا
اور	اس کے رسولوں (کا)	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	فرق کریں

اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ

1 ..... بری بات کے اعلان میں لوگوں کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا اور گالی دینا سب داخل ہیں۔

2 ..... یہاں مظلوم کو ظلم بیان کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم، حاکم کے سامنے ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے، یہ ناجائز غیبت میں داخل نہیں۔

3 ..... ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

www.dawateislami.net

بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ

بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	نُؤْمِنُ	بِبَعْضٍ	وَّ
اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان	اور	کہتے ہیں	ہم ایمان لاتے ہیں	بعض پر	اور

اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں ہم کسی پر تو ایمان لاتے ہیں اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

نَكْفُرُ	بِبَعْضٍ	وَّ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّتَّخِذُوْا	بَيْنَ ذٰلِكَ
انکار کرتے ہیں	بعض کا	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	بنالیں	اس (ایمان و کفر) کے درمیان

کسی کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں

سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ (1)	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكٰفِرُوْنَ	حَقًّا (2)	وَ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ
کوئی راہ	یہ لوگ	وہ	کافر ہیں	پکے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

کوئی راہ نکال لیں ○ تو یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ
ذلیل و رسوا کر دینے والا عذاب	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ جو اللہ اور

رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ

رُسُلِهٖ	وَ	لَمْ يُفَرِّقُوْا	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ
اس کے سب رسولوں (پر)	اور	فرق نہ کریں	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے

اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی (پر ایمان لانے) میں فرق نہ کرے

تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے

1 ..... کفر اور ایمان دونوں میں سے کوئی ایک دین ضرور ہو گا، ان کے درمیان ایسا کوئی مذہب نہیں جو نہ کفر ہو نہ اسلام۔

2 ..... صرف بعض رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانا کفر سے نہیں بچاتا بلکہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے انکار کے برابر ہے۔

www.dawateislami.net

أُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۵۲﴾

أُولٰٓئِكَ	سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ	أُجُورَهُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ﴿۱۵۲﴾
یہ لوگ	عنقریب (اللہ) دے گا انہیں	ان کے اجر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

تو عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

یہودیوں کا بیہودگی نزولِ قرآن کا مطالبہ

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

يَسْـَٔلُكَ	أَهْلُ الْكِتٰبِ	أَنْ	تُنَزِّلَ	عَلَيْهِمْ	كِتٰبًا	مِّنَ السَّمَآءِ
سوال کرتے ہیں تم سے	اہلِ کتاب	کہ	تم اتار دو	ان پر	ایک کتاب	آسمان سے

(اے حبیب!) اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دیں

یہودیوں کے سابقہ جرائم

فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰٓى أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوا

فَقَدْ	سَأَلُوا (۱)	مُوسٰٓى	أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ	فَقَالُوا
تو تحقیق	انہوں نے سوال کیا تھا	موسیٰ (سے)	اس سے زیادہ بڑا	پس انہوں نے کہا

تو یہ لوگ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں جو انہوں نے کہا تھا:

أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

أَرِنَا	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَأَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	بِظُلْمِهِمْ	ثُمَّ
دکھادو ہمیں	اللہ	اعلانیہ	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	ان کے ظلم کے سبب	پھر

(اے موسیٰ!) اللہ ہمیں اعلانیہ دکھادو تو ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں کڑک نے پکڑ لیا پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	مِنْ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
انہوں نے بنالیا	(بطورِ معبود) بچھڑا	(اس کے) بعد	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں

ان کے پاس روشن نشانیاں آجانے کے باوجود وہ بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے۔

(۱) ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دیدارِ الٰہی کا مطالبہ مدینہ منورہ کے یہودیوں نے نہیں بلکہ ان کے باپ دادا نے کیا تھا اور یہاں ان کی طرف اس سوال کی نسبت اس لئے کی گئی کہ یہ لوگ اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر تھے۔

www.dawateislami.net

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾

فَعَفَوْنَا	عَنْ ذٰلِكَ	وَ	اٰتَیْنَا	مُوْسٰى	سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾
پھر ہم نے درگزر کیا	اس سے	اور	ہم نے عطا کیا	موسیٰ (کو)	روشن دلیل، روشن غلبہ

پھر ہم نے یہ معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ عطا فرمایا○

وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا

وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَهُمُ	الطُّوْرَ	بِمِیْثَاقِهِمْ (1)	وَ	قُلْنَا
اور	ہم نے بلند کر دیا	ان کے اوپر	طور	ان سے عہد لینے کے لئے	اور	ہم نے فرمایا

پھر ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کوہِ طور کو بلند کر دیا اور ان سے

لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ

لَهُمُ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا (2)	وَّ	قُلْنَا لَهُمْ
ان سے	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور	ہم نے فرمایا ان سے

فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ

لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾

لَا تَعْدُوْا	فِی السَّبْتِ	وَ	اَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾
حد سے نہ بڑھو	ہفتہ کے دن میں	اور	ہم نے لیا	ان سے	گاڑھا، مضبوط عہد

ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا○

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ

فَبِمَا	نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ	وَ	كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ
تو بسبب	ان کے اپنے عہد کو توڑ دینے	اور	اللہ کی آیتوں کے ساتھ ان کے کفر کرنے	اور

تو (ہم نے ان پر لعنت کی) ان کے عہد کو توڑنے اور اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرنے اور

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان

یہودیوں پر کوہِ طور بلند کیا جانا اور انہیں دیئے جانے والے دو احکام

یہودیوں پر لعنت کیے جانے کے اسباب

1 ..... یہاں میثاق سے مراد تورات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا عہد و پیمان ہے یا اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہنے کا وعدہ ہے۔

2 ..... سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے سے مراد سر جھکا کر ادب سے داخل ہونا ہے یا اس سے مراد دروازے کے پاس نوافل ادا کر کے داخل ہونا ہے۔

www.dawateislami.net

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	وَّ	قَوْلِهِمْ	قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ
ان کے انبیاء کو شہید کرنے	حق کے بغیر، ناحق	اور	ان کا کہنے	ہمارے دل	پردوں والے (ہیں)

انبیاء کو ناحق شہید کرنے اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے (کہ) ہمارے دلوں پر غلاف ہیں

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا

بَلْ	طَبَعَ (1)	اللّٰهُ	عَلَيْهَا	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا
بلکہ	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان (کے دلوں) پر	ان کے کفر کے سبب	تو وہ ایمان نہیں لاتے	مگر

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو (ان میں سے) بہت تھوڑے

قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ

قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾	وَّ	بِكُفْرِهِمْ	وَ	قَوْلِهِمْ	عَلٰى مَرْيَمَ
تھوڑے	اور	ان کے کفر کے سبب	اور	ان کے کہنے (لگانے کی وجہ سے)	مریم پر

ایمان لاتے ہیں ○ اور (ان پر لعنت کی) ان کے کفر اور مریم پر

بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ (2)	وَّ	قَوْلِهِمْ	اِنَّا	قَتَلْنَا	الْمَسِيْحَ
بڑا بہتان	اور	ان کے کہنے (کے سبب)	کہ	ہم نے شہید کیا	مسیح

بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے ○ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَ

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	مَا قَتَلُوْهُ	وَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ	اللہ کے رسول (کو)	اور (حالانکہ)	انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	اور

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قتل اور سولی کی تردید

1 .....یہودی کہتے ہیں ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اس پر فرمایا گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے لہٰذا کوئی وعظ و نصیحت ان کے دلوں پر کارگر نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ کفر اور بدکاریاں دل پر مہر لگ جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

2 .....اس سے معلوم ہوا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا سخت گناہ ہے اور خصوصاً کسی مقدس عورت پر اور مقدس نسبت رکھنے والی پر تہمت لگانا اور بھی زیادہ سنگین ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی مذمت زیادہ بیان کی گئی۔

www.dawateislami.net

مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ

مَا صَلَبُوْهُ(1)	وَ	لٰكِنْ	شُبِّهَ	لَهُمْ	وَ
نہ سولی دی اسے	اور	لیکن	(ایک آدمی عیسیٰ سے) ملتا جلتا بنا دیا گیا	ان (یہودیوں) کے لئے	اور

نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور

اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	لَفِيْ شَكٍّ
بیشک	وہ لوگ جو	اختلاف کر رہے ہیں	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	ضرور شبہ میں (پڑے ہیں)

بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ

مِّنْهُ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ	اِلَّا	اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وَ
اس کی طرف سے	نہیں	ان کو	اس کا	کچھ علم	مگر	گمان کی پیروی	اور

شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور

مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ

مَا قَتَلُوْهُ	يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾	بَلْ	رَّفَعَهُ	اللّٰهُ	اِلَيْهِ	وَ	كَانَ
انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	بیشک، یقیناً	بلکہ	اٹھالیا اسے	اللہ (نے)	اپنی طرف	اور	ہے

بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا ○ بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اللّٰهُ	عَزِيْزًا	حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾	وَ	اِنْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	اِلَّا
اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	اور	نہیں	اہل کتاب سے (کوئی)	مگر

اللہ غالب حکمت والا ہے ○ کوئی کتابی ایسا نہیں جو

قُربِ قیامت میں مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئے گا

1 ..... یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تردید فرمادی، نیز یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کی نفی بھی کی گئی اور انہیں سولی پر چڑھا دینے کی بھی لہٰذا قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سولی پر لٹکایا گیا تو بیہوش ہو گئے لیکن جان نہ نکلی، اس آیت کریمہ کے بالکل خلاف ہے۔

www.dawateislami.net

بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اہلِ کتاب پر گواہی دیں گے

یہودیوں کے بدترین جرائم اور ان کی دنیوی واخروی سزا

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَيُؤْمِنَنَّ	بِهٖ	قَبْلَ مَوْتِهٖ (1)	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ضرور ایمان لے آئے گا	اس پر	اس کی موت سے پہلے (یا) اپنی موت سے پہلے	اور	قیامت کے دن

اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ

يَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾	فَبِظُلْمٍ (2)	مِّنَ	الَّذِيْنَ
وہ (عیسیٰ) ہوں گے	ان پر	گواہ	تو بڑے ظلم کے سبب	سے	ان لوگوں کے جو

وہ (عیسیٰ) ان پر گواہ ہوں گے ○ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کی وجہ سے

هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

هَادُوْا	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	طَيِّبٰتٍ	اُحِلَّتْ	لَهُمْ
یہودی ہوئے	ہم نے حرام کر دیں	ان کے اوپر	پاکیزہ چیزیں	حلال کی گئیں (تھیں)	ان کے لئے

اور ان کے بہت سے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر

وَ بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ

وَ	بِصَدِّهِمْ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾	وَّ
اور	ان کے روکنے کے سبب	اللہ کی راہ سے	بہت سے (لوگوں کو)	اور

وہ بعض پاکیزہ چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لئے حلال تھیں ○ اور

اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ

اَخْذِهِمُ	الرِّبٰوا	وَ	قَدْ	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ
ان کے لینے (کے سبب)	سود	اور (حالانکہ)	تحقیق	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور

اس لئے (حرام کیں) کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور

1 ..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قیامت کے قریب وفات سے پہلے یہودی اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر صحیح ایمان لے آئیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے گا لیکن موت کے وقت کا ایمان مقبول نہیں، اور اس سے کچھ نفع نہ ہو گا۔

2 ..... یہاں اس لفظ پر آنے والی تنوین "تفخیم" یعنی کسی چیز کا بڑا ہونا بیان کرنے کے لئے ہے، اس لئے اس کا ترجمہ "بڑے ظلم" کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا

اَكْلِهِمْ	اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ	اَعْتَدْنَا
ان کے کھانے (کے سبب)	لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

وہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھا جاتے تھے اور ان میں سے

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾	لٰكِنِ	الرّٰسِخُوْنَ[1]	فِي الْعِلْمِ
ان میں سے کافروں کے لئے	دردناک عذاب	لیکن	پختگی رکھنے والے	علم میں

کافروں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○ لیکن اُن میں علم میں پختگی والے

مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ

مِنْهُمْ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ
ان میں سے	اور	ایمان والے	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

اور ایمان والے ایمان لاتے ہیں اُس پر جو، اے حبیب! تمہاری طرف نازل کیا گیا اور

مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

مَآ	اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلِكَ	وَ	الْمُقِيْمِيْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	الْمُؤْتُوْنَ
جو	نازل کیا گیا	تم سے پہلے	اور	قائم رکھنے والے	نماز	اور	ادا کرنے والے

جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اُولٰٓئِكَ	سَنُؤْتِيْهِمْ
زکوٰۃ	اور	ایمان لانے والے	اللہ اور آخرت کے دن پر	یہ لوگ	عنقریب ہم دیں گے انہیں

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم

[1] ..... راسخ فی العلم وہ عالم ہے جس کا علم اس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں، اس سے مراد خوش عقیدہ اور باعمل علماء ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم باعمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ باعمل عالم خود بھی نیک ہے اور وہ دوسروں کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ چاہئے کہ عالم کا عمل سنت نبوی کا نمونہ ہو اور اس کی ہر ادا تبلیغ کرے۔ اس سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دین یا بے عمل عالم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی اور اس کی بدعملی دوسروں کو بھی بدعمل بنا دے گی۔

خوش عقیدہ یہودیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر و ثواب کا بیان

www.dawateislami.net

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾	اِنَّاۤ	اَوْحَیْنَاۤ (۱)	اِلَیْكَ	كَمَاۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بڑا ثواب	بیشک	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	جیسے	ہم نے وحی بھیجی

بڑا ثواب دیں گے ○ بیشک اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے

اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اِلٰى نُوْحٍ	وَّ	النَّبِیّٖنَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
نوح کی طرف	اور	پیغمبروں (کی طرف)	اس کے بعد	اور	ہم نے وحی فرمائی

ہم نے نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے

اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم کی طرف	اور	اسمٰعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کے) بیٹوں

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

وَ عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ

وَ	عِیْسٰى	وَ	اَیُّوْبَ	وَ	یُوْنُسَ	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	سُلَیْمٰنَ	وَ
اور	عیسیٰ	اور	ایوب	اور	یونس	اور	ہارون	اور	سلیمان (کی طرف)	اور

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی فرمائی اور

اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ

اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾	وَ	رُسُلًا	قَدْ
ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	اور	(ہم نے بھیجے) بہت سے رسول	بیشک

ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ اور (ہم نے بھیجے) بہت سے ایسے رسول

(1) ..... یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ کہا تھا کہ اگر ان کے لئے آسمان سے ایک ہی بار میں پوری کتاب نازل کی جائے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئیں گے۔ اس پر اس آیت میں فرمایا گیا کہ کتنے ہی نبیوں کو یہودی اور عیسائی مانتے ہیں حالانکہ ان پر کوئی آسمانی کتاب ہی نازل نہیں ہوئی تو جب ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہلِ کتاب کو کچھ اعتراض نہ ہوا تو امام الانبیاء، سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہے؟

www.dawateislami.net

قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا

قَصَصْنٰهُمْ	عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	رُسُلًا
ہم نے ذکر کر دیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	بہت سے رسول

جن کا ذکر ہم تم سے پہلے فرما چکے اور بہت سے وہ رسول

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ	عَلَيْكَ	وَ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	مُوْسٰى (1)
ہم نے ذکر نہیں کیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	کلام فرمایا	اللہ (نے)	موسیٰ (سے)

جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے موسیٰ سے

تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾	رُسُلًا	مُّبَشِّرِيْنَ	وَ	مُنْذِرِيْنَ	لِئَلَّا يَكُوْنَ
کلام فرمانا	(ہم نے بھیجے) رسول	خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے	تاکہ نہ ہو

حقیقتاً کلام فرمایا○ (ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (بھیجے) تاکہ

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

لِلنَّاسِ	عَلَى اللّٰهِ	حُجَّةٌۢ	بَعْدَ الرُّسُلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
لوگوں کے لئے	اللہ پر	کوئی حجت، عذر	رسولوں کے بعد	اور	ہے	اللہ

رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے اور اللہ

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ

عَزِيْزًا	حَكِيْمًا ﴿۱۶۵﴾	لٰكِنِ	اللّٰهُ	يَشْهَدُ	بِمَآ	اَنْزَلَ
عزت والا، زبردست	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	(اس) کی جو	اس نے نازل کیا

زبردست ہے، حکمت والا ہے○ لیکن اے حبیب! اللہ گواہی دیتا ہے اس کی جو اس نے

رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد اور اس کی حکمت

حقانیتِ قرآن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انبیاء بنی اسرائیل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بہت شان والے ہیں کہ ان کا ذکر خصوصیت سے علیحدہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خاص عظمتیں بخشی ہیں، ایک نبی کی خصوصیت تمام نبیوں میں ڈھونڈنا غلطی ہے، جیسے ہر نبی کلیمُ اللہ نہیں۔

www.dawateislami.net

اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَشْهَدُوْنَؕ

اِلَیْكَ	اَنْزَلَهٗ	بِعِلْمِهٖ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یَشْهَدُوْنَ
تمہاری طرف	اس نے نازل کیا ہے اسے	اپنے علم کے ساتھ	اور	فرشتے	گواہی دیتے ہیں

تمہاری طرف نازل کیا، اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًاؕ(۱۶۶) اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًا (۱۶۶)	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

اور اللہ کافی گواہ ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا(۱۶۷) اِنَّ الَّذِیْنَ

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	قَدْ	ضَلُّوْا	ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (۱۶۷)	اِنَّ	الَّذِیْنَ
اللہ کی راہ سے	بیشک	وہ بھٹک گئے	دور کی گمراہی (میں)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

اللہ کی راہ سے روکا بیشک وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا

كَفَرُوْا	وَ	ظَلَمُوْا	لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ (۱)	لَهُمْ	وَ	لَا
کفر کیا	اور	ظلم کیا	ہرگز اللہ نہیں مغفرت فرمائے گا	ان کی	اور	نہ

کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا اور نہ

لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا(۱۶۸)ۙ اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ

لِیَهْدِیَهُمْ	طَرِیْقًا (۱۶۸)	اِلَّا	طَرِیْقَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاؕ
ہرگز راستہ دکھائے گا انہیں	کوئی راستہ	سوائے	جہنم کے راستے کے	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

انہیں کسی راستے کی ہدایت فرمائے گا ○ مگر جہنم کے راستے (کی) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

دوری کی گمراہی کیا ہے؟

کفر پر قائم لوگوں کی بخشش اور ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں

1 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ جن یہودیوں نے تورات میں موجود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بدل کر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرکے ظلم کیا وہ اگر اپنے کفر پر قائم رہیں اور کفر پر ہی مریں تو ان کی بخشش کی کوئی گنجائش نہیں البتہ ان میں سے جو ایمان لے آیا اور حالتِ ایمان میں ہی اس کا انتقال ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

www.dawateislami.net

اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

اَبَدًا	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	قَدْ
ہمیشہ	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	اے	لوگو	بیشک

اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اے لوگو!

جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا

جَآءَكُمُ	الرَّسُوْلُ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَاٰمِنُوْا
تمہارے پاس آیا	رسول	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے	تو ایمان لاؤ

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تو ایمان لاؤ،

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

خَيْرًا	لَّكُمْ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا
بہتر (ہو گا)	تمہارے لئے	اور	اگر	تم کفر کرو گے	تو بیشک	اللہ کا (ہے)	جو کچھ

تمہارے لئے بہتر ہو گا اور اگر تم کفر کرو گے تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
آسمانوں میں	اور	زمین (میں ہے)	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اے اہل کتاب

آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا

لَا تَغْلُوْا (2)	فِيْ دِيْنِكُمْ	وَ	لَا تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	اِنَّمَا
حد سے نہ بڑھو	اپنے دین میں	اور	نہ کہو	اللہ پر	مگر	حق، سچ	بیشک

اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ بیشک

1 ..... اس آیت میں تمام بنی نوعِ انسان کو عظیم خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ اے لوگو! آخری رسول محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حق کے ساتھ تشریف لاچکے، وہ خود بھی حق ہیں اور ان کا ہر قول، ہر فعل، ہر ادا حق ہے، ان کی شریعت، طبیعت اور تعلیم حق ہے، وہاں باطل کا گزر نہیں۔ لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ، اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

2 ..... غلو کا مطلب اگلے حاشیے میں موجود ہے۔

www.dawateislami.net

الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ

الْمَسِيْحُ(1)	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	كَلِمَتُهٗ	اَلْقٰىهَآ
مسیح	مریم کا بیٹا عیسیٰ	اللہ کا رسول	اور	اس کا کلمہ (ہے)	اس نے ڈالا، بھیجا اسے

مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے

اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ؕ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اِلٰى مَرْيَمَ	وَ	رُوْحٌ	مِّنْهُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ
مریم کی طرف	اور	ایک خاص روح (ہے)	اس کی طرف سے	تو ایمان لاؤ	اللہ پر	اور

مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور

رُسُلِهٖ ۚ۬ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

رُسُلِهٖ	وَ	لَا تَقُوْلُوْا	ثَلٰثَةٌ	اِنْتَهُوْا	خَيْرًا	لَّكُمْ
اس کے رسولوں (پر)	اور	نہ کہو	(کہ معبود) تین (ہیں)	تم باز رہو	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

اِنَّمَا	اللّٰهُ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	سُبْحٰنَهٗۤ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗ
صرف	اللہ	ایک معبود (ہے)	پاکی ہے اسے	(اس سے) کہ	ہو	اس کی

صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى

وَلَدٌ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	كَفٰى
کوئی اولاد	اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کافی ہے

کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

وقف لازم

(1) ..... اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہیں، انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر حد سے نہ بڑھیں، بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں کہ بغیر باپ کے کلمہ "کُن" سے پیدا کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص روح ہیں۔

www.dawateislami.net

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ عۧ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا

بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾	لَنْ يَّسْتَنْكِفَ (1)	الْمَسِيْحُ	اَنْ	يَّكُوْنَ	عَبْدًا
اللہ	کارساز	ہرگز عار، نفرت نہیں کرتا	مسیح	(اس سے) کہ	ہو	بندہ

اللہ کافی کارساز ہے ○ نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے

لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

لِلّٰهِ	وَ	لَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	الْمُقَرَّبُوْنَ	وَ	مَنْ	يَّسْتَنْكِفْ
اللہ کا	اور	نہ	فرشتے	خاص قرب دیئے ہوئے	اور	جو	عار، نفرت کرے

اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	يَسْتَكْبِرْ	فَسَيَحْشُرُهُمْ	اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾
اس (اللہ) کی عبادت سے	اور	تکبر کرے	تو عنقریب (اللہ) جمع کرے گا انہیں	سب کو اپنی طرف

نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا ○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَيُوَفِّيْهِمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورے دے گا انہیں

تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو (اللہ) انہیں ان کے پورے اجر

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ
ان کے اجر	اور	زیادہ دے گا انہیں	اپنے فضل سے	اور	بہر حال	وہ لوگ جو جنہوں نے

عطا فرمائے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرم و عار نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے

بندگی کو اعزاز سمجھنے والوں کے لئے بشارت اور اس سے نفرت و تکبر کرنے والوں کے لئے وعید

1 ..... نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس میں شریک لوگوں نے کہا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہہ کر ان پر عیب لگاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا باعث شرم نہیں بلکہ باعث فخر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نفرت کرنا اور اس میں شرم محسوس کرنا کافر کا کام ہے مسلمان کا نہیں۔

www.dawateislami.net

اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

اسْتَنْكَفُوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	فَيُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا
عار، نفرت کی	اور	تکبر کیا	تو وہ عذاب دے گا انہیں	دردناک عذاب

نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا

وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ

وَّ	لَا يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّ
اور	وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	اور

اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

لَا	نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	قَدْ	جَآءَكُمْ	بُرْهَانٌ
نہ	کوئی مددگار	اے	لوگو	بیشک	آئی تمہارے پاس	واضح دلیل

نہ مددگار ○ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کسی خاص جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ	اِلَيْكُمْ	نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ (2)
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہم نے نازل کیا	تمہاری طرف	روشن نور

واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ○

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اعْتَصَمُوْا
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	انہوں نے مضبوطی سے تھام لیا

تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی رسی مضبوطی سے

کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت

1 ..... یہاں قیامت تک کے تمام انسانوں سے خطاب ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام زمانوں، جگہوں اور اقوام کیلئے خدا کی برہان و دلیل بن کر تشریف لائے ہیں۔

2 ..... روشن نور سے مراد قرآن پاک ہے جو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ملا۔

www.dawateislami.net

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

بِهٖ	فَسَيُدْخِلُهُمْ (1)	فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اس (کی رسی) کو	تو عنقریب (اللہ) داخل کرے گا انہیں	اپنی طرف سے رحمت میں

تھام لی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت

وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

وَ	فَضْلٍ	وَّ	يَهْدِيْهِمْ	اِلَيْهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾
اور	فضل (میں)	اور	رہنمائی کرے گا ان کی	اپنی طرف	سیدھے راستے (کی)

اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا ○

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ

يَسْتَفْتُوْنَكَ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِي الْكَلٰلَةِ (2)
وہ فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	کلالہ (کے بارے) میں

اے حبیب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

اِنِ	امْرُؤٌا	هَلَكَ	لَيْسَ	لَهٗ	وَلَدٌ
اگر	کوئی مرد	فوت ہو جائے	نہ (ہو)	اس کی	کوئی اولاد

اگر کسی مرد کا انتقال ہو جس کی اولاد نہ ہو

وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا

وَّ	لَهٗٓ	اُخْتٌ	فَلَهَا	نِصْفُ	مَا
اور	اس کی	ایک بہن (ہو)	تو اس (بہن) کا	آدھا (حصہ ہے)	(اس مال سے) جو

اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا

1 ..... اس آیت میں ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ رحمت جنت ہے اور فضل جنت میں کرم بالائے کرم والے امور ہیں اور سیدھا راستہ دینِ اسلام ہے جو سیدھا قربِ الٰہی تک لے جاتا ہے۔

2 ..... کَلالہ اسے کہتے ہیں جس کے فوت ہونے پر ورثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو۔

www.dawateislami.net

تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا

تَرَكَ[1]	وَ	هُوَ	يَرِثُهَآ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهَا
وہ چھوڑ گیا	اور	وہ (مرد)	وارث ہو گا اس (بہن) کا	اگر	نہ ہو	اِس (بہن) کی

آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی

وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ

وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَتَا	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الثُّلُثٰنِ
کوئی اولاد	پھر اگر	وہ ہوں	دو (بہنیں)	تو ان دونوں کا	دو تہائی (حصہ ہو گا)

اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی (حصہ ہو گا)

مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ

مِمَّا	تَرَكَ	وَ	اِنْ	كَانُوْٓا	اِخْوَةً	رِّجَالًا	وَّ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	وہ ہوں	بھائی بہن	مرد	اور

اور اگر بھائی بہن ہوں (جن میں) مرد بھی (ہوں) اور

نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

نِسَآءً	فَلِلذَّكَرِ	مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
عورتیں	تو مرد کے لئے	دو عورتوں کے حصے کی مثل (ہے)	بیان فرماتا ہے	اللہ

عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع ٢٤ ٥ ٦

لَكُمْ	اَنْ	تَضِلُّوْا	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
تمہارے لئے	تاکہ	تم بھٹک (نہ) جاؤ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے ○

[1] ..... آیت مبارکہ میں کَلالہ کی وراثت کا بیان کیا گیا ہے۔ وراثت کے مسائل میں یہ یاد رکھیں کہ ان میں بہت وسعت اور قیود ہوتی ہیں لہٰذا اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو کسی ماہر میراث عالم سے رہنمائی لئے بغیر خود حل نہ نکالیں۔

www.dawateislami.net

آیات:120 رکوع: 16

سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰہِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حلال جانوروں کا بیان، عہد پورا کرنے کا حکم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کر دیے گئے	تمہارے لئے

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے

بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ

بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ (1)	اِلَّا	مَا	یُتْلٰى (2)	عَلَیْكُمْ
چوپائے جانور (یعنی) مویشی	مگر	جو (جن کا)	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر

چوپائے جانور حلال کر دیے گئے سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے

حالتِ احرام میں (خشکی کا) شکار کرنا حرام ہے

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)	بیشک	اللہ

لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔ بیشک اللہ

1 ..... بھیمہ خشکی اور تری کے ہر اس جانور کا نام ہے جس کی چار ٹانگیں ہوں اور یہاں آیت میں اس کی "الانعام" کی طرف اضافت بیانیہ ہے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حرام صرف وہ ہے جو قرآن و حدیث میں آ گیا، بقیہ حلال ہے کیونکہ حلال کے لئے خاص دلیل کی ضرورت نہیں، کسی چیز کا حرام نہ ہونا ہی حلال کی دلیل ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمانوں کے پاکیزہ کھانوں کو حیلے بہانوں سے حرام بلکہ شرک قرار دیتے رہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم

يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝١ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ

يَحْكُمُ	مَا	يُرِيْدُ ۝١	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحِلُّوْا	شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ [1]
حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہ ٹھہرالو	اللہ کی نشانیاں

جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں حلال نہ ٹھہرالو

وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْيَ وَ لَا

وَ	لَا	الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَ	لَا	الْهَدْيَ	وَ	لَا
اور	نہ	حرمت والا مہینہ	اور	نہ	حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں	اور	نہ

اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی گئی قربانیاں اور نہ

الْقَلَآىِٕدَ وَ لَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ

الْقَلَآىِٕدَ	وَ	لَاۤ	آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ [2]
علامتی پٹوں والے جانور	اور	نہ	ادب والے گھر کا قصد کر کے آنے والوں (کو)

(حرم میں لائے جانے والے وہ جانور) جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ ادب والے گھر کا قصد کر کے آنے والوں

احرام کھلنے کے بعد حدودِ حرم شکار کی اجازت

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا

يَبْتَغُوْنَ	فَضْلًا	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	رِضْوَانًا	وَ	اِذَا
وہ تلاش کرتے ہیں	فضل	اپنے رب کی طرف سے	اور	رضامندی	اور	جب

(کے مال و عزت) کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں اور جب

کسی قوم کی دشمنی بھی ظلم و زیادتی نہ کروائے

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ

حَلَلْتُمْ	فَاصْطَادُوْا	وَ	لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	اَنْ
احرام سے باہر آجاؤ	تو شکار کرو	اور	نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	کہ

احرام سے باہر جاؤ تو شکار کر سکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے زیادتی کرنے پر

1 ..... اس آیت میں دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ نیز جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں قرار پاجائیں ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کیا جائے گا۔ اس شَعَائِرَ اللّٰہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں خانہ کعبہ، قرآن پاک، مساجد، اذان، بزرگوں کے مزارات وغیرہ سب ہی داخل ہیں بلکہ جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی درجات کے فرق کے ساتھ شَعَائِرَ اللّٰہ بن جاتی ہے۔ 2 ..... اس سے مراد حج و عمرہ کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔

www.dawateislami.net

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اَنْ	تَعْتَدُوْا	وَ	تَعَاوَنُوْا (1)
انہوں نے روکا تھا تمہیں	مسجدِ حرام سے	کہ	تم حد سے بڑھ جاؤ	اور	ایک دوسرے کی مدد کرو

نہ ابھارے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اور

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	لَا تَعَاوَنُوْا	عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ
نیکی اور پرہیز گاری پر	اور	باہم مدد نہ کرو	گناہ اور زیادتی پر

نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲ حُرِّمَتْ

وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲	حُرِّمَتْ
اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حرام کر دیا گیا

اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ تم پر

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ

عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةُ	وَ	الدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو

حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ

اُهِلَّ (2)	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا	اور

جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

1 ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرنے اور گناہ و زیادتی پر باہمی تعاون نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ بِر سے مراد ہر وہ نیک کام ہے جس کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ ہر اس کام سے بچا جائے جس سے شریعت نے روکا ہے۔ اِثم سے مراد گناہ ہے اور عُدْوَان سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔ 2 ..... جس جانور کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہ حرام ہے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے یہ کہہ دیا جائے کہ عبد اللہ کی گائے،=

وقف لازم

نیکی اور پرہیز گاری پر باہم تعاون کرنے کا حکم

گناہ اور زیادتی پر باہم مدد کرنے کا حکم

گیارہ حرام چیزوں کا بیان

الربع

www.dawateislami.net

اَلْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَ

اَلْمَوْقُوْذَةُ	وَ	اَلْمُتَرَدِّيَةُ	وَ	اَلنَّطِيْحَةُ	وَ
چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا	اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور

وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے

مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ؕ وَمَا ذُبِحَ

مَآ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ	وَ	مَا	ذُبِحَ
جو (جسے)	کھا جائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کر لیا	اور	جو	ذبح کیا گیا

سے مرا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھا لیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پا کر) ذبح کر لیا ہو

عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ

عَلَى النُّصُبِ	وَ	اَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ
بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانسے ڈال کر قسمت معلوم کرو یہ

فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

فِسْقٌ	اَلْيَوْمَ	يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	مِنْ دِيْنِكُمْ
گناہ (ہے)	آج	مایوس ہو گئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے

گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافر ناامید ہو گئے

دینِ اسلام سے کفار کی مایوسی

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ[1]	لَكُمْ	دِيْنَكُمْ
تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا دین

تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا

دینِ اسلام مکمل کر دیا گیا

= عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور یا فلاں ولی کے ایصالِ ثواب کا بکرا، گائے۔

1 ..... مفسرین فرماتے ہیں کہ دین کا اِکمال یعنی مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہو گا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی مذہب باطل ہے۔ اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہو سکتی، البتہ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے فتح مکہ سے نعمتِ الٰہی پوری ہوگئی

وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

وَ	اَتْمَمْتُ	عَلَيْكُمْ	نِعْمَتِيْ	وَ	رَضِيْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ (1)	دِيْنًا
اور	پوری کر دی	تمہارے اوپر	اپنی نعمت	اور	پسند کیا	تمہارے لئے	اسلام (کو)	دین

اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

شرعی مجبور چند شرائط کے ساتھ ممنوعہ چیزیں کھا سکتا ہے

فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ

فَمَنِ	اضْطُرَّ (2)	فِيْ مَخْمَصَةٍ	غَيْرَ مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ
تو جو	مجبور ہو جائے	بھوک پیاس کی شدت میں	نہ مائل ہونے والا	گناہ کی طرف	تو بیشک

تو جو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک

پاک چیزیں ہی حلال ہیں

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝٣	يَسْـَٔلُوْنَكَ	مَاذَآ	اُحِلَّ	لَهُمْ	قُلْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	حلال کیا گیا	ان کے لئے	تم کہو

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو کہ

چند شرائط کے ساتھ شکاری جانور کا شکار حلال ہے

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ

اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ	وَ	مَا	عَلَّمْتُمْ
حلال کی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	(ان کا شکار) جو (جنہیں)	تم نے سکھادیا

حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور ان شکاری جانوروں (کا شکار) جنہیں

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫

مِّنَ الْجَوَارِحِ	مُكَلِّبِيْنَ	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مِمَّا	عَلَّمَكُمُ	اللّٰهُ
شکاری جانوروں سے	شکار پر دوڑاتے ہوئے	تم سکھاتے ہو انہیں	(اس) سے جو	سکھایا تمہیں	اللہ (نے)

تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے شکار کرنا سکھادیا ہے۔ تم انہیں وہ سکھاتے ہو جس کی اللہ نے تمہیں تعلیم دی ہے

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ صرف اسلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے یعنی جو دینِ محمدی کی صورت میں اب موجود ہے، باقی سب دین اب ناقابلِ قبول ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے خدا عَزَّوَجَلَّ کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔ 2 ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے تو اس وقت جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے پوری ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔

www.dawateislami.net

فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

فَكُلُوْا	مِمَّآ	اَمْسَكْنَ	عَلَيْكُمْ	وَ	اذْكُرُوا[1]	اسْمَ اللّٰهِ
تو کھاؤ	(اس شکار) سے جو	وہ روک دیں	تمہارے اوپر	اور	(چھوڑتے وقت) ذکر کرو	اللہ کا نام

تو اس میں سے کھاؤ جو وہ شکار کر کے تمہارے لئے روک دیں اور (شکاری جانور کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤

عَلَيْهِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤
اس (شکاری جانور) پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)

لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ○

پاکیزہ چیزیں اور محقق اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اَلْيَوْمَ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ	وَ	طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ[2]
آج	حلال کر دی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا

اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے

حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ

حِلٌّ	لَّكُمْ	وَ	طَعَامُكُمْ	حِلٌّ	لَّهُمْ	وَ
حلال ہے	تمہارے لئے	اور	تمہارا کھانا	حلال ہے	ان کے لئے	اور

تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور

الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ
(تمہارے لئے حلال کی گئیں) پاکدامن عورتیں	ایمان والیوں سے	اور	پاکدامن عورتیں	سے

پاکدامن مسلمان عورتیں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

1 ..... خلاصہ یہ ہے کہ شکار پر چھوڑے ہوئے جانور کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے۔ (1) شکاری جانور مسلمان یا کتابی کا ہو اور سکھایا ہوا ہو۔ (2) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (3) شکاری جانور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر چھوڑا گیا ہو۔ (4) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہوگا۔ 2 ..... اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور بھی مسلمانوں کیلئے حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اُن اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے جو واقعی اہلِ کتاب ہوں، موجودہ زمانے میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد دہریہ اور خدا کے منکر ہو چکے ہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

www.dawateislami.net

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ[1]	مِنْ قَبْلِكُمْ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ
ان لوگوں کی جنہیں کتاب دی گئی	تم سے پہلے	جب	تم دو انہیں	ان کے مہر

ان کی پاکدامن عورتیں (تمہارے لئے حلال کر دی گئیں) جبکہ تم ان سے نکاح کرتے ہوئے

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْٓ

مُحْصِنِيْنَ	غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ	وَ	لَا مُتَّخِذِيْٓ
نکاح کرنے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	اور	نہ بنانے والے (ہوں)

انہیں ان کے مہر دو، نہ زنا کرتے ہوئے اور نہ انہیں پوشیدہ آشنا

اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اَخْدَانٍ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِالْاِيْمَانِ	فَقَدْ	حَبِطَ
چھپے آشنا، خفیہ دوست	اور	جو	کافر ہو جائے	ایمان سے (پھر کر)	تو بیشک	برباد ہو گیا

بناتے ہوئے اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہو جائے تو اس کا

عَمَلُهٗ ۫ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

عَمَلُهٗ	وَ	هُوَ	فِى الْاٰخِرَةِ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۵	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اس کا عمل	اور	وہ	آخرت میں	خسارہ پانے والوں سے (ہو گا)	اے	وہ لوگو جو

ہر عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہو گا ○ اے ایمان

اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ

اٰمَنُوْٓا	اِذَا	قُمْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	فَاغْسِلُوْا	وُجُوْهَكُمْ	وَ
ایمان لائے	جب	تم کھڑے ہونے لگو	نماز کی طرف	تو دھولو	اپنے چہرے	اور

والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور

مرتد کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں

وضو کے فرائض کا بیان

ع ۵ ۱۵

[1] ..... اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح حلال ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ واقعی اہلِ کتاب ہوں، دہریہ نہ ہوں جیسے آج کل بہت سے ایسے بھی ہیں اور یہ اجازت بھی دارالاسلام میں رہنے والی ذمیہ اہلِ کتاب عورت کے ساتھ ہے۔ موجودہ زمانے میں جو اہلِ کتاب ہیں یہ حربی ہیں اور حربیہ اہلِ کتاب کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ نیز ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ اجازت صرف مسلمان مردوں کو ہے مسلمان عورت کا نکاح کتابی مرد سے قطعی حرام ہے۔

www.dawateislami.net

اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

اَیْدِیَكُمْ	اِلَى الْمَرَافِقِ (1)	وَ	امْسَحُوْا	بِرُءُوْسِكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
اپنے ہاتھ	کہنیوں تک	اور	مسح کرو	اپنے سروں کا	اور	اپنے پاؤں (دھولو)

اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں

حالتِ جنابت میں غسل کرنے کا حکم

تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ

اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ

اِلَى الْكَعْبَیْنِ (2)	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	جُنُبًا	فَاطَّهَّرُوْا	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ
ٹخنوں تک	اور	اگر	تم ہو	ناپاکی کی حالت میں	تو خوب پاک ہو جاؤ	اور	اگر	تم ہو

دھولو اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم

مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ

مَّرْضٰۤى	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ	اَوْ	جَآءَ	اَحَدٌ	مِّنْكُمْ	مِّنَ الْغَآىِٕطِ
مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)	یا	آئے	کوئی ایک	تم میں سے	قضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو

اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا

اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا	مَآءً	فَتَیَمَّمُوْا	صَعِیْدًا طَیِّبًا
یا	تم نے صحبت کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ	پانی	تو تیمم کر لو	پاک مٹی (سے)

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو

امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ

فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ	مِّنْهُ	مَا یُرِیْدُ	اللّٰهُ
تو مسح کر لو	اپنے چہروں اور ہاتھوں کا	اس (مٹی) سے	نہیں چاہتا	اللہ

تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ

1 ..... اس آیت میں وضو کے فرائض، غسل اور تیمم کے چند احکام بیان کئے گئے ہیں، ان سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فقہی کتابوں جیسے بہارِ شریعت اور نماز کے احکام وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ..... جہاں دھونے کا حکم ہے وہاں دھونا ہی ضروری ہے وہاں مسح نہیں کر سکتے جیسے پاؤں کو دھونا ہی ضروری ہے مسح کرنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر موزے پہنے ہوں تو اس کی شرائط پائے جانے کی صورت میں موزوں پر مسح کر سکتے ہیں کہ یہ احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے۔

www.dawateislami.net

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

لِيَجْعَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ حَرَجٍ	وَّ	لٰكِنْ	يُّرِيْدُ	لِيُطَهِّرَكُمْ
وہ بنائے	تمہارے اوپر	کوئی حرج	اور	لیکن	وہ چاہتا ہے	خوب پاک کردے تمہیں

تم پر کچھ تنگی رکھے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کردے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا

وَ	لِيُتِمَّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۝٦	وَ	اذْكُرُوْا
اور	پوری کردے	اپنی نعمت	تمہارے اوپر	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	یاد کرو

اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

نِعْمَةَ اللّٰهِ[1]	عَلَيْكُمْ	وَ	مِيْثَاقَهُ	الَّذِيْ	وَاثَقَكُمْ
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اس کا پختہ عہد	جو	اس نے لیا تم سے

اپنے اوپر اللہ کا احسان اور اس کا وہ عہد یاد کرو جو اس نے تم سے لیا تھا

بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا

بِهٖٓ	اِذْ	قُلْتُمْ	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ	اتَّقُوا
اس کے ساتھ	جب	تم نے کہا	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور	ڈرو

جب تم نے کہا: ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	دلوں والی (بات) کو	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

ڈرو۔ بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ اے ایمان والو!

[1] ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت سے مراد بیعت عقبہ یا بیعت رضوان ہے اور اس سے معلوم ہوا: (1) انسان ہر نیکی رب عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کرتا ہے لہٰذا اس پر فخر نہ کرے بلکہ رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے۔ (2) بیعت عقبہ اور بیعت رضوان والے سارے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہیں جنہیں اُس بیعت کا شرف بخشا گیا۔ اُسی بیعت کو یہاں نعمت قرار دیا گیا ہے۔

بیعت عقبہ اور بیعت رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم

ہر حال عدل و انصاف پر قائم رہنے اور ناانصافی نہ کرنے کا حکم

www.dawateislami.net

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَ

كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ	بِالْقِسْطِ[1]	وَ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	اللہ کے لئے	گواہی دینے والے	انصاف کے ساتھ	اور

انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ قف هُوَ

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	عَلٰۤى	اَلَّا تَعْدِلُوْا	اِعْدِلُوْا	هُوَ
نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	(اس) پر	کہ تم انصاف نہ کرو	انصاف کرو	وہ

تمہیں کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو، یہ

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌۢ
زیادہ قریب ہے	پرہیز گاری کے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خبر دار (ہے)

پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ۝٨	وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

تمام اعمال سے خبر دار ہے ○ اللہ نے ایمان والوں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩ وَ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ[2]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٩	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور

اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور

1 ..... اس آیتِ مبارکہ میں بطورِ خاص گواہی دینے کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی سے عداوت و دشمنی تمہیں عدل کے تقاضوں سے نہ ہٹا سکے۔ یہ دینِ اسلام کی عظیم الشان تعلیمات میں سے ایک اعلیٰ تعلیم ہے۔

2 ..... اچھے اعمال سے مراد ہر وہ عمل ہے جو رضائے الٰہی کا سبب بنے۔ اس میں فرائض و واجبات، سنتیں، مستحبات، جانی و مالی عبادتیں، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد وغیرہ سب داخل ہیں۔

اہلِ مسلمانوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ

دائمی جہنمی صرف کافر ہیں

www.dawateislami.net

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۰﴾

اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۰﴾ (1)
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں ○

کفار کے شر سے بچ جانا نعمت الٰہی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ

یٰۤاَیُّهَا	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	هَمَّ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	ارادہ کیا

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب ایک قوم نے

قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ

قَوْمٌ	اَنْ	یَّبْسُطُوْۤا	اِلَیْكُمْ	اَیْدِیَهُمْ	فَكَفَّ (2)
ایک قوم (نے)	کہ	پھیلائیں، دراز کریں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	تو (اللہ نے) روک دیئے

ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ دراز کریں تو اللہ نے

اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ

اَیْدِیَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ
ان کے ہاتھ	تم سے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	اللہ پر	پس بھروسہ کریں

ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

بنی اسرائیل سے لیا گیا ایک عہد اور اسے پورا کرنے والوں کی جزاء

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیْثَاقَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ
ایمان والے	اور	ضرور بیشک	لیا	اللہ (نے)	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور

ع ۲ ۲

1 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ دائمی جہنمی صرف کافر ہیں جبکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ رہیں گے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے دل میں مسلمانوں کی ہیبت ڈال دینا، یا ان کے مقابلے میں مسلمانوں کے دل میں ہمت و جرأت پیدا فرما دینا، یا کفار کی تدبیروں سے مسلمانوں کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔

www.dawateislami.net

بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ

بَعَثْنَا	مِنْهُمُ	اثْنَیْ عَشَرَ	نَقِیْبًا	وَ	قَالَ	اللّٰهُ
ہم نے قائم کئے، مقرر کیے	ان میں سے	بارہ	نقیب، سردار	اور	فرمایا	اللہ (نے)

ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے اور اللہ نے فرمایا:

اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ

اِنِّیْ	مَعَكُمْ	لَىٕنْ	اَقَمْتُمُ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَیْتُمُ	الزَّكٰوةَ
بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	ضرور اگر	تم قائم کرو	نماز	اور	ادا کرو	زکوۃ

بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیتے رہو

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ

وَ	اٰمَنْتُمْ	بِرُسُلِیْ	وَ	عَزَّرْتُمُوْهُمْ (1)	وَ	اَقْرَضْتُمُ	اللّٰهَ
اور	ایمان لاؤ	میرے رسولوں پر	اور	تعظیم کرو ان کی	اور	قرض دو	اللہ (کو)

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ

قَرْضًا حَسَنًا (2)	لَّاُكَفِّرَنَّ	عَنْكُمْ	سَیِّاٰتِكُمْ	وَ	لَاُدْخِلَنَّكُمْ
قرضِ حسن	ضرور میں مٹادوں گا	تم سے	تمہارے گناہ	اور	ضرور داخل کروں گا تمہیں

قرض حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور ضرور تمہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	فَمَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
باغات (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	تو جو	کفر کرے	اس کے بعد

ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تو اس (عہد) کے بعد

1 ..... اس آیت میں رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

2 ..... یہاں قرض حسن سے زکوۃ کے علاوہ صدقات مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف زکوۃ دینے پر ہی قناعت نہ کی جائے بلکہ اس کے علاوہ نفلی صدقات بھی دیتے رہنا چاہئے۔

www.dawateislami.net

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۲﴾	فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ (1)
تم میں سے	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	سیدھے راستے (سے)	تو ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب

تم میں سے جس نے کفر کیا تو وہ ضرور سیدھی راہ سے بھٹک گیا ○ تو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے

لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ

لَعَنّٰهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	قُلُوْبَهُمْ	قٰسِيَةً	يُحَرِّفُوْنَ
ہم نے لعنت کی ان پر	اور	ہم نے کر دیئے	ان کے دل	سخت	وہ بدل دیتے ہیں

ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

الْكَلِمَ	عَنْ مَّوَاضِعِهٖ	وَ	نَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا
کلمات (کو)	ان کی جگہوں سے	اور	انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ	(اس) کا جو	انہیں نصیحت کی گئی

اللہ کی باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور انہوں نے ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں

بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا

بِهٖ	وَ	لَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	ہمیشہ	تم مطلع ہوتے رہو گے	ان کی طرف سے کسی خیانت پر	مگر

اور تم ان میں سے چند ایک کے علاوہ سب کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَ	اصْفَحْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
ان میں سے تھوڑے	تو معاف کر دو	ان سے (انہیں)	اور	درگزر کرو	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے

رہو گے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے

(1) ..... اس سے معلوم ہوا کہ وعدہ خلافی کرنا اور عہد توڑ دینا بہت بڑا جرم ہے، اس کی وجہ سے بندہ رحمت الٰہی سے دور اور دل کی سختی کا شکار ہو جاتا ہے۔

بنی اسرائیل کی بداعمالیوں اور ان کی دنیوی سزا

خیانت کرنا بنی اسرائیل کی اکثریت کی عادت ہے

عفو و درگزر کا حکم

www.dawateislami.net

عیسائیوں کی بدعملی کے سبب ان میں باہمی بغض وعداوت ڈال دی گئی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	وَ	مِنَ الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّا	نَصٰرٰٓى
احسان کرنے والوں (کو)	اور	ان لوگوں سے جنہوں نے	کہا	بیشک	ہم نصاریٰ ہیں

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى

محبت فرماتا ہے ○ اور جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَهُمْ	فَنَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا
ہم نے لیا	ان سے عہد	تو انہوں نے بھلادیا	بڑا حصہ	(اس میں) سے جو	انہیں نصیحت کی گئی

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

ان سے ہم نے عہد لیا تو وہ ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے جو انہیں

بِهٖ	فَاَغْرَيْنَا	بَيْنَهُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ (2)
اس کے ساتھ	تو ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان	عداوت، دشمنی	اور	بغض

بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

کی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بغض

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	وَ	سَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ	اللّٰهُ	بِمَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾
قیامت کے دن تک	اور	عنقریب خبر دے گا انہیں	اللہ	(اس) کی جو کچھ	وہ کرتے تھے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ○

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عظمت وشان

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ	قَدْ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ
اے اہل کتاب	بیشک	آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	وہ ظاہر کرتا ہے	تمہارے لئے (تم پر)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ تم پر بہت سی

1 ..... معافی دینا اور درگزر کرنا وہ عظیم عمل ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

2 ..... جب عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب انجیل پر عمل کرنا ترک کر دیا، رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے اور حدودِ الٰہی کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے لگے۔ ماضی قریب کی تاریخ سے واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ دو عالمی عظیم جنگیں اور ان کی تباہیاں انہی لوگوں کی وجہ سے ہوئیں۔

www.dawateislami.net

كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا

كَثِيْرًا	مِّمَّا	كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	يَعْفُوْا
بہت سی	(ان چیزوں) سے جو	تم چھپاتے تھے	کتاب سے	اور	درگزر کر دیتا ہے

وہ چیزیں ظاہر فرماتے ہیں جو تم نے (اللہ کی) کتاب سے چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی

عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵﴾

عَنْ كَثِيْرٍ	قَدْ	جَآءَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	نُوْرٌ (1)	وَّ	كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾
بہت (سی چیزوں) سے	بیشک	آیا تمہارے پاس	اللہ کی طرف سے	نور	اور	روشن کتاب

معاف فرما دیتے ہیں، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آ گیا اور ایک روشن کتاب ○

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

يَّهْدِيْ	بِهٖ (2)	اللّٰهُ	مَنِ	اتَّبَعَ	رِضْوَانَهٗ
ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	اللہ	(اسے) جو	تابع ہو جائے	اس کی مرضی (کا)

اللہ اس کے ذریعے اسے سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی کا

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

سُبُلَ السَّلٰمِ	وَ	يُخْرِجُهُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
سلامتی کے راستوں (کی)	اور	نکالتا ہے انہیں	تاریکیوں سے	روشنی کی طرف

تابع ہو جائے اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف

بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ

بِاِذْنِهٖ	وَ	يَهْدِيْهِمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾	لَقَدْ
اپنے حکم سے	اور	ہدایت دیتا ہے انہیں	سیدھے راستے کی طرف	ضرور بیشک

لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ بیشک

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع لوگ قرآن سے ہدایت پاتے ہیں

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے عیسائیوں کا رد

1 ..... اس آیت میں لفظ "نور" سے مراد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات مبارک ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج2، ص400 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں "بہ" کی ضمیر سے قرآنِ مجید مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مراد ہیں۔ دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

www.dawateislami.net

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ(1)	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	قُلْ
کافر ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)	تم کہو

وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔ تم فرمادو:

فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ	اَنْ	يُّهْلِكَ
تو کون	طاقت رکھتا ہے	اللہ سے (بچانے کی)	کچھ	اگر	وہ ارادہ کرے	کہ	ہلاک کردے

اگر اللہ مسیح بن مریم کو اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	اُمَّهٗ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَ
مریم کے بیٹے مسیح	اور	اس کی ماں	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب (کو)	اور

ہلاک کرنے کا ارادہ فرمالے تو کون ہے جو اللہ سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے؟ اور

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ

لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا محبوب الٰہی ہونے کا دعویٰ اور اس کا رد

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَ قَالَتِ

يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾	وَ	قَالَتِ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	کہا

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

1 ..... عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام "اللہ" ہیں۔ اس آیت میں ان کے عقیدے کی کئی طرح سے تردید کی گئی ہے، جیسے (1) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موت آسکتی ہے، اور جسے موت آسکتی ہے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ (2) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ماں کے شکم سے پیدا ہوئے، اور جو پیدا ہو کر عدم سے وجود میں آئے وہ اللہ نہیں ہوسکتا۔ (3) اللہ تعالیٰ تمام آسمانی اور زمینی چیزوں کا مالک ہے اور ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبدیت میں ہے، اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں جبکہ اگر وہ خدا ہوتے تو خدا کے بندہ ہونے کا اقرار نہ کرتے۔ =

www.dawateislami.net

الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

الْیَهُوْدُ	وَ	النَّصٰرٰى	نَحْنُ	اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ (1)	وَ	اَحِبَّآؤُهٗ (2)	قُلْ
یہودیوں	اور	عیسائیوں (نے)	ہم ہیں	اللہ کے بیٹے	اور	اس کے پیارے	تم کہو

یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو:

فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

فَلِمَ	یُعَذِّبُكُمْ	بِذُنُوْبِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	مِّمَّنْ
پھر کیوں	وہ عذاب دیتا ہے تمہیں	تمہارے گناہوں پر	بلکہ	تم	آدمی (ہو)	(اس مخلوق) سے جو

(اگر ایسا ہے تو) پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم (بھی) اس کی مخلوق میں سے

خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ

خَلَقَ	یَغْفِرُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یُعَذِّبُ	مَنْ
اس نے پیدا کی	وہ مغفرت فرمادیتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	سزا دیتا ہے	جسے

(عام) آدمی ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

یَّشَآءُ	وَ	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا
چاہتا ہے	اور	اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ

سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کی سلطنت اللہ ہی

بَیْنَهُمَا ۫ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

بَیْنَهُمَا	وَ	اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	قَدْ
ان کے درمیان (ہے)	اور	اس کی طرف	پھرنا (ہے)	اے اہلِ کتاب	بیشک

کے لئے ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اے کتاب والو! بیشک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر اور اس کا ایک مقصد

=(4) اللہ تعالیٰ خالقِ حقیقی و خالق کائنات ہے، اگر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں الوہیت ہوتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی یونہی حقیقی خالق ہوتے۔

1 ..... یہاں بیٹے سے مراد اولاد نہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اس معنی میں خدا کا بیٹا نہ کہتے تھے بلکہ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایسے پیارے ہیں جیسے بیٹا باپ کو کیونکہ بیٹا کتنا ہی برا ہو مگر باپ کو پیارا ہوتا ہے، ایسے ہی ہم ہیں۔ 2 ..... معلوم ہوا کہ خود کو اعمال سے بے نیاز جاننا یہود یوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آج کل بعض جاہل عقیدت مندوں یا نسبت والوں کا یہی عقیدہ ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ کا ذکر فرمایا۔

www.dawateislami.net

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	يُبَيِّنُ	لَكُمْ	عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ (1)
آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	ظاہر فرمارہا ہے	تمہارے لئے (تم پر)	رسولوں کی آمد بند ہو جانے پر (آیا)

تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ رسولوں کی تشریف آوری بند ہو جانے کے عرصہ بعد

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا

اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا جَآءَنَا	مِنْ بَشِيْرٍ	وَّ	لَا
تاکہ	تم (نہ) کہو	(کہ) نہیں آیا ہمارے پاس	کوئی خوشخبری دینے والا	اور	نہ

تم پر ہمارے احکام ظاہر فرمارہے ہیں تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا اور

نَذِيْرٍ ؕ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ

نَذِيْرٍ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَشِيْرٌ	وَّ	نَذِيْرٌ	وَ	اللّٰهُ
ڈرسنانے والا	تو بیشک	آگیا تمہارے پاس	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا	اور	اللہ

ڈرسنانے والا آیا ہی نہیں تو بیشک تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا تشریف لا چکا اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	اے میری قوم

ہر شے پر قادر ہے ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم!

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ

اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	جَعَلَ	فِيْكُمْ	اَنْۢبِيَآءَ (2)	وَ
یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے بنائے	تم میں	انبیاء	اور

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں سے انبیاء پیدا فرمائے اور

بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی تین خصوصی نعمتیں ع ۲ ۷

1 ..... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیانی زمانے کا نام "زمانہ فترت" ہے، یعنی ایسا زمانہ جس میں کوئی نبی نہ ہو۔ اس زمانہ کے لوگوں کو صرف عقیدہ توحید کافی تھا جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا۔ اس سے نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے میلاد مبارک منانے اور اس کا ذکر کرنے کی واضح طور پر دلیل ملتی ہے کہ جب انبیاء بنی اسرائیل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کو نعمت سمجھ کر یاد کرنے کا حکم دیا گیا=

www.dawateislami.net

جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾

جَعَلَكُمْ	مُّلُوْكًا(1)	وَّ	اٰتٰىكُمْ	مَّا	لَمْ يُؤْتِ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾
بنایا تمہیں	بادشاہ	اور	عطا کیا تمہیں	وہ جو	نہیں دیا	کسی ایک (کو)	تمام جہانوں سے

تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا○

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ

يٰقَوْمِ	ادْخُلُوا	الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ(2)	الَّتِيْ	كَتَبَ	اللّٰهُ
اے میری قوم	داخل ہو جاؤ	(اس) پاک سرزمین (میں)	جو	لکھ دی ہے	اللہ (نے)

(موسیٰ نے فرمایا:) اے میری قوم! اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے

لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾

لَكُمْ	وَ	لَا تَرْتَدُّوْا	عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾
تمہارے لئے	اور	پھر نہ جاؤ	اپنی پیٹھوں پر	تو تم پلٹو گے	خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)

تمہارے لئے لکھ دی ہے اور اپنے پیٹھ پیچھے نہ پھرو کہ تم نقصان اٹھاتے ہوئے پلٹو گے○

شہر میں داخلے کا حکم ملنے پر بنی اسرائیل کی بزدلی

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا

قَالُوْا	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّ	فِيْهَا	قَوْمًا جَبَّارِيْنَ	وَ	اِنَّا
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	اس (سرزمین) میں	بڑی زبردست قوم (ہے)	اور	بیشک

(قوم نے) کہا: اے موسیٰ! اس (سرزمین) میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا

لَنْ نَّدْخُلَهَا	حَتّٰى	يَخْرُجُوْا	مِنْهَا	فَاِنْ	يَّخْرُجُوْا
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	یہاں تک کہ	وہ نکل جائیں	اس سے	تو اگر	وہ نکل جائیں

اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، تو اگر وہ وہاں سے

=تو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حکومت و سلطنت اور اقتدار بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا بھی شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے شکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حکومت و سلطنت اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائی جائے، غریبوں کی مدد کی جائے، لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں، ظلم کا خاتمہ کیا جائے اور ملک کے باشندوں کو امن و سکون کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ 2 ..... اس زمین کو مقدس اس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رہائش گاہ تھی۔=

www.dawateislami.net

مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ

مِنْهَا	فَاِنَّا	دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	قَالَ	رَجُلٰنِ (1)	مِنَ الَّذِیْنَ
اس سے	تو بیشک ہم	داخل ہونے والے (ہیں)	کہا	دو مردوں (نے)	ان لوگوں سے جو

نکل جائیں تو ہم (شہر میں) داخل ہوں گے ○ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے وہ دو مرد

یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ

یَخَافُوْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمَا	ادْخُلُوْا	عَلَیْهِمُ	الْبَابَ
ڈرتے تھے	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان دونوں پر	(کہا) تم داخل ہو جاؤ	ان پر	دروازہ (سے)

جن پر اللہ نے احسان کیا تھا انہوں نے کہا: (شہر کے) دروازے سے ان پر داخل ہو جاؤ

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَ عَلَى اللّٰهِ

فَاِذَا	دَخَلْتُمُوْهُ	فَاِنَّكُمْ	غٰلِبُوْنَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ
تو جب	تم داخل ہو جاؤ گئے اس میں	تو بیشک تم	غالب آنے والے (ہو)	اور	اللہ پر

تو جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اگر تم ایمان والے ہو

فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا

فَتَوَكَّلُوْۤا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾	قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤى	اِنَّا
تو بھروسہ کرو	اگر	تم ہو	ایمان والے	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک

تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو ○ (پھر قوم نے) کہا: اے موسیٰ! بیشک ہم تو

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ (2)	اَبَدًا	مَّا دَامُوْا	فِیْهَا	فَاذْهَبْ	اَنْتَ	وَ
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	کبھی	جب تک وہ ہیں	اس میں	تو جاؤ	آپ	اور

وہاں ہرگز کبھی نہیں جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ اور

= اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے باعثِ برکت ہو جاتی ہیں۔

1 ..... یہ دو مرد حضرات کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھے۔

2 ..... بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جہاد میں جانے سے صاف انکار کر دیا جبکہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے سخت مواقع پر بھی حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ایسا رو کھا جواب نہ دیا بلکہ اپنا سب کچھ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دیا۔

خوف خدا رکھنے والے دو حضرات کا بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دینا

بنی اسرائیل کا جہاد میں جانے سے صاف انکار

www.dawateislami.net

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بروں سے علیحدگی کی دعا

رَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ

رَبُّكَ	فَقَاتِلَآ	اِنَّا	هٰهُنَا	قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾	قَالَ
آپ کا رب	تو دونوں لڑو	بیشک ہم	یہاں	بیٹھے ہوئے (ہیں)	(موسیٰ نے) عرض کیا

آپ کا رب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ

رَبِّ	اِنِّیْ	لَآ اَمْلِكُ	اِلَّا	نَفْسِیْ وَ اَخِیْ	فَافْرُقْ (1)
اے میرے رب	بیشک میں	اختیار نہیں رکھتا	مگر	اپنی جان اور اپنے بھائی (کا)	پس تو جدائی ڈال دے

اے میرے رب! مجھے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کا اختیار ہے تو تو ہمارے

بنی اسرائیل کو بزدلی اور نافرمانی کی سزا

بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

بَیْنَنَا	وَ	بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	قَالَ	فَاِنَّهَا	مُحَرَّمَةٌ
ہمارے درمیان	اور	نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان	فرمایا	تو بیشک وہ	حرام کر دی گئی

اور نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے ○ (اللہ نے) فرمایا: پس چالیس سال تک

عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى

عَلَیْهِمْ	اَرْبَعِیْنَ سَنَةً	یَتِیْهُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	فَلَا تَاْسَ	عَلَى
ان پر	چالیس سال	وہ حیران پھریں گے	زمین میں	پس تم افسوس نہ کرو	پر

وہ زمین ان پر حرام ہے یہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے تو (اے موسیٰ!) تم (اس) نافرمان قوم پر

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ

الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ

الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ (2)	بِالْحَقِّ	اِذْ
نافرمانی کرنے والی قوم	اور	پڑھو	ان پر	آدم کے دو بیٹوں کی خبر	حق کے ساتھ (سچی)	جب

افسردہ نہ ہو ○ اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب

وقف لازم ع ۴

1 ..... بروں سے علیحدگی اچھی چیز ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا مانگی۔

2 ..... حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان دو بیٹوں کا نام ہابیل اور قابیل تھا۔ اس واقعہ کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔

www.dawateislami.net

قَرَّبَا قُرْبَانًا[1] فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ

انہوں نے پیش کی (ایک ایک) قربانی تو قبول کرلی گئی ان دونوں میں ایک کی طرف سے اور

دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور

لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا

لَمْ يُتَقَبَّلْ | مِنَ الْاٰخَرِ | قَالَ | لَاَقْتُلَنَّكَ | قَالَ | اِنَّمَا

قبول نہ کی گئی | دوسرے کی طرف سے | اس نے کہا | میں ضرور قتل کردوں گا تجھے | کہا | صرف

دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی، تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کردوں گا۔ (پہلے نے) کہا:

يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ

يَتَقَبَّلُ | اللّٰهُ | مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ | لَئِنْ | بَسَطْتَّ | اِلَيَّ

قبول کرتا ہے | اللہ | ڈرنے والوں سے | ضرور اگر | تو پھیلائے گا، بڑھائے گا | میری طرف

اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے ○ بیشک اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے

يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ

يَدَكَ | لِتَقْتُلَنِيْ | مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ | يَّدِيَ | اِلَيْكَ

اپنا ہاتھ | تاکہ تو قتل کردے مجھے | میں نہیں پھیلانے والا، بڑھانے والا | اپنا ہاتھ | تیری طرف

میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف

لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّيْٓ

لِاَقْتُلَكَ | اِنِّيْٓ | اَخَافُ | اللّٰهَ | رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ | اِنِّيْٓ

تاکہ قتل کردوں تجھے | بیشک میں | ڈرتا ہوں | اللہ (سے) | (جو) تمام جہانوں کا مالک (ہے) | بیشک میں

نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے ○ میں تو

[1] ..... ہابیل اور قابیل کے اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص416 کا مطالعہ فرمائیں۔

النصف

قتل کی دھمکی سن کر ہابیل کا جواب

www.dawateislami.net

أُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

أُرِيْدُ	اَنْ	تَبُوْٓاَ	بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ	فَتَكُوْنَ
چاہتا ہوں	کہ	تم لوٹو	میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ	تو تو ہو جائے

یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے اوپر ہی پڑ جائیں تو تو

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾	فَطَوَّعَتْ	لَهٗ
آگ والوں سے	اور	یہ	ظلم کرنے والوں کی سزا	پھر راضی کر دیا	اس کو

دوزخی ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ○ تو اس کے نفس نے

نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ

نَفْسُهٗ	قَتْلَ اَخِيْهِ	فَقَتَلَهٗ	فَاَصْبَحَ
اس کے نفس (نے)	اپنے بھائی کے قتل پر	تو اس نے قتل کر دیا اسے	پھر وہ ہو گیا

اسے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ (1)	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	غُرَابًا	يَّبْحَثُ	فِی الْاَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں سے	پھر بھیجا	اللہ (نے)	ایک کوا	وہ کرید رہا تھا	زمین میں

میں سے ہو گیا ○ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا

لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ يٰوَيْلَتٰى

لِيُرِيَهٗ	كَيْفَ	يُوَارِیْ	سَوْءَةَ اَخِيْهِ	قَالَ	يٰوَيْلَتٰى
تاکہ وہ دکھا دے اسے	کیسے	وہ چھپائے	اپنے بھائی کی لاش	اس (قاتل) نے کہا	ہائے افسوس

تاکہ وہ اسے دکھا دے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ (کوے کا واقعہ دیکھ کر قاتل نے) کہا: ہائے افسوس،

قتل کے بعد نفس کے بہکاوے میں آکر قابیل کا ہابیل کو قتل کر دینا

قابیل کا ایک کوے سے مردہ دفن کرنا سیکھنا

(1) ..... یہ واقعہ بہت سی عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل ہے، یہ کہ زمین پر حسد اور قتل ابتدائی جرائم میں سے ہیں۔ حسد بڑی بری چیز ہے، حسد ہی نے شیطان کو برباد کیا اور حسد ہی نے دنیا میں قابیل کو تباہ کیا۔

www.dawateislami.net

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ؕ

اَعَجَزْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ	فَاُوَارِيَ	سَوْءَةَ اَخِيْ
کیا میں عاجز رہا	(اس سے بھی) کہ	ہوتا	اس کوے کی مثل	تو چھپالیتا	اپنے بھائی کی لاش

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپالیتا

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ

فَاَصْبَحَ	مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾	مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ	كَتَبْنَا	عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ (1)
پس وہ ہو گیا	پچھتانے والوں سے	اس (قتل) کی وجہ سے	ہم نے لکھ دیا	بنی اسرائیل پر

تو وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا ○ اس کے سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ

اَنَّهٗ	مَنْ	قَتَلَ	نَفْسًۢا	بِغَيْرِ نَفْسٍ	اَوْ
(کہ) بیشک	جو	قتل کرے	کسی جان (کو)	کسی جان کے بدلے کے بغیر	یا

کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ

فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ	فَكَاَنَّمَا	قَتَلَ	النَّاسَ جَمِيْعًا	وَ
زمین میں فساد (کی سزا کے بغیر)	تو گویا کہ	اس نے قتل کر دیا	تمام انسانوں (کو)	اور

زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور

مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ

مَنْ	اَحْيَاهَا	فَكَاَنَّمَاۤ	اَحْيَا	النَّاسَ جَمِيْعًا	وَ	لَقَدْ
جو (جس نے)	زندہ رکھا اسے	تو گویا کہ	اس نے زندہ رکھا	تمام انسانوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور بیشک

1 ..... اس آیت میں بنی اسرائیل سے جو فرمایا گیا وہ فرمان ہمارے لئے بھی ہے اور یہ آیتِ مبارکہ اسلام کی اصل تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی حرمت کس قدر زیادہ ہے۔ جو لوگ قتل و غارت گری کرتے ہیں وہ سخت مجرم ہیں اور خصوصاً اسلام کے نام پر قتل کرنے والے بدترین مجرم ہیں۔

www.dawateislami.net

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اِنَّ	كَثِيْرًا
آئے ان کے پاس	ہمارے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	پھر	بیشک	بہت سے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں سے

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا

مِّنْهُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فِي الْاَرْضِ	لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّمَا	جَزٰٓؤُا[1]
ان (امتیوں) میں سے	اس کے بعد	زمین میں	ضرور زیادتی کرنے والے	بیشک	سزا

بہت سے لوگ اس کے بعد (بھی) زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ○ بیشک جو لوگ

ڈاکو کی سزا

الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ

الَّذِيْنَ	يُحَارِبُوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	يَسْعَوْنَ
ان لوگوں کی جو	لڑتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (سے)	اور	کوشش کرتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ

فِي الْاَرْضِ	فَسَادًا	اَنْ	يُّقَتَّلُوْٓا	اَوْ	يُصَلَّبُوْٓا	اَوْ
زمین میں	فساد (کی)	کہ	انہیں خوب قتل کیا جائے	یا	سولی دیدی جائے	یا

فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سولی دیدی جائے یا

تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا

تُقَطَّعَ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	اَوْ	يُنْفَوْا
کاٹ دیئے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	مختلف طرف سے	یا	دور کر دیئے جائیں

ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے

[1] ..... اس آیتِ کریمہ میں راہزن یعنی ڈاکو کی سزا کا بیان ہے۔ اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص422 کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ

مِنَ الْاَرْضِ	ذٰلِكَ	لَهُمْ	خِزْيٌ	فِي الدُّنْيَا	وَ	لَهُمْ
(ملک کی سر) زمین سے	یہ	ان کے لئے	رسوائی	دنیا میں	اور	ان کے لئے

(جلاوطن کرکے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	تَابُوْا
آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	توبہ کرلی

ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○ مگر وہ کہ جنہوں نے توبہ کرلی

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ع

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَقْدِرُوْا	عَلَيْهِمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾
(اس) سے پہلے	کہ	تم قابو پاؤ	ان پر	تو جان لو	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ابْتَغُوْۤا	اِلَيْهِ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	تلاش کرو	اس کی طرف

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

الْوَسِيْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

الْوَسِيْلَةَ[1]	وَ	جَاهِدُوْا	فِيْ سَبِيْلِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّ
وسیلہ	اور	جہاد کرو	اس کی راہ میں	تاکہ تم	کامیابی پاؤ	بیشک

اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ بیشک

ذاکر زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت

ع ٥ ٥ ٨

خوفِ خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم

بروزِ قیامت کافروں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی

[1] ..... آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ ”جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات چاہے فرض ہوں یا نفل، ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ جیسے نیک اعمال وسیلہ بنتے ہیں ایسے ہی نیک اعمال والے بھی وسیلہ بنتے ہیں جیسا کہ احادیث میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نیز حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیلہ بنانے کا ذکر موجود ہے۔

www.dawateislami.net

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اگر	تحقیق	ان کی (ملک ہو)	جو کچھ	زمین میں

اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لِيَفْتَدُوْا (1)	بِهٖ
سب	اور	اس کے برابر	اس کے ساتھ	تاکہ وہ چھٹکارے کے لئے دیں	اس کو

وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملا کر) قیامت کے دن کے عذاب

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَا تُقُبِّلَ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ
قیامت کے دن کے عذاب سے	(تو) نہیں قبول کیا جائے گا	ان سے	اور	ان کے لئے

سے چھٹکارے کے لئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنَ النَّارِ	وَ	مَا	هُمْ
دردناک عذاب (ہے)	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	آگ سے	اور	نہیں	وہ

دردناک عذاب ہے ○ وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَ السَّارِقُ وَ

بِخٰرِجِيْنَ	مِنْهَا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾	وَ	السَّارِقُ	وَ
نکلنے والے	اس سے	اور	ان کے لئے	دائمی عذاب (ہے)	اور	چوری کرنے والا مرد	اور

اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ اور جو مرد یا

چوری کرنے والے مرد و عورت کی شرعی سزا

(1) .....یعنی اگر کافر دنیا کا مالک ہو اور اس کے ساتھ اس کے برابر اتنی ہی اور دنیا کا مالک ہو جائے اور یہ سب کچھ اپنی جان کو قیامت کے دن کے عذاب سے چھڑانے کے لئے فدیہ کر دے تو اس کا یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت کے دن کافروں کو عذاب ضرور ہو گا، اس دن ان کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ہو گا تو ہی قیامت کے دن اعمال کا اجر ملے گا، تبھی شفاعت کا فائدہ ہو گا، تبھی رحمتِ الٰہی متوجہ ہو گی اور تبھی جہنم سے چھٹکارا ملے گا، اس لئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

www.dawateislami.net

السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا

السَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوْٓا (1)	اَیْدِیَهُمَا	جَزَآءً	بِمَا
چوری کرنے والی عورت	پس کاٹ دو	ان دونوں کے ہاتھ	(بطورِ) سزا	(اس کے) سبب جو

عورت چور ہو تو اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر

كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾

كَسَبَا	نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾
ان دونوں نے کمایا (عمل کیا)	اللہ کی طرف سے سزا	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا

ان کے عمل کے بدلے میں ان کے ہاتھ کاٹ دو اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○

سچی توبہ کرنے والے ظالم کی توبہ مقبول ہوگی

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ

فَمَنْ	تَابَ (2)	مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاِنَّ
تو جو	توبہ کرلے	اپنے ظلم کے بعد	اور	اپنی اصلاح کرلے	تو بیشک

تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو

مغفرت و عذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اللّٰهَ	یَتُوْبُ عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
اللہ	توبہ قبول فرمائے گا اس کی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	کیا تجھے معلوم نہیں	بیشک

اللہ اپنی مہربانی سے اس پر رجوع فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	یُعَذِّبُ	مَنْ	یَّشَآءُ
اللہ	اس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	وہ سزا دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے

1 ..... اس آیت میں چور کی سزا بیان کی گئی ہے کہ شرعی اعتبار سے جب چوری ثابت ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ تنبیہ: حدود و تعزیر کے مسائل میں عوام الناس کو قانون ہاتھ میں لینے کی شرعاً اجازت نہیں۔ چوری کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 9 کا مطالعہ کیجئے۔

2 ..... توبہ نہایت نفیس شے ہے۔ کتنا ہی بڑا گناہ ہو اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف فرمادیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دیدیتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توبہ کی مختلف شرائط ہیں، انہیں بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

www.dawateislami.net

وَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾

وَ	يَغْفِرُ[1]	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾
اور	مغفرت فرمادیتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ

یٰۤاَیُّهَا	الرَّسُوْلُ	لَا یَحْزُنْكَ[2]	الَّذِیْنَ	یُسَارِعُوْنَ	فِی الْكُفْرِ
اے	رسول	غمگین نہ کریں تمہیں	وہ لوگ جو	دوڑے جارہے ہیں	کفر میں

اے رسول! جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں تمہیں غمگین نہ کریں

مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ

مِنَ الَّذِیْنَ	قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	لَمْ تُؤْمِنْ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	اپنے منہ سے کہا ہم ایمان لاچکے	اور (حالانکہ)	ایمان نہیں لائے

(یہ وہ ہیں) جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۛ وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	مِنَ الَّذِیْنَ	هَادُوْا	سَمّٰعُوْنَ	لِلْكَذِبِ	سَمّٰعُوْنَ
ان کے دل	اور	کچھ وہ لوگ ہیں جو	یہودی ہوئے	بہت سننے والے	جھوٹ کو	بہت سننے والے

مسلمان نہیں اور کچھ یہودی بہت جھوٹ سنتے ہیں، اُن دوسرے لوگوں کی (بھی)

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ	لَمْ یَاْتُوْكَ	یُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ
دوسری قوم کی (بھی)	(جو) نہیں آئے تمہارے پاس	وہ بدل دیتے ہیں	(اللہ کے) کلمات (کو)

خوب سنتے ہیں جو آپ کی بارگاہ میں نہیں آئے۔ یہ اللہ کے کلام کو

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہے، وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو اعتراض کرنے کی مجال نہیں۔

2 ..... اس میں ہر مبلغ کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کے اثر نہ لینے سے غمگین نہ ہو بلکہ تبلیغ کرتا رہے کیونکہ یہ خود بڑا باعث ثواب کام ہے۔

www.dawateislami.net

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ	يَقُوْلُوْنَ	اِنْ	اُوْتِيْتُمْ (1)	هٰذَا	فَخُذُوْهُ
ان کی (اصل) جگہوں کے بعد	وہ کہتے ہیں	اگر	تمہیں دیا جائے	یہ (تحریف والا حکم)	تو لے لو اسے

اس کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔ یہ (آپس میں) کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ (تحریف والا) حکم ملے تو اسے لے لینا

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

وَ	اِنْ	لَّمْ تُؤْتَوْهُ	فَاحْذَرُوْا	وَ	مَنْ	يُّرِدِ	اللّٰهُ
اور	اگر	تمہیں نہ دیا جائے اسے	تو (لینے سے) بچو	اور	جسے	چاہے	اللہ

اور اگر تمہیں یہ نہ ملے تو بچنا اور جسے اللہ

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ

فِتْنَتَهٗ	فَلَنْ تَمْلِكَ (2)	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اُولٰٓئِكَ
اسے گمراہ کرنا	تو تُو ہرگز اختیار نہیں رکھتا	اس کو	اللہ سے (بچانے کا)	کچھ	یہ

گمراہ کرنا چاہے تو (اے مخاطب!) تو ہرگز اسے اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ یہی

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ

الَّذِيْنَ	لَمْ يُرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّطَهِّرَ	قُلُوْبَهُمْ	لَهُمْ
وہ لوگ ہیں جو	نہیں چاہتا	اللہ	کہ	پاک کرے	ان کے دلوں (کو)	ان کے لئے

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں فرمایا۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾	سَمّٰعُوْنَ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	بہت سننے والے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ بہت جھوٹ

ازلی گمراہوں کو ہدایت نہیں مل سکتی

یہودی حکمرانوں اور پادریوں کا کردار

1 ..... یہودیوں کے اس طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شریعت کو اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خود کو شریعت کے پیچھے چلائے، یونہی یہ نہ کیا جائے کہ علماء سے مرضی کے مطابق فتویٰ مل جائے تو عمل کرے ورنہ چھوڑ دے۔

2 ..... ہدایت دینے کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہے، جسے وہ ہدایت نہ دینا چاہے اسے کسی جگہ سے ہدایت نہیں مل سکتی۔

www.dawateislami.net

لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ

لِلْكَذِبِ	اَكّٰلُوْنَ	لِلسُّحْتِ (۱)	فَاِنْ	جَآءُوْكَ	فَاحْكُمْ
جھوٹ کو	بہت کھانے والے	حرام مال کو	تو اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	تو فیصلہ کرو

سننے والے، بڑے حرام خور ہیں تو اگر یہ تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

بَيْنَهُمْ	اَوْ	اَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	اِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ
ان کے درمیان	یا	منہ پھیر لو	ان سے	اور	اگر	تم منہ پھیر لوگے	ان سے

فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (دونوں کا آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے منہ پھیر لوگے

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا	وَ	اِنْ	حَكَمْتَ	فَاحْكُمْ
تو وہ ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا کچھ بھی	اور	اگر	تم فیصلہ کرو	تو فیصلہ کرو

تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ ان میں فیصلہ فرمائیں تو انصاف کے ساتھ

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾	وَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	اور

فیصلہ کر دیں۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ○ اور

كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

كَيْفَ	يُحَكِّمُوْنَكَ	وَ	عِنْدَهُمُ	التَّوْرٰىةُ	فِيْهَا	حُكْمُ اللّٰهِ
کیسے	وہ حاکم بنائیں گے تمہیں	اور (حالانکہ)	ان کے پاس	تورات	اس میں	اللہ کا حکم

یہ آپ کو کیسے حاکم بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے۔

(۱) ..... یہودی حکمران اور پادری رشوتیں لے کر فیصلے بدل دیتے، حرام کو حلال کرتے اور شریعت کے احکام کو بدل دیتے تھے، اس لئے انہیں بڑے حرام خور فرمایا گیا۔ یاد رہے کہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں اور لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں، البتہ ظالم کے ظلم کو دور کرنے کیلئے یا کسی پر اپنا موجود حق وصول کرنے کیلئے رشوت دینے کی اجازت ہے اگرچہ لینے والے کے حق میں پھر بھی حرام ہے۔

www.dawateislami.net

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ

ثُمَّ	يَتَوَلَّوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	مَاۤ	اُولٰٓئِكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّاۤ
پھر	وہ منہ پھیرتے ہیں	اس کے بعد سے	اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	بیشک

اس کے باوجود یہ منہ پھیرتے ہیں اور یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں ○ بیشک

اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

اَنْزَلْنَا	التَّوْرٰىةَ	فِيْهَا	هُدًى	وَّ	نُوْرٌ	يَحْكُمُ	بِهَا
ہم نے نازل کی	تورات	اس میں	ہدایت	اور	نور	حکم دیتے تھے	اس کے ساتھ (کے مطابق)

ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے، فرمانبردار نبی

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

النَّبِيُّوْنَ (1)	الَّذِيْنَ	اَسْلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	الرَّبّٰنِيُّوْنَ
انبیاء	وہ لوگ جو	فرمانبردار تھے	ان لوگوں کو جو	یہودی ہوئے	اور	(حکم دیتے) ربانی علماء

اور ربانی علماء اور فقہاء یہودیوں کو اسی کے مطابق حکم دیتے

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

وَ	الْاَحْبَارُ	بِمَا	اسْتُحْفِظُوْا	مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا
اور	فقہاء	(اس کے) سبب جو	انہیں محافظ بنایا گیا تھا	اللہ کی کتاب سے (کا)	اور	وہ تھے

تھے کیونکہ انہیں (اللہ کی اس) کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

عَلَيْهِ	شُهَدَآءَ	فَلَا تَخْشَوُا	النَّاسَ	وَ	اخْشَوْنِ	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اس پر	گواہ	پس خوف نہ کرو	لوگوں (سے)	اور	ڈرو مجھ سے	اور	نہ خریدو

اس کے خود گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے

1 ..... سابقہ شریعتوں کے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہوں اور انہیں منسوخ نہ کیا گیا ہو تو وہ ہم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

2 ..... اس آیت میں علماء کیلئے بھی ایک حکم موجود ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کریں اور اس کی آیات کے بدلے دنیا کی ذلیل دولت حاصل نہ کریں اور لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

www.dawateislami.net

بِاٰيٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ

بِاٰيٰتِیْ	ثَمَنًا قَلِیْلًا	وَ	مَنْ	لَّمْ یَحْكُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ
میری آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) ساتھ جو	نازل کیا

تھوڑی ذلیل قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے

قصاص کے احکام

اللّٰهُ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ

اللّٰهُ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	كَتَبْنَا	عَلَیْهِمْ
اللہ (نے)	تو یہ لوگ	وہ	کفر کرنے والے	اور	ہم نے لکھ دیا، لازم کر دیا	ان پر

نازل کیا تو وہی لوگ کافر ہیں ○ اور ہم نے تورات میں ان پر

فِیْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

فِیْهَاۤ[1]	اَنَّ	النَّفْسَ بِالنَّفْسِ	وَ	الْعَیْنَ بِالْعَیْنِ	وَ	الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ	
اس (تورات) میں	کہ	جان کے بدلے جان	اور	آنکھ کے بدلے آنکھ	اور	ناک کے بدلے ناک	

لازم کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ

وَ	الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ	وَ	السِّنَّ بِالسِّنِّ	وَ الْجُرُوْحَ	قِصَاصٌ
اور	کان کے بدلے کان	اور	دانت کے بدلے دانت	اور تمام زخموں (میں)	قصاص (ہو گا)

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (کا قصاص لیا جائے گا) اور تمام زخموں کا قصاص ہو گا

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ

فَمَنْ	تَصَدَّقَ بِهٖ	فَهُوَ	كَفَّارَةٌ
پھر جو	معاف کر دے اس (قصاص) کو (یا، خود کو) پیش کر دے اس (قصاص) پر	تو وہ	کفارہ ہو گا

پھر جو دل کی خوشی سے (خود کو) قصاص کے لئے پیش کر دے تو یہ اس کا کفارہ

1 ..... اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ تورات میں یہودیوں پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں اُن کے ترک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر بھی یہ احکام لازم رہیں گے جیسا دو حاشیہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

لَّهٗ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَحْكُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اس کے لئے	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)

بن جائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	قَفَّيْنَا	عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ
تو یہ لوگ	وہ	ظلم کرنے والے	اور	ہم نے پیچھے بھیجا	ان (نبیوں) کے نقشِ قدم پر

تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ اور ہم نے ان نبیوں کے پیچھے ان کے نقشِ قدم پر

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَ

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات

عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اُس تورات کی تصدیق کرتے ہوئے جو اس سے پہلے موجود تھی

اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا

وَ	اٰتَيْنٰهُ	الْاِنْجِيْلَ	فِيْهِ	هُدًى	وَّ	نُوْرٌ	وَّ	مُصَدِّقًا
اور	ہم نے عطا کی اسے	انجیل	اس میں	ہدایت	اور	نور	اور	(وہ) تصدیق کرنے والی

اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ (انجیل) اس سے

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ هُدًى وَّ مَوْعِظَةً

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	التَّوْرٰىةِ	وَ	هُدًى	وَّ	مَوْعِظَةً
(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات	اور	ہدایت	اور	نصیحت

پہلے موجود تورات کی تصدیق فرمانے والی تھی اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت اور

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری اور انجیل کی عظمت و شان کا بیان

www.dawateislami.net

انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾	وَ	لْيَحْكُمْ (1)	اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ	بِمَآ	اَنْزَلَ
پرہیز گاروں کے لئے	اور	چاہئے کہ فیصلہ کریں	انجیل والے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا

نصیحت تھی ○ اور انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہیے جو اللہ نے

اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فِيْهِ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَحْكُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اس میں	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اس میں نازل فرمایا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ

فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ
تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

تو وہی لوگ نافرمان ہیں ○ اور اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	مِنَ	الْكِتٰبِ
حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	سے (یعنی)	کتابیں

اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والی

قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وَ	مُهَيْمِنًا	عَلَيْهِ	فَاحْكُمْ	بَيْنَهُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اور	نگہبان	ان پر	تو فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اور ان پر نگہبان ہے تو ان (اہلِ کتاب) میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرو

1 ..... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انجیل میں نازل فرمایا ہے یعنی سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا چاہئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی تصدیق کرنی چاہئے کیونکہ انجیل میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب ہم نے عیسائیوں کو انجیل عطا کی تو اس وقت ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان احکام پر عمل کریں جو انجیل میں مذکور ہیں۔

www.dawateislami.net

وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

وَ	لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	عَمَّا	جَآءَكَ	مِنَ الْحَقِّ
اور	پیروی نہ کرنا	ان کی خواہشات (کی)	(اس) سے (ہٹ کر) جو	آیا تمہارے پاس	حق سے

اور اے سننے والے! اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ

لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مِنْكُمْ	شِرْعَةً	وَّ	مِنْهَاجًا[1]	وَ لَوْ	شَآءَ
سب کے لئے	ہم نے بنایا	تم میں سے	(ایک ایک) شریعت	اور	واضح راستہ	اور اگر	چاہتا

ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ بنایا ہے اور اگر

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنْ	لِّيَبْلُوَكُمْ
اللہ	ضرور بنا دیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن (اس نے ایسا نہ کیا)	تاکہ آزمائے تمہیں

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ جو (شریعتیں) اس نے تمہیں دی ہیں

فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ

فِيْ مَاۤ	اٰتٰىكُمْ	فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرٰتِ[2]	اِلَى اللّٰهِ
(ان شریعتوں) میں جو	اس نے دیں تمہیں	تو آگے بڑھ جاؤ	نیکیوں (میں)	اللہ کی طرف

ان میں تمہیں آزمائے تو نیکیوں کی طرف دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ، تم سب کو اللہ ہی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ	فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾
تم سب کو لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے، جھگڑتے

لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا وہ بات جس میں تم جھگڑتے تھے ○

فروعی اعمال ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانے کی حکمت

بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت

[1] ..... یعنی فروعی اعمال ہر ایک کے خاص اور جدا جدا ہیں جیسے نمازوں، روزوں کی تعداد اور اس طرح کے احکام جدا جدا ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے یعنی توحید و رسالت، عقیدہ آخرت، یونہی بنیادی اخلاقیات سب کی مشترک ہیں۔ [2] ..... قرآن پاک کا حکیمانہ طریقہ یہ ہے کہ جن معاملات سے انسان کی دنیا و آخرت کا کوئی قابلِ قبول فائدہ متعلق نہیں ہے ان میں بحث و مقابلہ کرنے کی بجائے انہیں رضائے الٰہی اور بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہاں بھی اسی انداز کی ایک جھلک ہے کہ شریعتوں کے اختلاف کی وجوہات میں فلسفیانہ بحثیں کرنے اور بال کی کھال اتارنے کی بجائے نیکیوں کی طرف=

www.dawateislami.net

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

وَ	اَنِ احْكُمْ (1)	بَيْنَهُمْ	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ
اور	یہ کہ تم فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)	اور

اور (اے مسلمان!) یہ کہ ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	احْذَرْهُمْ	اَنْ	يَّفْتِنُوْكَ
پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور	بچتے رہو ان سے	کہ	وہ بہکا (نہ) دیں تمہیں

ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو اور ان سے بچتے رہو کہ کہیں وہ تمہیں

عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

عَنْۢ بَعْضِ	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَيْكَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) بعض (احکام) سے	جو	نازل کیا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اس کے بعض احکام سے ہٹا نہ دیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ

فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّصِيْبَهُمْ	بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ	وَ
تو جان لو	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ	پہنچائے انہیں (سزا)	ان کے کچھ گناہوں کی	اور

تو جان لو کہ اللہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا پہنچانا چاہتا ہے اور

اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ	يَبْغُوْنَ
بیشک	بہت سے لوگ	ضرور نافرمانی کرنے والے (ہیں)	تو کیا جاہلیت کا حکم	وہ چاہتے ہیں

بیشک بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں

احکامِ قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں فیصلہ کرنے کا حکم اور ایک تنبیہ

اللہ تعالیٰ کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے

= آنے کی دعوت دی۔ اس میں ہماری بہت سی چیزوں کی اصلاح ہے۔

1 ..... یہاں مسلمان فیصلہ کرنے والوں کو فرمایا کہ اہلِ کتاب کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نازل فرمائے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کرو اور اس بات سے بچتے رہو کہ یہ لوگ تمہیں کسی غلطی کے مرتکب نہ کروادیں اور اگر یہ اہلِ کتاب لوگ قرآن سے اعراض کریں تو سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے جو دنیا میں قتل و گرفتاری اور جلاوطنی کے ساتھ ہوگی۔ جبکہ ویسے تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

www.dawateislami.net

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

وَ	مَنْ	اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾
اور	کون	اللہ سے بہتر	حکم (میں)	(اس) قوم کے لیے	(جو) یقین کرتے ہیں

اور یقین والوں کے لیے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے؟ ○

یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بنانے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْيَهُوْدَ	وَ	النَّصٰرٰۤى	اَوْلِيَآءَ (1)
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ بناؤ	یہودیوں	اور	عیسائیوں (کو)	دوست

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ،

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ

بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاِنَّهٗ
ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)	اور	جو	دوستی رکھے گا ان سے	تم میں سے	تو بیشک وہ

وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ

یہود و نصاریٰ سے دوستیاں مستحکم رکھنا منافقوں کا طریقہ ہے

مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى

مِنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِى	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾	فَتَرَى
ان میں سے (ہے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تو تم دیکھو گے

انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تو جن کے

الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

الَّذِيْنَ	فِىْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ (2)	يُّسَارِعُوْنَ	فِيْهِمْ
ان لوگوں کو جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	جلدی کرتے ہیں	ان (سے دوستی کرنے) میں

دلوں میں مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

1 ..... اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات سے منع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی طرف میلان اور ان کی طرف کھچاؤ دل کی بیماری یعنی کفر، نفاق یا ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔

www.dawateislami.net

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآىِٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ

يَقُوْلُوْنَ	نَخْشٰٓى	اَنْ	تُصِيْبَنَا	دَآىِٕرَةٌ (1)	فَعَسَى	اللّٰهُ	اَنْ
وہ کہتے ہیں	ہم ڈرتے ہیں	کہ	پہنچے ہمیں	کوئی گردش	تو قریب ہے	اللہ	کہ

کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اوپر گردش آنے کا ڈر ہے تو قریب ہے کہ اللہ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ	اَوْ	اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ	فَيُصْبِحُوْا	عَلٰى	مَآ
لے آئے فتح	یا	اپنے پاس سے کوئی خاص حکم	پھر وہ ہو جائیں گے	(اس) پر	جو

فتح یا اپنی طرف سے کوئی خاص حکم لے آئے پھر یہ لوگ اس پر

اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اَسَرُّوْا	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (2)	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
انہوں نے چھپایا تھا	اپنے دلوں میں	پچھتانے والے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

پچھتائیں گے جو اپنے دلوں میں چھپاتے تھے ○ اور ایمان والے کہیں گے:

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

اَهٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
کیا یہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)

کیا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

اِنَّهُمْ	لَمَعَكُمْ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فَاَصْبَحُوْا
کہ وہ	ضرور تمہارے ساتھ (ہیں)	(تو) ضائع ہو گئے	ان کے اعمال	پس وہ ہو گئے

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تو ان کے تمام اعمال برباد ہو گئے پس یہ

منافقوں کی منافقت آشکار ہونے پر مسلمانوں کا تعجب

1 ..... منافقین دنیاوی مصیبت کے اندیشے کی بنا پر یہودیوں سے محبت اور میل جول رکھتے تھے حالانکہ ان سے میل جول رکھنا دین کے لئے بہت خطرناک تھا، اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی خطرات کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال دینا منافقوں کا طریقہ ہے۔

2 ..... اس آیت میں دی گئی خبر سچ ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے مکہ مکرمہ اور یہودیوں کے علاقے فتح ہوئے اور منافق دونوں طرف سے ذلیل ہوئے، انہیں نہ مسلمانوں میں عزت ملی اور نہ یہودیوں میں۔

www.dawateislami.net

لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر

اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ صفت بندوں کے عظیم اوصاف

الثالثۃ

خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ

خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَنْ	يَّرْتَدَّ (1)	مِنْكُمْ
نقصان اٹھانے والوں (سے)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	جو کوئی	پھرے گا	تم میں سے

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ○ اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے

عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ

عَنْ دِيْنِهٖ	فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ (2)	يُّحِبُّهُمْ	وَ
اپنے دین سے	تو عنقریب لے آئے گا اللہ (ایسی) قوم	(اللہ) محبت فرماتا ہے ان سے	اور

پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور

يُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز

يُحِبُّوْنَهٗۤ	اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
وہ محبت کرتے ہیں اس سے	ایمان والوں پر نرم	کافروں پر سخت (ہیں)

وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہیں،

يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ

يُجَاهِدُوْنَ	فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا يَخَافُوْنَ	لَوْمَةَ لَآئِمٍ
جہاد کرتے ہیں	اللہ کی راہ میں	اور	نہیں ڈرتے	کسی ملامت کرنے والے کی ملامت (سے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

ذٰلِكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
یہ (سیرت)	اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	وسعت والا

یہ (اچھی سیرت) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور اللہ وسعت والا،

1 ..... کفار کے ساتھ دوستی یاری اور محبت و قلبی تعلق چونکہ بعض اوقات بے دینی اور ارتداد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے کفار سے دوستی کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے پہلے لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر سچ ثابت ہوئی اور بہت سے لوگ مرتد ہوئے۔

2 ..... آیت کے اس حصے سے مسلمانوں کے سامنے ایک کامل مسلمان کا نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ کامل مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ لہٰذا ہمیں بھی یہاں بیان کردہ صفات کی روشنی میں اپنے اوپر غور کر لینا چاہئے۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور باعمل مسلمان تمہارے دوست ہیں

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾	اِنَّمَا	وَلِيُّكُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	الَّذِيْنَ
علم والا	صرف	تمہارے دوست	اللہ	اور	اس کا رسول	اور	وہ لوگ ہیں جو

علم والا ہے ○ تمہارے دوست صرف اللہ اور اس کا رسول اور

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

اٰمَنُوا[1]	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے

رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ
(اللہ کے حضور) جھکنے والے (ہیں)	اور	جو	دوست بنائے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور

دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَاِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تو بیشک	اللہ کا گروہ	وہ	غالب آنے والے	اے	وہ لوگو جو

مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَكُمْ	هُزُوًا[2]
ایمان لائے	نہ بناؤ	ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	تمہارے دین (کو)	مذاق

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق

1 ..... جن لوگوں یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستیاں لگانا حرام ہے، ان کا ذکر فرمانے کے بعد اب ان کا بیان فرمایا گیا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔
نوٹ: اس آیت مبارکہ میں بیان کردہ حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب بنیں۔

2 ..... زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے، ایسے لوگوں اور ان کے علاوہ مشرکوں کافروں کو دوست بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایمان دار کا کام نہیں۔

www.dawateislami.net

وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

وَّ	لَعِبًا	مِّنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ
اور	کھیل	ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور

اور کھیل بنالیا ہے انہیں اور کافروں کو

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَ

الْكُفَّارَ	اَوْلِيَآءَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾	وَ
کفار (کو)	دوست (نہ بناؤ)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اور

اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو ○ اور

اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ؕ

اِذَا	نَادَيْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	اتَّخَذُوْهَا	هُزُوًا	وَّ	لَعِبًا (۱)
جب	تم پکارتے (اذان دیتے) ہو	نماز کی طرف	وہ بنالیتے ہیں اس کو	ہنسی مذاق	اور	کھیل

جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	(ایسے) لوگ (ہیں)	(جو) عقل نہیں رکھتے	تم کہو	اے اہل کتاب

یہ اس لئے ہے کہ وہ بالکل بے عقل لوگ ہیں ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب!

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

هَلْ	تَنْقِمُوْنَ	مِنَّاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ
کیا (یعنی نہیں)	تمہیں برا لگا	ہماری طرف سے	مگر	یہ کہ	ہم ایمان لائے	اللہ پر

تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللہ پر

(۱) ..... افسوس کہ جو کام یہودی اور منافق کیا کرتے تھے وہی کام آج مسلمان کہلانے والوں میں آتے جارہے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرشتے، جنت، حوریں، دوزخ، اس کے عذاب، قرآنی آیات، احادیثِ نبوی، دینی کتابوں، دینی شعائر، عمامہ، داڑھی، مسجد، مدرسے، دیندار آدمی، دینی لباس، دینی جملے، مقدس کلمات الغرض وہ کونسی مذہبی چیز ہے کہ جس کا اس زمانے میں کھلے عام فلموں، ڈراموں، خصوصاً مزاحیہ ڈراموں، عام بول چال، دوستوں کی مجلسوں، دنیاوی تقریروں، ہنسی مذاق کی نشستوں اور باہمی گپ شپ میں مذاق نہیں اُڑایا جاتا حالانکہ دینی شعائر کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔

دینی شعائر کا مذاق اُڑانا یہودیوں کا فعل ہے

اللہ، رسول اور قرآن پر ایمان لانا یہودیوں کو برا لگتا ہے

www.dawateislami.net

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ

وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	اَنَّ
اور	جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک

اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک

اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ

اَكْثَرَكُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾	قُلْ	هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ (۱)
تمہارے اکثر (لوگ)	فاسق ہیں	تم کہو	کیا	میں خبر دوں تمہیں	اس سے زیادہ برے کی

تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ: کیا میں تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو

مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ

مَثُوْبَةً	عِنْدَ اللّٰهِ	مَنْ	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ	غَضِبَ
درجے (میں)	اللہ کے ہاں	(یہ وہ ہے) جو	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور	غضب فرمایا

اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجہ کے ہیں، یہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر

عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ

عَلَيْهِ	وَ	جَعَلَ	مِنْهُمُ	الْقِرَدَةَ	وَ	الْخَنَازِيْرَ	وَ	عَبَدَ
اس پر	اور	بنادیئے	ان میں سے	بندر	اور	خنزیر	اور	(جس نے) عبادت کی

غضب فرمایا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو بندر اور سور بنادیا اور جنہوں نے

الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

الطَّاغُوْتَ	اُولٰٓئِكَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضَلُّ
شیطان (کی)	یہ لوگ	سب سے برے (ہیں)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب زیادہ بھٹکے ہوئے

شیطان کی عبادت کی، یہ لوگ بدترین مقام والے اور سیدھے راستے سے

یہودی بارگاہِ الٰہی میں بدتر درجے والے ہیں

(۱) ..... یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہیں جانتے۔ اس پر فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو تو تم صرف اپنے بغض و کینہ اور دشمنی کی وجہ سے ہی برا کہتے ہو جبکہ حقیقت میں اصل بدتر تو تم لوگ ہو اور ذرا اپنے حالات دیکھ کر خود فیصلہ کر لو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو یا مردود؟ پچھلے زمانہ میں صورتیں تمہاری مسخ ہوئیں، سور، بندر تم بنائے گئے، بچھڑے کو تم نے پوجا، اللہ تعالیٰ کی لعنت تم پر ہوئی، غضبِ الٰہی کے مستحق تم ہوئے تو حقیقی بدنصیب اور بدتر تو تم ہو اور تم ہی بدترین مقام یعنی جہنم میں جاؤ گے۔

www.dawateislami.net

یہودیوں کی منافقت

عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۶۰﴾ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذَا	جَآءُوْكُمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
سیدھے راستے سے	اور	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لا چکے

سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ○ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ

وَ	قَدْ	دَّخَلُوْا	بِالْكُفْرِ	وَ	هُمْ	قَدْ	خَرَجُوْا[1]	بِهٖ
اور (حالانکہ)	تحقیق	وہ داخل ہوئے	کفر کے ساتھ	اور	وہ	تحقیق	نکلے	اس کے ساتھ

حالانکہ وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر ہی تھے

گناہ، زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرنا یہودیوں کا وصف ہے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ تَرٰى كَثِیْرًا

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَ	تَرٰى	كَثِیْرًا
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ چھپا رہے ہیں	اور	تم دیکھو گے	بہت سے

اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں ○ اور تم ان میں سے

مِّنْهُمْ یُسَارِعُوْنَ فِی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

مِّنْهُمْ	یُسَارِعُوْنَ	فِی الْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ	اَكْلِهِمُ السُّحْتَ[2]
ان میں سے	وہ دوڑے جاتے ہیں	گناہ	اور	زیادتی میں	اور	اپنے حرام مال کھانے (میں)

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری کے کاموں میں دوڑے جاتے ہیں۔

یہودی درویشوں اور علماء کی بدعملی پر انہیں تنبیہ

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۳﴾ لَوْ لَا یَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِیُّوْنَ

لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۳﴾	لَوْ لَا	یَنْهٰىهُمُ	الرَّبّٰنِیُّوْنَ
ضرور برا ہے	جو	وہ کام کرتے ہیں	کیوں نہیں	منع کرتے انہیں	(ان کے) درویش

بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○ ان کے درویش

1 ..... منافق بد اعتقادی کے ساتھ آتے تھے تو جیسے آتے ویسے ہی جاتے اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عقیدت و محبت کے ساتھ آتے تو فیض کے دریا سمیٹ کر جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بد اعتقادی کے ساتھ کسی کے پاس جانے والا فیض نہیں اٹھا سکتا۔

2 ..... یہاں گناہ سے مراد تورات کی وہ آیات چھپانا ہے جن میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان کا بیان تھا اور زیادتی سے مراد تورات میں اپنی طرف سے بڑھا دینا ہے اور حرام خواری سے مراد وہ رشوتیں ہیں جو وصول کر کے یہودی علماء تورات کے احکام بدل دیتے تھے۔

www.dawateislami.net

وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

وَ	الْاَحْبَارُ (1)	عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ	وَ	اَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اور	علماء	ان کے گناہ کی بات کہنے سے	اور	ان کے حرام مال کھانے (سے)

اور علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ

لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ	يَدُ اللّٰهِ
ضرور برا ہے	جو	وہ کر رہے ہیں	اور	کہا	یہودیوں (نے)	اللہ کا ہاتھ

بیشک یہ بہت ہی برے کام کر رہے ہیں ○ اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا

مَغْلُوْلَةٌ	غُلَّتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	لُعِنُوْا	بِمَا
بندھا ہوا (ہے)	باندھے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان پر لعنت کی گئی	(اس کے) سبب جو

بندھا ہوا ہے۔ ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے

قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ

قَالُوْا	بَلْ	يَدٰهُ	مَبْسُوْطَتٰنِ (2)	يُنْفِقُ	كَيْفَ	يَشَآءُ	وَ
انہوں نے کہا	بلکہ	اس کے ہاتھ	کشادہ ہیں	وہ خرچ کرتا ہے	جیسے	چاہتا ہے	اور

لعنت ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور

لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

لَيَزِيْدَنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	مَّآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
ضرور بڑھا دے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے

یہودیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت اور اس کا رد

نزولِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حسد و عناد میں اضافہ

وقف لازم

(1) ..... یہاں یہودی درویشوں اور علماء کے متعلق فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہ روکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالمِ دین کی اس بات پر بھی پکڑ ہو گی کہ وہ گناہ ہوتے ہوئے دیکھیں اور قدرت کے باوجود منع نہ کریں کیونکہ ایسا عالم گناہ کرنے والے کی طرح ہے۔ عالم پر واجب ہے کہ خود بھی سنبھلے اور دوسروں کو بھی سنبھالے۔ (2) ..... اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہونے سے مراد بے حد کرم اور مہربانی ہے کہ دوستوں کو بھی نوازے اور دشمنوں کو بھی محروم نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ جسمانی ہاتھ اور ہاتھ کے کھلنے سے پاک ہے۔

www.dawateislami.net

یہودیوں میں ہمیشہ باہمی اختلاف رہے گا

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ

مِنْ رَّبِّكَ	طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا (1)	وَ	اَلْقَيْنَا	بَيْنَهُمُ
تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)	اور	ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا اور ہم نے

یہودیوں کی شر انگیزی اور فساد پر ان کا عبرتناک حال

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا

الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	كُلَّمَاۤ	اَوْقَدُوْا	نَارًا
دشمنی	اور	بغض	قیامت کے دن تک	جب کبھی	وہ بھڑکاتے ہیں	آگ

قیامت تک ان میں دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ

لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ

لِّلْحَرْبِ	اَطْفَاَهَا (2)	اللّٰهُ	وَ	يَسْعَوْنَ	فِى الْاَرْضِ	فَسَادًا
لڑائی کے لئے	بجھا دیتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ کوشش کرتے ہیں	زمین میں	فساد (پھیلانے کی)

بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے کوشش کرتے ہیں

ایمان لانے والے اہلِ کتاب کی اُخروی اور دنیوی جزاء

وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ

وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ	اَهْلَ الْكِتٰبِ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	فساد پھیلانے والوں (کو)	اور	اگر	بیشک	اہلِ کتاب

اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اگر اہلِ کتاب

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَكَفَّرْنَا	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ
ایمان لاتے	اور	پرہیزگاری اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم مٹا دیتے	ان سے	ان کے گناہ	اور

ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ مٹا دیتے اور

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت نہ ہو اس کے لئے قرآن و حدیث کفر کی زیادتی کا سبب ہیں جیسے آج کل بہت سے بے دینوں کو دیکھا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ دین کی عظمت، دین لانے والے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے ہے۔

2 ..... جب بھی یہودیوں نے فساد، شر انگیزی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی ایسے شخص کو ان پر مسلط کر دیا جس نے انہیں ہلاکت اور بربادی سے دوچار کر دیا، چنانچہ بخت نصر، طیطوس رومی، فارسی مجوسیوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ان کا جو حشر ہوا اس سے کوئی تاریخ دان ناواقف نہیں۔

www.dawateislami.net

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

لَاَدْخَلْنٰهُمْ	جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اَقَامُوا	التَّوْرٰىةَ
ضرور داخل کرتے انہیں	نعمتوں کے باغات (میں)	اور	اگر	بیشک وہ	قائم رکھتے	تورات

ضرور انہیں نعمتوں کے باغوں میں داخل کرتے ○ اور اگر وہ تورات

وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

وَ	الْاِنْجِيْلَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	انجیل	اور	جو کچھ	نازل کیا گیا	ان کی طرف	ان کے رب کی طرف سے

اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے قائم کر لیتے

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ

لَاَكَلُوْا (1)	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور وہ (رزق) کھاتے	اپنے اوپر سے	اور	اپنے پاؤں کے نیچے سے	ان میں سے

تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے رزق ملتا۔ ان میں

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا

اُمَّةٌ	مُّقْتَصِدَةٌ (2)	وَ	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	سَآءَ	مَا
ایک گروہ	میانہ روی والا (ہے)	اور	بہت سے	ان میں سے	بہت برا ہے	جو

ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے

يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
وہ کام کر رہے ہیں	اے	رسول	پہنچا دو	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کام کر رہے ہیں ○ اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے

بعض اہل کتاب اعتدال پسند ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تبلیغ رسالت کا حکم اور ان کی حفاظت کا وعدہ الٰہی

ع ٩ ١٣

1 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وُسعت پیدا ہوتی ہے۔

2 ..... یعنی سارے اہل کتاب یکساں نہیں ہیں بلکہ بعض اعتدال پسند ہیں اور وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ وغیرہ جبکہ بقیہ اکثریت نافرمان ہے جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

www.dawateislami.net

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	اِنْ	لَّمْ تَفْعَلْ	فَمَا بَلَّغْتَ	رِسٰلَتَهٗ (1)
تمہارے رب کی طرف سے	اور	اگر	تم نے (ایسا) نہ کیا	تو تم نے نہیں پہنچایا	اس کا (کوئی) پیغام

نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اُس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا

وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

وَ	اللّٰهُ	یَعْصِمُكَ	مِنَ النَّاسِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی
اور	اللہ	حفاظت فرمائے گا تمہاری	لوگوں سے	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بیشک اللہ کافروں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ (2) حَتّٰى

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٧﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لَسْتُمْ	عَلٰى شَیْءٍ (2)	حَتّٰى
کفر کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	اے اہل کتاب	تم نہیں ہو	کسی چیز پر	یہاں تک کہ

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرمادو اے کتابیو! جب تک تم تورات اور انجیل اور

تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

تُقِیْمُوا	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
تم قائم کرلو	تورات	اور	انجیل	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَیَزِیْدَنَّ	كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	مَّاۤ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ضرور بڑھادے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو

اسے قائم نہیں کرلیتے تم کسی شے پر نہیں ہو اور اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے

ایمان نہ لانے کی صورت میں اہل کتاب کی دین وملت پر نہیں

نزول قرآن سے یہودی علماء اور سرداروں کی سرکشی و کفر میں اضافہ

1 ..... حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی شرعی حکم نہیں چھپایا بلکہ ایک ایک حکم کی پوری تبلیغ فرمائی ہے، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف کسی شرعی حکم کے چھپانے کی نسبت ہرگز نہیں کی جاسکتی۔

2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کئے بغیر انسان کچھ نہیں، نہ اس کی کوئی قدر ہے نہ کچھ حقیقت اگرچہ عالم فاضل، خاندانی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہو۔

www.dawateislami.net

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ

اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا
نازل کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

فَلَا تَاْسَ (1)	عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
پس تم غم نہ کھاؤ	کفر کرنے والی قوم پر	بیشک	وہ لوگ جو	(صرف زبان سے) ایمان لائے

تو تم کافر قوم پر کچھ غم نہ کھاؤ ○ بیشک (وہ جو اپنے آپ کو) مسلمان (کہتے ہیں)

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	الصّٰبِـُٔوْنَ	وَ	النَّصٰرٰى
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی

اور یہودی اور ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ

مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ
(ان میں سے) جو	(دل سے) ایمان لائے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	عمل کرے

(ان میں سے) جو (سچے دل سے) اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے عمل

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ

صَالِحًا (2)	فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾	لَقَدْ
نیک، اچھا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	ضرور بیشک

کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ بیشک

سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزاء

بنی اسرائیل کا انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلانا اور ایک کو شہید کرنا ایک گروہ کو جھٹلانا

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے ہٹ دھرمی کی بنا پر ہدایت قبول نہ کرنے پر رنج و غم نہیں کرنا چاہئے بلکہ مبلغ کو چاہئے کہ وہ اپنا تبلیغی کام جاری رکھے اگرچہ لوگ قبول کریں یا نہ کریں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ مومن خواہ کسی درجے کا ہو وہ نیک اعمال ضرور کرے، کوئی شخص اعمال اور تقویٰ سے بے نیاز نہیں۔

www.dawateislami.net

اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا

اَخَذْنَا	مِیْثَاقَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلَیْهِمْ	رُسُلًا	كُلَّمَا
ہم نے لیا	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور	ہم نے بھیجے	ان کی طرف	رسول	جب کبھی

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے (تو) جب کبھی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌۢ	بِمَا	لَا تَهْوٰۤى	اَنْفُسُهُمْ
آیا ان کے پاس	کوئی رسول	(اس کے) ساتھ جو	پسند نہیں کرتے	ان کے نفس

ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کو پسند نہ تھی

فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ

فَرِیْقًا	كَذَّبُوْا	وَ	فَرِیْقًا	یَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ (1)	وَ
(تو انبیاء کے) ایک گروہ (کو)	انہوں نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	شہید کرتے رہے	اور

تو انہوں نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے رہے ○ اور

حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا

حَسِبُوْۤا	اَلَّا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	فَعَمُوْا	وَ	صَمُّوْا
انہوں نے گمان کیا	کہ (انہیں) نہ ہوگی	کوئی سزا	تو وہ (حق سے) اندھے ہوگئے	اور	بہرے ہوگئے

انہوں نے یہ گمان کیا کہ انہیں کوئی سزا نہ ہوگی تو یہ اندھے اور بہرے ہوگئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا

ثُمَّ	تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ	ثُمَّ	عَمُوْا	وَ	صَمُّوْا
پھر	اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	پھر	(دوبارہ) اندھے ہوگئے	اور	بہرے ہوگئے

پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہوگئے

یہود و نصاریٰ کا سنگین جرائم کے باوجود خود کو سزا سے محفوظ سمجھنا اور اس کا انجام

1 .....انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تکذیب میں تو یہودی اور عیسائی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہودیوں کا کام ہے، اُنہوں نے بہت سے انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام بھی ہیں۔

www.dawateislami.net

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ لَقَدْ

كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾	لَقَدْ
بہت سے	ان میں سے	اور	اللہ	دیکھنے والا	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے ○ بیشک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (۱)
کافر ہو گئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)

وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے

وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ

وَ	قَالَ	الْمَسِيْحُ	يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
اور (حالانکہ)	کہا (تھا)	مسیح (نے)	اے بنی اسرائیل	عبادت کرو	اللہ (کی)

حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے

رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ

رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ	اِنَّهٗ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	حَرَّمَ
(جو) میرا اور تمہارا رب (ہے)	بیشک وہ	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو تحقیق	حرام کر دی

اور تمہارا بھی رب ہے۔ بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ	وَ	مَاْوٰىهُ	النَّارُ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ
اللہ (نے)	اس پر	جنت	اور	اس کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور	نہیں	ظالموں کے لئے

اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا

(۱) ..... عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں: ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کہتے تھے کہ مریم نے اِلٰہ یعنی معبود کو جنا اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ یعنی معبود نے عیسیٰ کی ذات میں حلول کر لیا اور وہ اُن کے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ (معبود) ہو گئے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھی توہین کی کہ وہ تو اپنے کو رب عَزَّوَجَلَّ کا بندہ کہتے تھے اور یہ انہیں جھٹلا کر انہی کو رب کہنے لگے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "اللہ" کہنے والے کافر ہیں

اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی عبرتناک سزا

www.dawateislami.net

تین معبود ماننے والے عیسائیوں کا رد اور انہیں دردناک عذاب کی وعید

وقف لازم

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ (1)	لَقَدْ	كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ
کوئی مدد کرنے والا	ضرور بیشک	کافر ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک

کوئی مدد گار نہیں ○ بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ

اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا

اللّٰهَ	ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (2)	وَ	مَا مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّآ
اللہ	تین میں سے تیسرا (ہے)	اور (حالانکہ)	کوئی معبود نہیں	مگر

تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	وَ	اِنْ	لَّمْ يَنْتَهُوْا	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ
ایک معبود	اور	اگر	وہ باز نہ آئے	(اس) سے جو	وہ کہہ رہے ہیں

ایک ہی معبود ہے اور اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے جو یہ کہہ رہے ہیں

لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

لَيَمَسَّنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾
(تو) ضرور چھوئے گا، پہنچے گا	ان لوگوں کو جو	کافر رہیں گے	ان میں سے	دردناک عذاب

تو جو اِن میں کافر رہیں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا ○

عیسائیوں کو توبہ اور مغفرت طلب کرنے کا حکم

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ	وَ
تو کیا وہ رجوع نہیں کرتے	اللہ کی طرف	اور	مغفرت طلب (نہیں) کرتے اس سے	اور (حالانکہ)

تو یہ کیوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور کیوں اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے؟ حالانکہ

1 ..... انصار، نصیر یا ناصر کی جمع ہے اور یہاں ترجمے میں لفظ "کوئی" حرف "من" کی وجہ سے ہے۔ 2 ..... عیسائیوں میں فرقہ مرقوسیہ اور نسطوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ الٰہ تین ہیں، باپ بیٹا روح القدس، اللہ تعالیٰ کو باپ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کا بیٹا اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو روح القدس کہتے ہیں۔ معاذاللہ۔ یہاں ان کا رد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی ثانی ہے نہ ثالث۔ وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک ہے۔ اگر یہ کفار تثلیث (تین خدا ماننے) کے معتقد رہے اور توحید اختیار نہ کی تو آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

www.dawateislami.net

اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا

اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾	مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	اِلَّا
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	مریم کا بیٹا مسیح نہیں	مگر

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ مسیح بن مریم تو صرف

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ

رَسُوْلٌ (۱)	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	وَ
ایک رسول	تحقیق	گزر گئے	اس سے پہلے	بہت سے رسول	اور

ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور

اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ

اُمُّهٗ	صِدِّيْقَةٌ	كَانَا يَاْكُلٰنِ	الطَّعَامَ	اُنْظُرْ
اس کی ماں	صدیقہ، بہت سچی (ہے)	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا	تم دیکھو

اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى

كَيْفَ	نُبَيِّنُ	لَهُمُ	الْاٰيٰتِ	ثُمَّ	انْظُرْ	اَنّٰى
کیسے	ہم کھول کر بیان کرتے ہیں	ان کے لئے	نشانیاں	پھر	دیکھو	کیسے

ہم ان کے لئے کیسی صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾	قُلْ	اَتَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وہ پھرے جاتے ہیں	تم کہو	کیا تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

پھرے جاتے ہیں؟ ○ تم فرماؤ، کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو

(۱) ..... یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں جیسے وہ ایک رسول ہیں لہٰذا اُن کو خدا ماننا غلط، باطل اور کفر ہے۔ یونہی ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں جو معجزات رکھتے تھے، تو جب دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے تو انہیں بھی خدا نہ مانو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ دونوں کھانا کھاتے تھے جبکہ معبود کھانے سے پاک ہوتا ہے کیونکہ معبود غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے اور اُس جسم میں تبدیلیاں واقع ہوں، غذا اس کا جزوِ بدن بنے وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے؟

www.dawateislami.net

مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ

مَا	لَا يَمْلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا[1]	وَ
(اس کی) جو	مالک نہیں ہے	تمہارے لئے	نقصان (کا)	اور	نہ	نفع (کا)	اور

جو نہ تمہارے نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا اور

اللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللّٰهُ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
اللہ	وہ	سننے والا	جاننے والا	تم کہو	اے اہل کتاب

اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ، اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا

لَا تَغْلُوْا[2]	فِيْ دِيْنِكُمْ	غَيْرَ الْحَقِّ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْۤا
تم غلو، زیادتی نہ کرو	اپنے دین میں	ناحق	اور	پیچھے نہ چلو

اپنے دین میں ناحق غلو (زیادتی) نہ کرو اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا

اَهْوَآءَ قَوْمٍ	قَدْ	ضَلُّوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	اَضَلُّوْا
قوم کی خواہشات (کے)	تحقیق	وہ گمراہ ہوئے	(اس) سے پہلے	اور	انہوں نے گمراہ کیا

خواہشات پر نہ چلو جو پہلے خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور

كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ لُعِنَ

كَثِيْرًا	وَّ	ضَلُّوْا	عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾	لُعِنَ
بہت سے (لوگوں کو)	اور	وہ بہک گئے	سیدھے راستے سے	لعنت کی گئی

بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں ○ بنی اسرائیل

1 ..... اس آیت میں شرک کو باطل کرنے کی ایک اور دلیل بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مستحق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو اور جو ایسا نہ ہو وہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ 2 ..... یہاں تمام اہل کتاب کو ناحق زیادتی کرنے سے منع فرمایا۔ یہودیوں کی زیادتی تو یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت ہی نہیں مانتے تھے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ تھی کہ وہ انہیں معبود ٹھہراتے تھے۔

دین میں ناحق زیادتی کرنے اور گمراہوں کی پیروی کرنے کی ممانعت

بنی اسرائیل کے کافر دل پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لعنت اور اس کی وجہ

ع ۱۴ ۵۰

www.dawateislami.net

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ
ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	بنی اسرائیل میں سے	(ان پر لعنت کی گئی) داؤد کی زبان پر

میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم

وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَ	عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ[1]	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا
اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کی زبان پر)	یہ (لعنت)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے نافرمانی کی

کی زبان پر سے لعنت کی گئی۔ یہ لعنت اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی

یہودیوں کی ایک سرکشی، دوسروں کو گناہ سے نہ روکنا

وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

وَّ	كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾	كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ[2]	عَنْ مُّنْكَرٍ
اور	وہ سرکشی کرتے رہتے تھے	وہ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے	کسی برے کام سے

اور وہ سرکشی کرتے رہتے تھے ○ وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے

عہد سمات کے یہودیوں کی کفار سے دوستی اور ان کا انجام

فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَرٰى

فَعَلُوْهُ	لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾	تَرٰى
انہوں نے کیا اسے	ضرور برا ہے	جو (کام)	وہ کرتے تھے	تم دیکھو گے

جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے ○ تم ان میں سے

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	يَتَوَلَّوْنَ	الَّذِيْنَ
بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ دوستی کرتے ہیں	ان لوگوں سے جنہوں نے

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے

1 ..... ایلہ کے رہنے والوں کو ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا، انہوں نے جب اس حکم کی مخالفت کی اور شکار کرنے سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے خلاف دعا فرمائی چنانچہ ان سب کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ دسترخوان کی نعمتیں کھانے کے بعد ممانعت کے باوجود انہیں ذخیرہ کیا اور ایمان نہ لائے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو وہ خنزیر اور بندر بن گئے۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ قدرت و شرائط کے پائے جانے کے وقت برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور ایسی صورت میں گناہ=

www.dawateislami.net

كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

كَفَرُوْا	لَبِئْسَ	مَا	قَدَّمَتْ	لَهُمْ	اَنْفُسُهُمْ	اَنْ
کفر کیا	بیشک کتنی بری ہے	وہ (چیز) جو	آگے بھیجی	ان کے لئے	ان کی جانوں (نے)	کہ

دوستی کرتے ہیں تو ان کی جانوں نے ان کے لئے کتنی بری چیز آگے بھیجی کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

سَخِطَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَ	فِي الْعَذَابِ [1]	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	عذاب میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے ○

حقیقی مومن کافر کو دوست نہیں بنا سکتا

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ

وَ	لَوْ	كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ	وَ	مَآ
اور	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ اور نبی پر	اور	(اس پر) جو

اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اُس پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مَا اتَّخَذُوْهُمْ	اَوْلِيَآءَ [2]
نازل کیا گیا	اس (نبی) کی طرف	(تو) نہ بناتے انہیں	دوست

نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے

مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہود کی اور مشرک ہیں

وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾ لَتَجِدَنَّ

وَ	لٰكِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾	لَتَجِدَنَّ
اور	لیکن	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	ضرور تم پاؤ گے

لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ ضرور تم

= سے منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

1 ..... معلوم ہوا کے کفار سے دوستی اور موالات حرام ہے۔ یہ آیت مبارکہ ان مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جو کفار کی مسلمانوں سے کھلی دشمنی دیکھنے کے باوجود، صرف اپنے مفادات کی خاطر ان کے ساتھ دوستی کرتے، ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کی ناراضی سے خوف کھاتے ہیں۔ 2 ..... ان آیات کے پس منظر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا اصل مقصود ریاست کی حکمرانی اور منصب کا حصول تھا اور اس کے لئے انہیں کوئی بھی طریقہ اپنانا پڑا، کسی =

www.dawateislami.net

اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَ

اَشَدَّ النَّاسِ	عَدَاوَةً	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	الْیَهُوْدَ	وَ
لوگوں میں سب سے زیادہ شدید	دشمنی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	یہودیوں (کو)	اور

مسلمانوں کا سب سے زیادہ شدید دشمن یہودیوں اور

الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ

الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	وَ	لَتَجِدَنَّ	اَقْرَبَهُمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	شرک کیا	اور	ضرور تم پاؤ گے	ان میں سب سے زیادہ قریب

مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم

مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ

مَّوَدَّةً[1]	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	الَّذِیْنَ
دوستی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	ان لوگوں کو جنہوں نے

مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

قَالُوْۤا	اِنَّا	نَصٰرٰی	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	مِنْهُمْ
کہا	بیشک ہم	نصاریٰ (ہیں)	یہ	(اس کے) سبب کہ	ان میں سے

جو کہتے تھے: ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں

قِسِّیْسِیْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

قِسِّیْسِیْنَ	وَ	رُهْبَانًا	وَّ	اَنَّهُمْ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾
علماء	اور	درویش (موجود ہیں)	اور	(اس کے سبب) کہ وہ	تکبر نہیں کرتے

علماء اور عبادت گزار موجود ہیں اور یہ تکبر نہیں کرتے ○

دوررسالت کے بعض عیسائیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے قرب

= بھی ذریعے کو اختیار کرنا پڑا وہ کر گزرے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال فی زمانہ ہم مسلمانوں میں عام ہو چکی ہے۔ اپنی کرسی کو بچانے کے چکر میں کفار کے سامنے گھٹنے ٹیکتے اور ایڑیاں گھسیٹتے پھرتے ہیں۔

[1] ..... اس آیت کریمہ میں ان عیسائیوں کی تعریف بیان کی گئی ہے جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہے اور تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت معلوم ہونے کے بعد سرکار کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے۔

www.dawateislami.net

وَاِذَا سَمِعُوْا

7

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن کر رونے والے

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ

وَ	اِذَا	سَمِعُوْا	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	تَرٰى	اَعْیُنَهُمْ
اور	جب	وہ سنتے ہیں	وہ جو	نازل کیا گیا	رسول کی طرف	تم دیکھو گے	ان کی آنکھیں

اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں

تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

تَفِیْضُ	مِنَ الدَّمْعِ (1)	مِمَّا	عَرَفُوْا	مِنَ	الْحَقِّ
ابل پڑتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) وجہ سے جو	وہ پہچان گئے	سے	حق

آنسوؤں سے ابل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اٰمَنَّا	فَاكْتُبْنَا
وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	پس تو لکھ دے ہمیں

کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں

ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۳﴾	وَ	مَا	لَنَا	لَا نُؤْمِنُ (2)
(حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور	کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	(کہ) ہم ایمان نہ لائیں

کے ساتھ لکھ دے ○ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم

بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ

بِاللّٰهِ	وَ	مَا	جَآءَنَا	مِنَ الْحَقِّ	وَ	نَطْمَعُ	اَنْ
اللہ پر	اور	(اس پر) جو	آیا ہمارے پاس	حق سے	اور	ہم امید کرتے ہیں	کہ

اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ

1 ..... نجاشی بادشاہ اور اس کی طرف سے دربار رسالت میں بھیجے ہوئے وفد کے لوگ تلاوت قرآن سن کر رو پڑے۔ اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ ہمیشہ سے صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

2 ..... جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس گیا تو یہودیوں نے اُنہیں اِس پر ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا۔

www.dawateislami.net

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

يُدْخِلَنَا	رَبُّنَا	مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ (۱)	فَاَثَابَهُمُ
(جنت میں) داخل کردے ہمیں	ہمارا رب	نیک لوگوں کی قوم کے ساتھ	تو عطا فرمائے انہیں

ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے ○ تو اللہ نے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللّٰهُ	بِمَا	قَالُوْا	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اللہ (نے)	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے کہا	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	نیکی کرنے والوں کی جزا (ہے)	اور

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ○ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	(تو) یہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحَرِّمُوْا	طَيِّبٰتِ
جہنم والے (ہیں)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم حرام نہ ٹھہراؤ	پاکیزہ چیزیں

دوزخ والے ہیں ○ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو

حلال کو حرام قرار دینے کی ممانعت

ع ۱۰

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

www.dawateislami.net

مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مَآ	اَحَلَّ (1)	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
وہ جو	حلال فرمائیں	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ

جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور	کھاؤ	(اس) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)

حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے ○ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے

حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
حلال	پاکیزہ	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)

حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو ○

قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ	وَ	لٰكِنْ
پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	تمہاری قسموں میں	اور	لیکن

اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	عَقَّدْتُّمُ	الْاَيْمَانَ	فَكَفَّارَتُهٗٓ
وہ پکڑ فرمائے گا تمہاری	(اس) پر کہ	تم نے مضبوط کر لیں	قسمیں (پھر انہیں توڑ دیا)	تو اس کا کفارہ

ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کر لو تو ایسی قسم کا کفارہ

1 ..... اس آیتِ مبارکہ میں پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع فرمایا، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی طرف منسوب ہر چیز پر حرام کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ نیز بے علم شرعی مسائل بتانے والے بھی توبہ کریں کہ بارہا وہ بھی حلال کو حرام قرار دیدیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ	مِنْ اَوْسَطِ	مَا	تُطْعِمُوْنَ	اَهْلِيْكُمْ
دس مسکینوں کو کھانا دینا (یا) کھلانا	(اس) درمیانی (کھانے) سے	جو	تم کھلاتے ہو	اپنے گھر والوں (کو)

دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ

اَوْ	كِسْوَتُهُمْ	اَوْ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	فَمَنْ
یا	ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دینا	یا	ایک مملوک (غلام، لونڈی) آزاد کرنا (ہے)	تو جو

یا اُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ

لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	ذٰلِكَ	كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ[1]
(ان تینوں پر قدرت) نہ پائے	تو (اس کا کفارہ) تین دن کے روزے (رکھنا)	یہ	تمہاری قسموں کا کفارہ

نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے

اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اِذَا	حَلَفْتُمْ	وَ	احْفَظُوْٓا[2]	اَيْمَانَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ
جب	تم قسم کھاؤ (پھر اسے توڑ دو)	اور	حفاظت کرو	اپنی قسموں (کی)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے

جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اے ایمان والو!

1 ..... قسم اور اس کے کفارے کے بارے میں تفصیل جاننے کیلئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص19 کا مطالعہ کریں، نیز بہارِ شریعت حصہ 9 سے "قسم کا بیان" بھی مطالعہ فرمائیں۔

2 ..... قسموں کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے جبکہ اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت کی صورت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔ اگر کوئی گناہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی قسم کو پورا نہ کرنا واجب ہے۔

www.dawateislami.net

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

اِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَ	الْمَيْسِرُ(1)	وَ	الْاَنْصَابُ	وَ	الْاَزْلَامُ(2)	رِجْسٌ
بیشک	شراب	اور	جوا	اور	بت	اور	قسمت معلوم کرنے کے تیر	ناپاک

شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	فَاجْتَنِبُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّمَا	يُرِيْدُ
شیطان کے کام سے (ہیں)	تو ان سے بچتے رہو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	صرف	چاہتا ہے

شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ شیطان تو یہی

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّوْقِعَ(3)	بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ
شیطان	کہ	وہ ڈال دے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور	بغض و کینہ

چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ	وَ	يَصُدَّكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الصَّلٰوةِ
شراب اور جوئے میں (مبتلا کرکے)	اور	وہ روک دے تمہیں	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز سے

ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا
تو کیا	تم	باز آنے والے (ہو)	اور	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو

تو کیا تم باز آتے ہو؟ ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

شراب اور جوے کا دنیاوی اور دینی نقصان

اطاعتِ رسول کا حکم

1 ..... اس سے مراد وہ پتھر ہیں جن کے پاس کفار اپنے جانور ذبح کرتے تھے یا اس سے مراد بت ہیں کیونکہ انہیں نصب کرکے ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ 2 ..... زمانۂ جاہلیت میں کفار نے تین تیر بنائے ہوئے تھے، ان میں سے ایک پر "ہاں" اور دوسرے پر "نہیں" لکھا تھا جبکہ تیسرا خالی تھا۔ جب انہیں کوئی سفر یا اہم کام درپیش ہوتا تو وہ ان تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو ان پر لکھا ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ 3 ..... شراب خوری اور جوئے کا دنیوی وبال یہ ہے کہ اس سے باہمی بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ دینی وبال یہ ہے کہ جو ان میں مبتلا ہوتا ہے وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے عموماً محروم ہو جاتا ہے اور خود ان گناہوں کا وبال اپنی جگہ ہے۔

www.dawateislami.net

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا

الرَّسُوْلَ	وَ	احْذَرُوْا	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا
رسول (کی)	اور	ہوشیار رہو	پھر اگر	تم پھر جاؤ	تو جان لو	(کہ) صرف

حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾	لَيْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
ہمارے رسول پر	واضح پہنچادینا (لازم ہے)	نہیں ہے	ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور

ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرمادینا لازم ہے ○ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جُنَاحٌ	فِيْمَا	طَعِمُوْٓا	اِذَا	مَا اتَّقَوْا	وَّ
انہوں نے عمل کئے	نیک	کوئی گناہ	(اس) میں جو	انہوں نے کھایا پیا	جب	ڈریں	اور

انہوں نے نیک عمل کئے ان پر کھانے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ ڈریں اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	ثُمَّ	اتَّقَوْا	وَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	اتَّقَوْا (1)
ایمان رکھیں	اور	عمل کریں	نیک	پھر	ڈریں	اور	ایمان رکھیں	پھر	ڈریں

ایمان رکھیں اور اچھے عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں

وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

وَّ	اَحْسَنُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اور	نیکیاں کریں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	نیکی کرنے والوں (کو)	اے	وہ لوگ جو

اور نیکیاں کریں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے ایمان

(1) ..... اس آیت مبارکہ میں لفظ "اِتَّقَوْا" جس کے معنیٰ ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے: پہلے سے مراد شرک سے بچنا، دوسرے سے مراد تمام حرام کاموں اور گناہوں سے بچنا اور تیسرے سے مراد شبہات کا ترک کر دینا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ پہلے سے مراد تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اُس پر قائم رہنا اور تیسرے سے مراد وحی کے نازل ہونے کے زمانے میں یا اُس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں اُن کو چھوڑ دینا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ معنیٰ بیان کیا کہ پہلے بھی گناہوں سے بچتے رہے ہوں اور اب بھی بچتے رہیں اور آئندہ بھی بچتے رہیں۔

www.dawateislami.net

اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ

اٰمَنُوْا	لَيَبْلُوَنَّكُمُ (۱)	اللّٰهُ	بِشَيْءٍ	مِّنَ الصَّيْدِ
ایمان لائے	ضرور امتحان کرے گا تمہارا	اللہ	کسی چیز کے ساتھ	شکار سے

والو! ضرور اللہ ان شکاروں کے ذریعے

تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

تَنَالُهٗۤ	اَيْدِيْكُمْ	وَ	رِمَاحُكُمْ	لِيَعْلَمَ	اللّٰهُ	مَنْ
پہنچ سکتے ہیں اسے	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے نیزے	تاکہ پہچان کرادے	اللہ	(اس کی) جو

جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے تمہارا امتحان کرے گا تاکہ اللہ ان لوگوں کی

يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

يَّخَافُهٗ	بِالْغَيْبِ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَلَهٗ
ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے	تو جو	حد سے بڑھے	اس (ممانعت) کے بعد	تو اس کے لئے

پہچان کرادے جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس (ممانعت) کے بعد جو حد سے بڑھے تو اس کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ اَنْتُمْ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْتُلُوا	الصَّيْدَ	وَ	اَنْتُمْ
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قتل نہ کرو	شکار	اور (جبکہ)	تم

دردناک عذاب ہے ○ اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار کو

حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

حُرُمٌ	وَ	مَنْ	قَتَلَهٗ	مِنْكُمْ	مُّتَعَمِّدًا
احرام والے (ہو)	اور	جو	قتل کرے اس (شکار) کو	تم میں سے	جان بوجھ کر

قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ

(۱) ..... صلح حدیبیہ کے سال مسلمان حالتِ احرام میں تھے۔ اُس وقت انہیں اس آزمائش میں ڈالا گیا کہ شکار کئے جانے والے جانور اور پرندے بڑی کثرت سے آئے اور اُن کی سواریوں پر چھاگئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کیلئے انہیں ہتھیار سے شکار کرلینا بلکہ ہاتھ سے پکڑ لینا بالکل اختیار میں تھا، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حکمِ الٰہی کی پابندی میں ثابت قدم رہے اور حالتِ احرام میں شکار نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گناہ کے اسباب و مواقع جس قدر کثرت سے موجود ہوں ان سے بچنے میں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔

www.dawateislami.net

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

فَجَزَآءٌ (۱)	مِّثْلُ	مَا	قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ
تو (اس کا) بدلہ	(اس کی) مثل	جو	اس نے قتل کیا	مویشیوں سے (جانور دینا ہے)	فیصلہ کریں

تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے جس کے

بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

بِهٖ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	هَدْيًا	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	اَوْ
اس (شکار کی مثل ہونے) کا	دو عدل والے	تم میں سے	قربانی	کعبہ کو پہنچتی ہوئی	یا

شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

كَفَّارَةٌ	طَعَامُ مَسٰكِيْنَ	اَوْ	عَدْلُ ذٰلِكَ	صِيَامًا	لِّيَذُوْقَ	وَبَالَ اَمْرِهٖ
کفارہ (دے)	مسکینوں کا کھانا	یا	اس کے برابر	روزے	تاکہ وہ چکھے	اپنے کام کا وبال

چند مسکینوں کا کھانا کفارے میں دے یا اس کے برابر روزے تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

عَفَا	اللّٰهُ	عَمَّا	سَلَفَ	وَ	مَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ
معاف کر دیا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	گزر گیا	اور	جو	دوبارہ کرے گا	تو بدلہ لے گا

اللہ نے پہلے جو کچھ گزرا اسے معاف فرما دیا اور جو دوبارہ کرے گا تو اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ

اللّٰهُ	مِنْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ
اللہ	اس سے	اور	اللہ	عزت والا	بدلہ لینے والا	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے

انتقام لے گا اور اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے ○ تمہارے اور مسافروں

حالت احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے

(۱) ..... حالت احرام میں شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی (جنگلی) جانور کو مارنا، یونہی اس کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا حرام ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے خواہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، پہلی صورت کا حکم اس آیت سے اور دوسری کا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ اس جانور کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ دینا لازم ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ

صَيْدُ الْبَحْرِ (1)	وَ	طَعَامُهٗ	مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ	وَ
سمندر کا شکار	اور	اس کا کھانا	تمہارے اور مسافروں کے فائدے (کے لئے)	اور

کے فائدے کے لئے تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا اور

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ

حُرِّمَ	عَلَيْكُمْ	صَيْدُ الْبَرِّ	مَا دُمْتُمْ	حُرُمًا	وَ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	خشکی کا شکار	جب تک تم ہو	احرام والے	اور

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تب تک تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْٓ اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾	جَعَلَ	اللّٰهُ
ڈرو	اللہ (سے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	بنا دیا	اللہ (نے)

اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اللہ نے

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ (2)	قِيٰمًا	لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّهْرَ الْحَرَامَ	وَ
حرمت والے گھر کعبہ (کو)	قیام کا ذریعہ	لوگوں کے لئے	اور	حرمت والے مہینے (کو)	اور

ادب والے گھر کعبہ کو اور حرمت والے مہینے کو اور

الْهَدْيَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا

الْهَدْيَ	وَ	الْقَلَآئِدَ	ذٰلِكَ	لِتَعْلَمُوْٓا
حرم کی قربانی (کو)	اور	گلے میں نشانی لٹکائے ہوئے جانوروں (کو)	یہ	(اس لئے) تاکہ تم یقین کر لو

حرم کی طرف لیجائے جانے والی قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں (حج کی قربانی ہونے کی) نشانی لٹکائی

(1) ..... اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ احرام والے کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہوتی ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہوتی ہو۔ (2) ..... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے قیام کا باعث بنایا کہ وہاں دینی اور دنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، جیسے وہاں خوفزدہ پناہ لیتا اور کمزوروں کو امن ملتا ہے، تاجر نفع پاتے ہیں اور حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ یونہی ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور ہدی کے جانوران سب کے ساتھ بھی دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں کہ اس کے گوشت سے غریبوں اور امیروں کا گزارہ ہوتا ہے اور اس =

خانۂ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت

www.dawateislami.net

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اَنَّ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک

ہوئی ہو (ان سب کو) لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنادیا۔ یہ اس لیے ہیں تاکہ تم یقین کرلو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَ

اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾	اِعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ[1]	وَ
اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	جان رکھو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (بھی ہے)	اور

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یقین کرلو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾	مَا عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (بھی)	رسول پر (لازم) نہیں	مگر	(حکم) پہنچادینا	اور	اللہ

بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے ○ رسول پر صرف تبلیغ لازم ہے اور اللہ جانتا ہے

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي

يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾	قُلْ	لَّا يَسْتَوِي
جانتا ہے	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	تم کہو	برابر نہیں

جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ○ تم فرمادو کہ

الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا

الْخَبِيْثُ	وَ	الطَّيِّبُ	وَلَوْ	اَعْجَبَكَ[2]	كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ	فَاتَّقُوا
گندا	اور	پاکیزہ	اگرچہ	اچھی لگے تمہیں	گندے (لوگوں) کی کثرت	تو ڈرتے رہو

گندا اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے تو اے عقل والو!

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے منصب اور علم الٰہی کا بیان

کثرت ہر جگہ خباثت کی دلیل نہیں

= سے ایک رکن اسلامی ادا ہوتا ہے۔

1 ..... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت "شَدِیْدُ الْعِقَاب" ذکر فرمائی تاکہ خوف و امید سے ایمان کی تکمیل ہو، اس کے بعد صفت "غفور و رحیم" بیان فرما کر اپنی وسعتِ رحمت کا اظہار فرمایا۔ 2 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیاداروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب و زینت بھاتی ہے حالانکہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کی چاہت، اس کی نعمتوں اور =

www.dawateislami.net

فضول سوالات کرنے کی ممانعت

اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	اے عقل والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ اے ایمان والو!

لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ

لَا تَسْـَٔلُوْا (1)	عَنْ اَشْيَآءَ	اِنْ	تُبْدَ لَكُمْ	تَسُؤْكُمْ
نہ پوچھو	(ایسی) چیزوں سے متعلق	اگر	ظاہر کی جائیں تمہارے لئے	(تو) بری لگیں تمہیں

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں

وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

وَ	اِنْ	تَسْـَٔلُوْا	عَنْهَا	حِيْنَ	يُنَزَّلُ	الْقُرْاٰنُ
اور	اگر	تم سوال کرو گے	ان کے بارے	(اس) وقت	(جب) نازل کیا جارہا ہے	قرآن

اور اگر تم انہیں اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل کیا جارہا ہے

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ

تُبْدَ لَكُمْ	عَفَا (2)	اللّٰهُ	عَنْهَا	وَ	اللّٰهُ
(تو) ظاہر کر دی جائیں گی تمہارے لئے	معاف کر دیا	اللہ (نے)	ان (سوالوں) سے	اور	اللہ

تو تم پر وہ چیزیں ظاہر کر دی جائیں گی اور اللہ ان کو معاف کر چکا ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾	قَدْ	سَاَلَهَا	قَوْمٌ	مِّنْ قَبْلِكُمْ
بخشنے والا	حلم والا	بیشک	سوال کیا ان (چیزوں کے بارے)	ایک قوم (نے)	تم سے پہلے

بخشنے والا، حلم والا ہے ○ بیشک تم سے پہلے ایک قوم نے ان اشیاء کے بارے میں سوال کیا تھا

= آسائشوں کی خواہشات اور اس کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کی تمنا میں لگے رہنا اور اپنی آخرت کی تیاری سے غافل رہنا مذموم ہے۔

1 ..... نزولِ وحی کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا کہ جن چیزوں کے متعلق ممانعت نہیں کی گئی ان کے بارے میں بہت زیادہ نہ پوچھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے زیادہ پوچھنے پر وہ چیز حرام قرار دیدی جائے۔ نیز بے مقصد ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کا جواب دیدیا جائے تو تمہیں برا لگے۔

2 ..... اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس امر کی شریعت میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح و جائز ہے۔

www.dawateislami.net

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ

ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِهَا	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَحِيْرَةٍ
پھر	وہ ہوگئے	اس کا	انکار کرنے والے	نہیں مقرر کیا	اللہ (نے)	کوئی بحیرہ

پھر اس کا انکار کرنے والے ہوگئے ○ اللہ نے بحیرہ

وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ

وَّ	لَا	سَآئِبَةٍ	وَّ	لَا	وَصِيْلَةٍ	وَّ	لَا	حَامٍ (1)	وَّ	لٰكِنَّ
اور	نہ	سائبہ	اور	نہ	وصیلہ	اور	نہ	حام	اور	لیکن

اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو مقرر نہیں کیا لیکن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور	ان میں اکثر

کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں اور ان میں اکثر

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ	اَنْزَلَ
عقل نہیں رکھتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل کیا

بے عقل ہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف

اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا

اللّٰهُ	وَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا
اللہ (نے)	اور	رسول کی طرف	(تو) کہتے ہیں	کافی ہے ہمیں	وہ جو	ہم نے پایا

اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے

(1) ..... زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے اپنی طرف سے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینے اور خود نفع نہ اٹھانے کی کچھ رسومات مقرر کی ہوئی تھیں کہ مثلاً ایسا ہوگا یا میرا فلاں کام ہوگیا یا اس جانور سے فلاں فلاں انداز میں نفع حاصل ہوا تو ان جانوروں کا یہ یہ نام ہوگا جن میں سے چار نام بَحِیْرَہ، سَائِبَہ، وَصِیْلَہ اور حَامِی یہاں آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو یہ لوگ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور خود ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام جانتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت میں مشرکوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا اور یہ لوگ اس =

www.dawateislami.net

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا[1]	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس پر (جس پر)	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	نہ جانتے

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں

زائی اصحاب کا حکم

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ

شَيْـًٔا	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	عَلَيْكُمْ
کچھ	اور	نہ وہ ہدایت پر ہوں	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	تمہارے اوپر

اور نہ انہیں ہدایت ہو ○ اے ایمان والو! تم

ہدایت یافتہ لوگوں کی گمراہی نقصان نہیں دے گی

اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

اَنْفُسَكُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	مَّنْ	ضَلَّ	اِذَا	اهْتَدَيْتُمْ
اپنی جانوں (کی فکر لازم ہے)	نقصان نہیں پہنچائے گا تمہیں	وہ جو	گمراہ ہوا	جب	تم ہدایت پر ہو

اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
اللہ کی طرف	تم سب کا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کرتے تھے

اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ○

وصیت کے گواہ بنانے کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ	اِذَا	حَضَرَ
اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	تمہارے درمیان کی گواہی (دینے والے)	جب	آنے لگے

اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کرتے وقت

= کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں۔

[1] ..... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت سب پر مقدم ہے۔ کفار اپنے باپ دادا کے کفر و شرک کے طریقے کو حکمِ خدا پر فوقیت دیتے تھے یہاں اسی کا بیان ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو غمی، خوشی کے مواقع پر اپنی خاندانی رسموں کی ادائیگی کو احکامِ شریعت پر عملی طور پر ترجیح دیتے ہیں کہ حکمِ شریعت چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسمیں نہیں چھوڑتے۔

www.dawateislami.net

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اَحَدَ كُمُ	الْمَوْتُ[1]	حِيْنَ الْوَصِيَّةِ	اثْنٰنِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
تم میں سے کسی ایک (کو)	موت	وصیت کے وقت	دو	عدل والے (گواہ ہوں)	تم میں سے

تمہاری آپس کی گواہی (دینے والے) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَوْ	اٰخَرٰنِ	مِنْ غَيْرِكُمْ	اِنْ	اَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	فِي الْاَرْضِ
یا	دوسرے دو (گواہ ہوں)	تمہارے غیروں سے	اگر	تم	سفر کر رہے ہو	زمین میں

یا اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو پھر تمہیں موت کا حادثہ آپہنچے

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

فَاَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ	تَحْبِسُوْنَهُمَا	مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ[2]
پھر پہنچے تمہیں	موت کی مصیبت	تم روک لو ان دونوں (گواہوں) کو	نماز کے بعد

تو تمہارے غیروں میں سے دو آدمی (گواہ ہوں)۔ تم ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ

فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	اِنِ ارْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِيْ	بِهٖ
پھر وہ دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر تمہیں شک ہو	ہم نہیں لیں گے	اس (قسم) کے بدلے

پھر اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم قسم کے بدلے

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ

ثَمَنًا	وَّلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	لَا نَكْتُمُ	شَهَادَةَ اللّٰهِ	اِنَّاۤ
کوئی قیمت	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا	اور	ہم نہیں چھپائیں گے	اللہ کی گواہی	بیشک ہم

کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ قریبی رشتے دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں تو)

وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل

1 ..... اس آیت میں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو اپنی وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنالو اور اگر سفر وغیرہ میں ہو اور اپنے آدمی یعنی مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلموں کو گواہ بنالو۔

2 ..... اس سے پہلے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا اور اب قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہو تا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ بتایا جارہا ہے۔ آیت میں نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

www.dawateislami.net

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى

اِذًا	لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾	فَاِنْ	عُثِرَ[1]	عَلٰٓى
اس وقت	ضرور گناہگاروں میں سے (ہوں گے)	پھر اگر	اطلاع مل جائے	(اس) پر

اس وقت ہم ضرور گنہگاروں میں ہوں گے ○ پھر اگر اس بات پر اطلاع ملے

اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ

اَنَّهُمَا	اسْتَحَقَّآ	اِثْمًا	فَاٰخَرٰنِ	يَقُوْمٰنِ
کہ وہ دونوں (گواہ)	سزاوار ہوئے	کسی گناہ (کے)	تو دوسرے دو	کھڑے ہو جائیں

کہ وہ دونوں گواہ (گواہی میں جھوٹ بول کر) کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

مَقَامَهُمَا	مِنَ الَّذِيْنَ	اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ	الْاَوْلَيٰنِ
ان دونوں کی جگہ	ان لوگوں میں سے جو	حق دبایا گیا ان کا	زیادہ قریبی دو افراد (میت کے)

جن کا حق دبایا گیا میت کے زیادہ قریبی دو (آدمی قسم کھانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	لَشَهَادَتُنَآ	اَحَقُّ	مِنْ شَهَادَتِهِمَا
پھر وہ قسم کھائیں	اللہ کی	ضرور ہماری گواہی	زیادہ سچی، زیادہ حق والی	ان دونوں کی گواہی سے

پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی (یعنی ہماری قسم) ان کی گواہی سے زیادہ درست ہے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَ	مَا اعْتَدَيْنَآ	اِنَّآ	اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾
اور	ہم حد سے نہیں بڑھے	(اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والوں سے (ہوں گے)

اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اور اگر ایسا کریں تو) اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے ○

[1] ..... وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ میت کے وارثوں میں سے دو آدمی قسم کھا کر کہیں کہ یہ دونوں امین جھوٹے ہیں، ہماری گواہی یعنی قسم ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے۔

www.dawateislami.net

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ

ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ	يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ	عَلٰى وَجْهِهَاۤ
یہ (حکم)	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ	وہ لائیں گواہی	اس کی (اصل) صورت پر

یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہ صحیح طریقے سے گواہی ادا کریں

اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ

اَوْ	يَخَافُوْۤا	اَنْ	تُرَدَّ[1]	اَيْمَانٌۢ
یا	وہ ڈریں	(اس بات سے) کہ	رد کر دی جائیں گی (یا) لوٹا دی جائیں گی	کچھ قسمیں

یا وہ اس بات سے ڈریں کہ ان کی قسموں کے بعد قسموں کو (ورثاء کی طرف)

بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان کی قسموں کے بعد	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	(حکم) سنو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

لوٹا دیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾	يَوْمَ	يَجْمَعُ	اللّٰهُ	الرُّسُلَ	فَيَقُوْلُ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	(جس) دن	جمع فرمائے گا	اللہ	رسولوں (کو)	پھر فرمائے گا

ہدایت نہیں دیتا ○ جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا:

مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ

مَاذَاۤ	اُجِبْتُمْ	قَالُوْا	لَا عِلْمَ لَنَا	اِنَّكَ
کیا	تمہیں جواب دیا گیا	وہ عرض کریں گے	ہمیں کچھ علم نہیں	بیشک تو

تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے، ہمیں کچھ علم نہیں۔ بیشک تو

[1] ..... مراد یہ ہے کہ گواہی سے متعلق جو احکام ذکر ہوئے ان پر عمل کرنے سے گواہ صحیح طریقے سے گواہی دیں گے یا انہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ ہم نے جھوٹی قسم کھائی اور علامات و قرائن سے ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو قسمیں میت کے ورثا کی طرف منتقل کر دی جائیں گی اور انہوں نے ہمارے خلاف قسم کھالی تو ہماری قسمیں مسترد کر دی جائیں گی یوں سب کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انہیں یہ خوف ہو گا تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے باز رہیں گے۔

www.dawateislami.net

وقف لازم

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ

اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾	اِذْ (1)	قَالَ	اللّٰهُ	يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اذْكُرْ
تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	جب	فرمائے گا	اللہ	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	یاد کر

ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے ○ جب اللہ فرمائے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ!

نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

نِعْمَتِيْ	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰى وَالِدَتِكَ	اِذْ	اَيَّدْتُّكَ (2)
میری نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اپنی ماں کے اوپر	جب	میں نے مدد کی تیری

اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا وہ احسان یاد کر، جب میں نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	تُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَ
پاک روح کے ساتھ	تو باتیں کرتا	لوگوں (سے)	گہوارے میں	اور	بڑی عمر (میں)	اور

پاک روح سے تیری مدد کی۔ تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور

اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

اِذْ	عَلَّمْتُكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ
جب	میں نے سکھائی تمہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

وَ	اِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ الطِّيْنِ	كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ	بِاِذْنِيْ	فَتَنْفُخُ
اور	جب	تو بناتا	مٹی سے	پرندے کی صورت جیسی	میرے حکم سے	پھر تو پھونک مارتا

اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا

1 ..... اس آیت میں بھی قیامت کے دن کا ایک معاملہ بیان فرمایا گیا، گویا کہ ارشاد فرمایا ”آپ یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا اور جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس طرح فرمائے گا۔“ یہاں آیت میں یہ معاملہ ماضی کے صیغہ سے اس لئے بیان کیا گیا کہ بروزِ قیامت اس کا واقع ہونا یقینی ہے اور جس چیز کا مستقبل میں ہونا یقینی ہو اسے ماضی کے صیغے سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد جبرئیل امین کے ذریعے فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی مدد برحق ہے۔

www.dawateislami.net

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

فِيْهَا	فَتَكُوْنُ	طَيْرًا	بِاِذْنِيْ	وَ	تُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَ
اس میں	تو وہ ہو جاتی	پرندہ	میرے حکم سے	اور	تو شفا دیتا	پیدائشی نابینا	اور

تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

الْاَبْرَصَ (1)	بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	تُخْرِجُ (2)	الْمَوْتٰى
سفید داغ کے مریض (کو)	میرے حکم سے	اور	جب	(زندہ کرکے) نکالتا	مردوں (کو)

سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرکے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	كَفَفْتُ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	عَنْكَ	اِذْ
میرے حکم سے	اور	جب	میں نے روک دیا	بنی اسرائیل (کو)	تم سے	جب

نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جِئْتَهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَقَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو کہا	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے کافروں نے

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

مِنْهُمْ	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِذْ	اَوْحَيْتُ (3)
ان میں سے	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	جب	میں نے القا کیا

کہا: یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور جب میں نے

حواریوں کی طرف ایمان لانے کا اقتضا اور ان کا ایمان لانا

1 ..... پیدائشی اندھاپن اور برص کا مرض بہت بڑی مصیبتیں ہیں اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان مصیبتوں کو دور فرما دیتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع البلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کے دیئے ہوئے اختیار سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

3 ..... اس آیت میں لفظ "وحی" کی نسبت غیر انبیاء کی طرف ہے اور جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں بات ڈالنا ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ(1)	اَنْ	اٰمِنُوْا	بِيْ	وَ	بِرَسُوْلِيْ	قَالُوْٓا
حواریوں کی طرف	کہ	ایمان لاؤ	مجھ پر	اور	میرے رسول پر	(تو) انہوں نے کہا

حواریوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا:

اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ

اٰمَنَّا	وَ	اشْهَدْ	بِاَنَّنَا	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	اِذْ	قَالَ
ہم ایمان لائے	اور	(اے عیسیٰ) آپ گواہ ہو جائیں	(اس) پر کہ ہم	مسلمان (ہیں)	جب	کہا

ہم ایمان لائے اور (اے عیسیٰ!) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ○ یاد کرو جب

الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

الْحَوَارِيُّوْنَ	يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	هَلْ	يَسْتَطِيْعُ(2)	رَبُّكَ	اَنْ	يُّنَزِّلَ
حواریوں (نے)	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا	(ایسا) کرے گا	آپ کا رب	کہ	وہ اتار دے

حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

عَلَيْنَا	مَآئِدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	قَالَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ
ہمارے اوپر	دسترخوان	آسمان سے	فرمایا	ڈرو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو

آسمان سے ایک دسترخوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوْا	نُرِيْدُ	اَنْ	نَّاْكُلَ	مِنْهَا	وَ
ایمان والے	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	کھائیں	اس میں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور

1 ..... حواری حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخصوص اور مخلص حضرات کو کہا جاتا ہے۔

2 ..... اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دُعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔

www.dawateislami.net

تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

تَطْمَىِٕنَّ	قُلُوْبُنَا	وَ	نَعْلَمَ	اَنْ	قَدْ	صَدَقْتَنَا
مطمئن ہو جائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے

ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے

وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

وَ	نَكُوْنَ	عَلَيْهَا	مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	قَالَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
اور	ہم ہو جائیں	اس پر	گواہی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)

اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

اَللّٰهُمَّ	رَبَّنَاۤ	اَنْزِلْ	عَلَيْنَا	مَآىِٕدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	تَكُوْنُ
اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دستر خوان	آسمان سے	وہ ہو جائے

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو

لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ

لَنَا	عِيْدًا (2)	لِّاَوَّلِنَا	وَ	اٰخِرِنَا	وَ
ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور

ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور

اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ

اٰيَةً	مِّنْكَ	وَ	ارْزُقْنَا	وَ	اَنْتَ
ایک نشانی (ہو جائے)	تیری طرف سے	اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو

تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو

(1) ..... حواریوں کے جواب نے واضح کر دیا کہ انہوں نے قدرتِ الٰہی میں شک و شبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ (2) ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوا اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکرِ الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور فرحت و سرور کا اظہار کرنا مستحسن و محمود اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

www.dawateislami.net

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللہ (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اُتارتا ہوں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

فَمَنْ	يَّكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَاِنِّيْٓ	اُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا
پھر جو	کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب

پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (1)	وَ	اِذْ (2)	قَالَ	اللّٰهُ
(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے	اور	جب	فرمائے گا	اللہ

کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا ○ اور جب اللہ فرمائے گا:

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	ءَاَنْتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُوْنِيْ	وَ
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا تم (نے)	کہا تھا	لوگوں سے	(کہ) بنالو مجھے	اور

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ

اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

اُمِّيَ	اِلٰهَيْنِ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	مَا يَكُوْنُ
میری ماں (کو)	دو معبود	اللہ کے سوا	وہ عرض کرے گا	تو پاک ہے	نہیں ہے

اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ تو وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے۔ میرے لئے

قیامت میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خصوصی سوال و جواب

ع ۱۵

1 ..... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دسترخوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنادیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہوگئے۔

2 ..... اس آیت میں بھی قیامت کے واقعے کا بیان ہے کہ بروزِ قیامت عیسائیوں کی سرزنش کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ فرمائے گا۔

www.dawateislami.net

لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

لِيْٓ	اَنْ	اَقُوْلَ	مَا	لَيْسَ	لِيْ	بِحَقٍّ	اِنْ
میرے لئے	کہ	میں کہوں	وہ(بات)جو(جس کا)	نہیں ہے	میرے لئے	کوئی حق	اگر

ہرگز جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔اگر

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ

كُنْتُ قُلْتُهٗ	فَقَدْ	عَلِمْتَهٗ	تَعْلَمُ	مَا	فِيْ نَفْسِيْ	وَ
میں نے کہی ہوتی یہ بات	تو بیشک	(تو)تو جانتا اسے	تو جانتا ہے	وہ جو	میرے دل میں(ہے)	اور

میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوتی۔تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور

لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

لَآ اَعْلَمُ	مَا	فِيْ نَفْسِكَ	اِنَّكَ	اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ (1)
میں نہیں جانتا	وہ جو	تیرے علم میں(ہے)	بیشک تو	تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا

میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ○

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ

مَا قُلْتُ	لَهُمْ	اِلَّا	مَآ	اَمَرْتَنِيْ	بِهٖٓ
میں نے نہیں کہا تھا	ان سے	مگر	وہ جو	تو نے حکم دیا تھا مجھے	اس کا

میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ

اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّيْ	وَ	رَبَّكُمْ	وَ
کہ تم عبادت کرو	اللہ(کی)	(جو)میرا رب	اور	تمہارا رب(ہے)	اور

کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور

(1) ..... علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ ادب ہے۔

www.dawateislami.net

كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

كُنْتُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا	مَّا دُمْتُ	فِيْهِمْ
میں رہا	ان (کے اعمال) پر	نگہبان	جب تک میں رہا	ان میں

میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا،

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

فَلَمَّا	تَوَفَّيْتَنِيْ (1)	كُنْتَ اَنْتَ	الرَّقِيْبَ	عَلَيْهِمْ
پھر جب	تو نے مجھے اٹھالیا	(تو) تو ہی تھا	نگہبان	ان کے اوپر

پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

وَ	اَنْتَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾	اِنْ	تُعَذِّبْهُمْ	فَاِنَّهُمْ
اور	تو	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	اگر	تو عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ

اور تو ہر شے پر گواہ ہے ○ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

عِبَادُكَ	وَ	اِنْ	تَغْفِرْ	لَهُمْ	فَاِنَّكَ	اَنْتَ
تیرے بندے (ہیں)	اور	اگر	تو مغفرت فرمادے	ان کی	تو بیشک تو	تو

تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾	قَالَ	اللّٰهُ	هٰذَا	يَوْمُ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	فرمایا	اللہ (نے)	یہ (ہے)	(وہ) دن

غلبے والا، حکمت والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع

1 ..... اس لفظ سے قادیانی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں، ان کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ لفظ "تَوَفّٰی" موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شے کو پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ موت کے بغیر ہو نیز جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفّٰی" موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے زمین پر تشریف لانے سے پہلے وفات پانا اِس سے ثابت نہ ہو سکے گا۔

www.dawateislami.net

يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ

يَنْفَعُ	الصّٰدِقِيْنَ	صِدْقُهُمْ (۱)	لَهُمْ	جَنّٰتٌ
نفع دے گا (اس میں)	سچ بولنے والوں (کو)	ان کا سچ	ان کے لئے	باغات (ہیں)

جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ
بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

اَبَدًا	رَضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ
ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بڑی کامیابی (ہے)	اللہ کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

بڑی کامیابی ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

وَ	مَا	فِيْهِنَّ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾
اور	جو کچھ	ان میں (ہے)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○

کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

ع ۱۵ ۲

(۱) ..... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں نفع دے گا۔

www.dawateislami.net

آیات:165 | رکوع:20

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے دلائل اور کافروں کا حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور

جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جَعَلَ	الظُّلُمٰتِ	وَ	النُّوْرَ	ثُمَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
بنایا، پیدا کیا	اندھیروں	اور	نور (کو)	پھر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝۱ هُوَ الَّذِيْ

بِرَبِّهِمْ (۱)	يَعْدِلُوْنَ ۝	هُوَ	الَّذِيْ
اپنے رب سے (یا) اپنے رب کے	وہ انحراف کرتے ہیں (یا) برابر ٹھہراتے ہیں	وہ (وہی ہے)	جس نے

اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ وہی ہے جس نے

(۱)..... مفسرین کے بیان کے مطابق لفظ "بِرَبِّهِمْ" کا تعلق "يَعْدِلُوْنَ" کے ساتھ ہے اور "يَعْدِلُوْنَ" کا ایک معنی عدول یعنی انحراف کرنا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب سے انحراف کرتے ہیں۔ دوسرا معنی تسویہ یعنی برابری ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ "بِرَبِّهِمْ" کا تعلق اس سے پہلے لفظ "كَفَرُوْا" کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ (اس سے) انحراف کرتے (یا، اس کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔

www.dawateislami.net

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى

خَلَقَكُمْ	مِّنْ طِيْنٍ	ثُمَّ	قَضٰى	اَجَلًا	وَ	اَجَلٌ مُّسَمًّى
پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر	فیصلہ فرمایا	ایک مدت (کا)	اور	ایک مدتِ مقررہ

تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ فرمایا اور ایک مقررہ

عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ اللّٰهُ

عِنْدَهٗ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تَمْتَرُوْنَ ۝۲	وَ	هُوَ	اللّٰهُ
اس کے پاس (ہے)	پھر	تم	شک کرتے ہو	اور	وہ (وہی)	اللہ (ہے)

مدت اسی کے پاس ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو ○ اور وہی اللہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ فِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ يَعْلَمُ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	فِي الْاَرْضِ (1)	يَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَ	جَهْرَكُمْ	وَ	يَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور	زمین میں	وہ جانتا ہے	تمہارا چھپا	اور	تمہارا ظاہر	اور	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں اور زمین میں (لائقِ عبادت) ہے۔ وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ

مَا	تَكْسِبُوْنَ ۝۳	وَ	مَا تَاْتِيْهِمْ	مِّنْ اٰيَةٍ	مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
جو	تم کام کرتے ہو	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے

تمہارے سب کام جانتا ہے ○ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ۝۴	فَقَدْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ (2)
مگر	وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا	حق کو

مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا

آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے

اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان

آیاتِ الٰہی سے متعلق کافروں کا کفر و عمل اور اس کا انجام

1 ..... اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمانوں اور زمینوں میں رہتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے اور ہر جگہ وہی معبودِ حقیقی اور ہر جگہ اسی کی سلطنت و حکومت ہے۔

2 ..... یہاں حق سے قرآن مجید کی آیات یا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات مراد ہیں۔

www.dawateislami.net

لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

لَمَّا	جَآءَهُمْ	فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵
جب	آیا ان کے پاس	تو عنقریب آنے والی ہیں ان کے پاس	(اس کی) خبریں جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

جب ان کے پاس آیا تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آنے والی ہیں جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ○

سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

اَلَمْ يَرَوْا	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ قَرْنٍ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا،

مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

مَّكَّنّٰهُمْ	فِي الْاَرْضِ	مَا	لَمْ نُمَكِّنْ	لَّكُمْ	وَ
ہم نے قوت وطاقت دی انہیں	زمین میں	وہ جو	قوت وطاقت نہ دی تھی	تمہیں	اور

انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت وطاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور

اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ

اَرْسَلْنَا	السَّمَآءَ	عَلَيْهِمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	جَعَلْنَا	الْاَنْهٰرَ	تَجْرِيْ
ہم نے بھیجی	بارش	ان کے اوپر	موسلا دھار	اور	ہم نے بنائیں	نہریں	بہتی تھیں

ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا

مِنْ تَحْتِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ (1)	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَنْشَاْنَا
ان کے نیچے	پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے پیدا کر دیں

نہریں بہا دیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور

(1) ..... اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیوی خوشحالی، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی کی علامت نہیں ورنہ قارون تو بہت بڑا مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوتا۔ یہاں سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی دنیوی ترقی، سائنسی مہارت، سہولیات کی کثرت، ایجادات کی بہتات، مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر انہیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور مسلمانوں کو مردود سمجھتے ہیں اور اخلاق و کردار میں مسلمانوں کو کفار کی تقلید کا مشورہ دیتے ہیں۔ کفار کی یہ دنیوی کامیابی مقبولیت کی نہیں بلکہ مہلت کی دلیل ہے۔

www.dawateislami.net

مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ (1)	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	كِتٰبًا
ان کے بعد	دوسری قومیں	اور	اگر	ہم نازل کر دیتے	تمہارے اوپر	کچھ لکھا ہوا

ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں ○ اور اگر ہم کاغذ میں کچھ لکھا ہوا آپ پر

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

فِيْ قِرْطَاسٍ	فَلَمَسُوْهُ	بِاَيْدِيْهِمْ	لَقَالَ	الَّذِيْنَ
کاغذ میں	پھر وہ چھو لیتے اسے	اپنے ہاتھوں سے	(تو بھی) ضرور کہتے	وہ لوگ جنہوں نے

اتار دیتے پھر یہ اسے چھو لیتے تب بھی

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ

كَفَرُوْٓا	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷	وَ	قَالُوْا	لَوْلَآ	اُنْزِلَ
کفر کیا	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتارا گیا

کافر کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا: ان پر آسمان سے

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ

عَلَيْهِ	مَلَكٌ	وَ	لَوْ	اَنْزَلْنَا	مَلَكًا	لَّقُضِيَ	الْاَمْرُ	ثُمَّ
اس پر	کوئی فرشتہ	اور	اگر	ہم اتارتے	کوئی فرشتہ	(تو) ضرور پورا کر دیا جاتا	کام	پھر

کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ کر دیا جاتا پھر

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸	وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ	مَلَكًا	لَّجَعَلْنٰهُ
انہیں مہلت نہ دی جاتی	اور	اگر	ہم بنا دیتے اس (نبی) کو	فرشتہ	(تو) ضرور بناتے اسے

انہیں مہلت نہ دی جاتی ○ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بنا دیتے تو بھی اسے

1 ..... اس آیت میں گزری ہوئی اُمتوں کا جو حال اور انجام بیان کیا گیا کہ وہ لوگ قوت، دولت اور مال و عیال کی کثرت کے باوجود کفر و سرکشی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے احکام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، اس میں بطور خاص کفار اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لئے عبرت اور نصیحت ہے، اس لئے سب کو چاہئے کہ اُن کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور کفر و سرکشی اور گناہوں کو چھوڑ کر ایمان، اطاعت، عبادت اور نیک کاموں میں مصروف ہو جائیں۔

www.dawateislami.net

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدِ

رَجُلًا	وَّ	لَلَبَسْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّا	يَلْبِسُوْنَ ۝۹	وَ	لَقَدِ
مرد	اور	ضرور شبہ ڈال دیتے	ان پر	جو (جس)	شبہ میں (اب) پڑے ہیں	اور	ضرور بیشک

مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جس میں اب پڑے ہیں ○ اور اے حبیب! بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ	سَخِرُوْا
مذاق کیا گیا	رسولوں کے ساتھ	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق کیا

تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا تو وہ جو ان میں سے (رسولوں کا) مذاق اڑاتے تھے

نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع قُلْ سِيْرُوْا

مِنْهُمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰	قُلْ	سِيْرُوْا (1)
ان (رسولوں) سے	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	سیر کرو

ان پر ان کا مذاق ہی اتر آیا ○ تم فرمادو: زمین میں

آسمانی اور زمینی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ

فِي الْاَرْضِ	ثُمَّ	انْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱	قُلْ	لِّمَنْ
زمین میں	پھر	تم دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	تم کہو	کس کا (ہے)

سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ تم فرماؤ کس کا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ

مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	قُلْ	لِّلّٰهِ	كَتَبَ	عَلٰى نَفْسِهٖ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	تم کہو	اللہ کا	اس نے لکھ لی	اپنے ذمۂ کرم پر

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ فرمادو: اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے ذمۂ کرم پر

(1) ..... عذاب والی جگہ کو دیکھ کر جو عبرت ملتی ہے وہ سننے سے بڑھ کر ہے کیونکہ خبر کے مقابلے میں مشاہداتی چیز کا اثر زیادہ ہوتا ہے، نیز جیسے عذاب کی جگہ دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحمت کی جگہ دیکھنے سے عبادت کی رغبت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں، وہاں جاکر دیکھنا بہت مفید ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا شوق پیدا ہو۔

www.dawateislami.net

الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

الرَّحْمَةَ[1]	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	لَا	رَيْبَ	فِيْهِ
رحمت	ضرور وہ جمع کرے گا تمہیں	کی طرف	قیامت کے دن	نہیں	کوئی شک	اس میں

رحمت لکھ لی ہے۔ بیشک وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں۔

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اَلَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور

وہ جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا ہوا ہے تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

لَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾

لَهٗ	مَا	سَكَنَ	فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾
اس (یعنی اللہ) کا (ہے)	جو کچھ	بستا ہے	رات اور دن میں	اور	وہ	سننے والا	علم والا

سب کچھ اسی کا ہے جو رات اور دن میں بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

قُلْ	اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَتَّخِذُ	وَلِيًّا	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ
تم کہو	کیا اللہ کے سوا	میں بنالوں	کوئی والی	(حالانکہ وہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا	اور

تم فرماؤ: کیا کسی اور کو اس اللہ کے سوا والی بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے؟ اور

هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ

هُوَ	يُطْعِمُ	وَ	لَا يُطْعَمُ	قُلْ	اِنِّيْٓ	اُمِرْتُ	اَنْ
وہ	کھلاتا ہے	اور	اسے کھلایا نہیں جاسکتا	تم کہو	بیشک مجھے	حکم دیا گیا ہے	کہ

وہ کھلاتا ہے اور وہ خود کھانے سے پاک ہے۔ تم فرماؤ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

[1] ..... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ خلافی کرنا اور معاذ اللہ جھوٹ بولنا محال ہے۔ اس نے رحمت کا وعدہ فرمالیا اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دُنیوی، اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اسی رحمت فرمانے میں داخل ہے، یونہی کفار کو مہلت دینا اور سزا دینے میں جلدی نہ فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے کیونکہ اس سے انہیں توبہ اور رجوع کا موقع ملتا ہے۔

www.dawateislami.net

اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَسْلَمَ	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ
ہو جاؤں	سب سے پہلا	جس نے	فرمانبرداری کے لئے گردن جھکائی	اور	تم ہرگز نہ ہونا

میں سب سے پہلے فرمانبرداری کے لئے گردن جھکاؤں اور تو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾	قُلْ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ
شرک کرنے والوں میں سے	تم کہو	بیشک میں	مجھے خوف ہے	اگر	میں نے نافرمانی کی

ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ تم فرماؤ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ

رَبِّيْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾	مَنْ	يُّصْرَفْ (1)	عَنْهُ	يَوْمَىِٕذٍ
اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (کا)	وہ شخص (کہ)	(عذاب) پھیر دیا گیا	اس سے	اس دن

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ اس دن جس سے عذاب پھیر دیا گیا

فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ

فَقَدْ	رَحِمَهٗ	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾	وَ	اِنْ
تو بیشک	اللہ نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	اگر

تو ضرور اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے ○ اور اگر

يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ

يَّمْسَسْكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗٓ	اِلَّا	هُوَ	وَ	اِنْ
پہنچائے تمہیں	اللہ	کوئی برائی	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی	اور	اگر

اللہ تجھے کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس برائی کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر

(1) ..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ جس سے قیامت کے دن عذاب پھیر دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن عذاب سے بچنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہو گا۔ صرف اپنے نیک اعمال نجات کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہ اس کا ظاہری سبب ہیں جبکہ حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی

www.dawateislami.net

يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

يَّمْسَسْكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ
وہ پہنچائے تمہیں	بھلائی	تو وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	وہ	غالب

اللہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور وہی اپنے بندوں پر

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

فَوْقَ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾	قُلْ	اَيُّ شَيْءٍ	اَكْبَرُ
اپنے بندوں پر	اور	وہ	حکمت والا	خبردار (ہے)	تم کہو	کون سی شے	زیادہ بڑی

غالب ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے ○ تم فرماؤ: سب سے بڑی گواہی

شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَ

شَهَادَةً	قُلِ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌۢ (1)	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ
گواہی (میں)	تم کہو	اللہ	گواہ (ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	اور

کس کی ہے؟ فرمادو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور

اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ

اُوْحِيَ	اِلَيَّ	هٰذَا	الْقُرْاٰنُ	لِاُنْذِرَكُمْ	بِهٖ	وَ
وحی کیا گیا	میری طرف	یہ	قرآن	تاکہ میں ڈراؤں تمہیں	اس کے ذریعے	اور

میری طرف اِس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور

مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

مَنْۢ	بَلَغَ	اَئِنَّكُمْ	لَتَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	مَعَ اللّٰهِ
(اسے ڈراؤں) جسے	وہ (قرآن) پہنچے	کیا بیشک تم	ضرور گواہی دیتے ہو	کہ	اللہ کے ساتھ

جن کو یہ پہنچے انہیں ڈراؤں۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی

نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد

جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار

1 ..... اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقانیت کی گواہی کئی طرح دی: (1) اپنے خاص بندوں سے گواہی دلوادی۔ (2) آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو کلام اتارا، اس میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ (3) آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ یہ سب رب تعالیٰ کی گواہیاں ہیں۔

www.dawateislami.net

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اٰلِهَةً اُخْرٰى	قُلْ	لَّاۤ اَشْهَدُ[1]	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
دوسرے معبود (بھی ہیں)	تم کہو	میں (یہ) گواہی نہیں دیتا	تم کہو	صرف	وہ	ایک معبود

دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ

وَّ	اِنَّنِیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِیْنَ
اور	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	وہ لوگ جو

اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ وہ لوگ

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ

اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا	یَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اس (نبی) کو	جیسے	پہچانتے ہیں	اپنے بیٹوں (کو)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَمَنْ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون

(لیکن) جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ

اَظْلَمُ[2]	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰیٰتِهٖ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	اس کی آیتوں کو

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال

اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے

وقف لازم

وقف لازم

ع ۲۰

1 .....اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ و دین سے بیزاری کا اظہار بھی کرنا چاہئے بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام بے دینوں سے دور اور کفر و شرک و گناہ سے بیزار رہے اور اپنی صورت، سیرت، رفتار و گفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ 2 .....اس وعید میں کفار و مشرکین کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں یا کسی بھی ذریعے سے کفریات سیکھ کر بولنے یا خوشی سے سننے والے بھی داخل ہیں کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے خلاف چیزیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس میں وہ اسکالرز، دانشور اور مفکر بھی شامل ہیں جو دیدہ دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں یا نااہل ہوتے =

www.dawateislami.net

قیامت میں مشرکوں سے ان کے شرکیوں کے بارے میں سوال

کفار مشرکین کا بارگاہِ الٰہی میں جھوٹ

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا

اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	یَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ	جَمِیْعًا
بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	ظلم کرنے والے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے انہیں	سب (کو)

بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ○ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

ثُمَّ	نَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَیْنَ	شُرَكَآؤُكُمُ
پھر	فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	شریک ٹھہرائے	کہاں (ہیں)	تمہارے شریک

پھر مشرکوں سے کہیں گے، تمہارے وہ شریک کہاں ہیں

الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

الَّذِیْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فِتْنَتُهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ
وہ جنہیں	تم (اللہ کا شریک) گمان کرتے تھے	پھر	نہ ہوگی	ان کی معذرت	مگر	یہ کہ

جنہیں تم (خدا کا شریک) گمان کرتے تھے؟ ○ پھر ان کی اس کے سوا کوئی معذرت نہ ہوگی کہ

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

قَالُوْا	وَاللّٰهِ رَبِّنَا	مَا كُنَّا	مُشْرِكِیْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	اُنْظُرْ	كَیْفَ
وہ کہیں گے	ہمارے رب اللہ کی قسم	ہم نہیں تھے	شرک کرنے والے	تم دیکھو	کیسا

کہیں گے، ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ○ اے حبیب! دیکھو

كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

كَذَبُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا
انہوں نے جھوٹ بولا	اپنی جانوں پر	اور	غائب ہوگئیں	ان سے	(وہ باتیں) جن کا

اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا؟ اور ان سے غائب ہوگئیں وہ باتیں جن کا

=ہوئے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بارہا جھوٹ باندھتے ہیں۔

1 ..... مشرکین شروع میں تو اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار کریں گے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے کہ ہمیں تو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا تھا۔

www.dawateislami.net

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	وَ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	اور

یہ بہتان باندھتے تھے ○ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا کر سنتا ہے اور

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ	يَّفْقَهُوْهُ	وَ
ہم نے کر دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور

ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں اور

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

فِيْٓ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا
ان کے کانوں میں	بوجھ (ڈال دیا)	اور	اگر	وہ دیکھ (بھی) لیں	ہر نشانی	(تو) ایمان نہ لائیں گے

ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے اور اگر ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے

بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

بِهَا	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءُوْكَ	يُجَادِلُوْنَكَ	يَقُوْلُ
اس پر	یہاں تک کہ	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جھگڑتے ہیں تم سے	کہتے ہیں

حتی کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ (۱)	وَ	هُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں	اور	وہ

تو کافر کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اور وہ

(۱) ..... کفارِ مکہ، قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی داستانیں اس لئے کہتے تھے کہ جیسے وہ داستانیں مثلاً رستم و اسفندیار وغیرہ کی کہانیاں جھوٹی، مبالغہ آرائیوں پر مشتمل اور محض وقت گزاری کا فائدہ دینے والی ہیں اسی طرح معاذاللہ قرآن مجید کا معاملہ ہے، اس پر ان کفار کا رَد ہے کہ یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن کے واقعات قطعاً سچے ہیں، قرآن کی خبریں حقیقی ہیں، قرآن کا موت کے بعد زندگی کا بیان کرنا قطعی، حتمی اور یقینی ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات عظیم حکمتوں اور کثیر فوائد پر مشتمل ہیں۔

www.dawateislami.net

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	يَنْـَٔوْنَ	عَنْهُ	وَ	اِنْ
(دوسروں کو) روکتے ہیں	اس (قرآن) سے	اور	(خود) دور بھاگتے ہیں	اس سے	اور	نہیں

(دوسروں کو) اس سے روکتے اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں اور

يُّهْلِكُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ

يُّهْلِكُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ
وہ ہلاک کرتے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اگر	تم دیکھو	جب

وہ اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور اگر آپ دیکھیں جب

وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

وُقِفُوْا	عَلَى النَّارِ	فَقَالُوْا	يٰلَيْتَنَا	نُرَدُّ	وَ	لَا نُكَذِّبَ
انہیں کھڑا کیا جائے گا	آگ پر	تو کہیں گے	اے کاش	ہمیں لوٹا دیا جائے	اور	ہم نہ جھٹلائیں

انہیں آگ پر کھڑا کیا جائے گا پھر یہ کہیں گے اے کاش کہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے اور ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾	بَلْ	بَدَا (1)
اپنے رب کی آیتوں کو	اور	ہم ہوں جائیں	ایمان والوں میں سے	بلکہ	ظاہر ہو گیا

اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں ○ بلکہ پہلے جو

لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا

لَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُخْفُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَوْ	رُدُّوْا
ان کے لئے	جو	وہ چھپاتے تھے	(اس) سے پہلے	اور	اگر	انہیں لوٹا دیا جائے

یہ چھپا رہے تھے وہ ان پر کھل گیا ہے اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے

(1) ..... جب کافروں کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کافر اگرچہ دنیا میں لوٹائے جانے کی تمنا اور ایمان لانے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن یہ اپنی بات میں سچے نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ روزِ قیامت پہلے جو یہ اپنا مشرک ہونا چھپا رہے تھے وہ ان پر (انجام اور بطلان کے ساتھ) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر بالفرض دوبارہ بھی انہیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ ضرور اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔

بروزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا

کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا جھوٹی ہے

www.dawateislami.net

لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ

لَعَادُوْا	لِمَا	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ	اِنَّهُمْ
ضرور وہ دوبارہ کریں گے	(اسی عمل) کو جو	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور	بیشک وہ

تو پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هِیَ	اِلَّا	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا
ضرور جھوٹ بولنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (یعنی زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے کہا تھا کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی ہے

وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا

وَ	مَا نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِیْنَ ﴿۲۹﴾ (۱)	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	وُقِفُوْا
اور	ہم نہیں	اٹھائے جانے والے	اور	اگر	تم دیکھو	جب	انہیں کھڑا کیا جائے گا

اور ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا ○ اور اگر تم دیکھو جب انہیں ان کے رب کی بارگاہ میں

عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

عَلٰى رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَیْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ	قَالُوْا
ان کے رب کے حضور	(تو) وہ فرمائے گا	کیا نہیں	یہ (اٹھانا اور حساب)	حق	وہ کہیں گے

کھڑا کیا جائے گا تو وہ فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں؟ تو کہیں گے:

بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا
کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	فرمائے گا	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو

کیوں نہیں، ہمیں اپنے رب کی قسم۔ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے بدلے میں

(1) ..... کافروں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی اٹھایا نہیں جائے گا اور اسی اعتقاد کی بنا پر ان کی زندگیاں غفلت کا شکار تھیں اور لیکن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے کہ ان کا تو قطعی عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اعمال کا جواب دینا پڑے گا لیکن اس کے باوجود وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نوٹ: دہریوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندگی ہے نہ کچھ اور اس آیت میں ان کے عقیدے کا بھی رد ہے۔

منکرین قیامت کا ایک مقولہ

بارگاہِ الٰہی میں پیش کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار

www.dawateislami.net

منکرین قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ عَ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾	قَدْ	خَسِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
تم کفر کرتے تھے	بیشک	نقصان اٹھایا	ان لوگوں نے جنہوں نے	جھٹلایا

عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

بِلِقَآءِ اللّٰهِ	حَتّٰى	اِذَا	جَآءَتْهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	قَالُوْا
اللہ سے ملنے کو	یہاں تک کہ	جب	آئے گی ان کے پاس	قیامت	اچانک	(تو) کہیں گے

جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے:

يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ

يٰحَسْرَتَنَا	عَلٰى مَا	فَرَّطْنَا	فِيْهَا	وَ	هُمْ	يَحْمِلُوْنَ
ہائے افسوس	(اس) پر جو	ہم نے کوتاہی کی	اس (قیامت کو ماننے) میں	اور	وہ	اٹھائیں گے

ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے

اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾

اَوْزَارَهُمْ (1)	عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾
اپنے (گناہوں کے) بھاری بوجھ	اپنی پشتوں پر	سن لو	کتنا برا ہے	جو	وہ بوجھ اٹھائیں گے

بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبردار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ○

دنیا کی زندگی اور آخرت کی حقیقت

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ (2)	اِلَّا	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	ضرور آخرت کا گھر	بہتر (ہے)

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر

1 ..... اس آیت میں قیامت کے دن کافر کا حال بیان کیا گیا ہے اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی خسارے کا سبب بن سکتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو برے اعمال سے بچتے اور نیک اعمال میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ اُخروی خسارے سے بچ سکیں۔

2 ..... دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں گزر جائے اور جو زندگی آخرت کے لئے توشہ جمع کرنے میں صرف ہو، وہ دنیا میں زندگی تو ہے مگر دنیا کی زندگی نہیں لہٰذا انبیاء و صالحین کی زندگی دنیا کی نہیں بلکہ دین کی ہے، غرضیکہ غافل اور عاقل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

www.dawateislami.net

لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

لِلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾	قَدْ	نَعْلَمُ	اِنَّهٗ
ان لوگوں کے لئے جو	ڈرتے ہیں	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بیشک	ہم جانتے ہیں	(کہ) بیشک

ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○ ہم جانتے ہیں کہ

لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ

لَیَحْزُنُكَ	الَّذِیْ	یَقُوْلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	لَا یُكَذِّبُوْنَكَ	وَ
ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تمہیں	جو (باتیں)	وہ کہتے ہیں	پس بیشک وہ	نہیں جھٹلاتے تمہیں	اور

ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے

لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ

لٰكِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (1)	یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	كُذِّبَتْ
لیکن	ظالم	اللہ کی آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	اور	ضرور بیشک	جھٹلائے گئے

بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ

رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَصَبَرُوْا (2)	عَلٰى	مَا	كُذِّبُوْا	وَ
رسول	تم سے پہلے	تو انہوں نے صبر کیا	(اس) پر	کہ	انہیں جھٹلایا گیا	اور

رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر

اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ

اُوْذُوْا	حَتّٰى	اَتٰىهُمْ	نَصْرُنَا	وَ	لَا	مُبَدِّلَ
انہیں تکلیف دی گئی	یہاں تک کہ	آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	اور	نہیں	کوئی بدلنے والا

صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور کوئی اللہ کی باتوں کو

1 ..... اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے انکار سے مراد قرآن مجید کا انکار کرنا ہے اور اس آیت کے ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ "اے حبیب اکرم! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھٹلانا ہے۔

2 ..... اس آیت میں مبلغین کیلئے بھی تسلی ہے کہ اگر انہیں راہِ تبلیغ میں مشقتیں پیش آئیں تو وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کر کے صبر اختیار کریں۔

www.dawateislami.net

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	وَ	لَقَدْ	جَآءَكَ	مِنْ	نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اللہ کے کلمات کو	اور	ضرور بیشک	آگئیں تمہارے پاس	سے	رسولوں کی خبریں	اور

بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آچکی ہیں ○ اور

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

اِنْ	كَانَ كَبُرَ (1)	عَلَیْكَ	اِعْرَاضُهُمْ	فَاِنِ	اسْتَطَعْتَ	اَنْ
اگر	بڑا شاق گزرا ہے	تمہارے اوپر	ان کا منہ پھیرنا	تو اگر	تمہیں طاقت ہو	کہ

اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے

تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ

تَبْتَغِیَ	نَفَقًا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	سُلَّمًا	فِی السَّمَآءِ	فَتَاْتِیَهُمْ
تلاش کرلو	کوئی سرنگ	زمین میں	یا	سیڑھی	آسمان میں	پھر آؤ ان کے پاس

تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرکے ان کے پاس

بِاٰیَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی

بِاٰیَةٍ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَمَعَهُمْ	عَلَی الْهُدٰی
کسی نشانی کے ساتھ	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور اکٹھا کر دیتا انہیں	ہدایت پر

کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؘ

فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّمَا	یَسْتَجِیْبُ (2)	الَّذِیْنَ	یَسْمَعُوْنَ
پس تم ہرگز نہ ہونا	بے خبروں میں سے	صرف	قبول کرتے ہیں	وہ لوگ جو	سنتے ہیں

تو اے سننے والے! ہرگز بے خبر نہ بن ○ صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں

1 ..... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں اور جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت شاق رہتی تھی۔ اس پر یہاں سمجھایا گیا کہ نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی اپنی تکوینی حکمتیں ہیں جن میں ایک بڑی تعداد کا ایمان نہ لانا بھی داخل ہے لہٰذا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشیتِ الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کئے رہیں۔

2 ..... وعظ و نصیحت کا اثر بھی تبھی ہوتا ہے جب آدمی ماننے اور عمل کرنے کے جذبے کے ساتھ توجہ کے ساتھ سنے ورنہ بے توجہی سے سننے کا نتیجہ عام طور پر =

www.dawateislami.net

وَقْف منزل
عند البعض على يسمعون

وَ الْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَ	الْمَوْتٰى	يَبْعَثُهُمُ	اللّٰهُ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾
اور	(ان دل کے) مردوں (کو)	اٹھائے گا انہیں	اللہ	پھر	اس کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا

اور اللہ ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا پھر اس کی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○

کفار کے کئی خاص نشانیوں کا مطالبہ

وَ قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

وَ	قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے

اور کہا: ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّ لٰكِنَّ

قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اٰيَةً	وَّ	لٰكِنَّ
تم کہو	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	وہ اتار دے	کوئی نشانی	اور	لیکن

تم فرمادو کہ بیشک اللہ کسی نشانی کے اتارنے پر قادر ہے لیکن

حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَ لَا

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ	وَ	لَا
ان میں سے اکثر	علم نہیں رکھتے	اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ

اکثر لوگ بے علم ہیں ○ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی

طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	بِجَنَاحَيْهِ	اِلَّاۤ	اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (1)
کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

= کچھ بھی برآمد نہیں ہوتا۔

1 ..... یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نر مادہ کا امتیاز رکھنے =

www.dawateislami.net

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

مَا فَرَّطْنَا	فِی الْكِتٰبِ (۱)	مِنْ شَیْءٍ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ
ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی	کتاب میں	کسی چیز سے	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی

یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ

یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	صُمٌّ	وَّ
انہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہرے	اور

اٹھائے جائیں گے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے اور

بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ یَّشَاْ

بُكْمٌ	فِی الظُّلُمٰتِ	مَنْ	یَّشَاِ اللّٰهُ	یُضْلِلْهُ	وَ	مَنْ	یَّشَاْ
گونگے	اندھیروں میں (ہیں)	جسے	چاہے اللہ	گمراہ کردے اسے	اور	جسے	چاہے

گونگے ہیں، اندھیروں میں (ہیں۔) اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے

یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ

یَجْعَلْهُ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ
ڈال دے اسے	سیدھے راستے پر	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر

سیدھے راستہ پر ڈال دے ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ کہ اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ

اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	اَوْ	اَتَتْكُمُ	السَّاعَةُ	اَغَیْرَ اللّٰهِ
آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	یا	آئے تمہارے پاس	قیامت	کیا اللہ کے غیر کو

تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا

= میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اُٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

1 ..... کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوحِ محفوظ اور آیت کا معنی یہ ہے کہ جملہ علوم اور تمام "مَاكَانَ وَمَایَكُوْنُ" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے۔ اس سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں اور یہ کتابیں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں

آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں

گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

مصیبت، عذاب اور قیامت آنے پر مشرکوں کا اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا

www.dawateislami.net

تَدْعُوْنَ ج اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

تَدْعُوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾	بَلْ	اِيَّاهُ	تَدْعُوْنَ	فَيَكْشِفُ
تم پکارو گے	اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	اسی (اللہ) کو	تم پکارو گے	تو دور کر دے

کسی اور کو پکارو گے ؟ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ تم اسی (اللہ) کو پکارو گے تو اگر اللہ چاہے

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

مَا	تَدْعُوْنَ	اِلَيْهِ	اِنْ	شَآءَ	وَ	تَنْسَوْنَ	مَا
وہ (مصیبت) جو	تم پکارتے ہو	اس کی طرف	اگر	وہ چاہے	اور	تم بھول جاؤ گے	(ان کو) جنہیں

تو وہ مصیبت ہٹا دے جس کی طرف تم اسے پکارو گے اور تم شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَآ	اِلٰٓى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	امتوں کی طرف	تم سے پہلے

بھول جاؤ گے ○ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (۱)	فَلَوْلَآ
تو ہم نے گرفتار کر دیا ان (امتوں) کو	سختی اور تکلیف میں	تاکہ وہ	گڑگڑائیں	تو کیوں نہ ہوا

تو انہیں سختی اور تکلیف میں گرفتار کر دیا تاکہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَا	تَضَرَّعُوْا	وَ	لٰكِنْ	قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ
جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	(تو) وہ گڑگڑاتے	اور	لیکن	سخت ہو گئے	ان کے دل

کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دل سخت ہو گئے تھے

مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور کچھ لوگوں کا طرزِ عمل

(۱) ..... دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں بعض اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بن جاتی ہیں کہ بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرتی اور صالحین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ”مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، ۴/ ۳، الحدیث: ۵۶۴۱)

www.dawateislami.net

وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا

وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیْطٰنُ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	فَلَمَّا
اور	آراستہ کر دیا	ان کے لئے	شیطان (نے)	(اسے) جو	وہ عمل کرتے تھے	پھر جب

اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے تھے ○ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ

نَسُوْا	مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖ	فَتَحْنَا[1]	عَلَیْهِمْ
انہوں نے بھلا دیا	(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے کھول دیئے	ان کے اوپر

انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ	حَتّٰى	اِذَا	فَرِحُوْا[2]	بِمَا	اُوْتُوْۤا
ہر چیز کے دروازے	یہاں تک کہ	جب	وہ خوش ہو گئے	(اس) پر جو	انہیں دیا گیا

ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ

اَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَقُطِعَ
(تو) ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	پس اب	وہ	مایوسی میں پڑے ہوئے (ہیں)	پس کاٹ دی گئی

تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں ○ پس ظالموں کی

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْاؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

دَابِرُ الْقَوْمِ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	وَالْحَمْدُ	لِلّٰهِ
قوم کی جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	اور تمام خوبیاں	اللہ کے لئے

جڑ کاٹ دی گئی اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے

ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت

[1] ..... کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا در اصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے اور عموماً اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ اس سے ان نام نہاد دانشوروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے جو کافروں کی ترقی دیکھ کر اسلام سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی معیشت کا رونا روتے ہوئے انہیں کفار کی اندھی تقلید کا درس دیتے ہیں اور اسلامی شرم و حیا اور تجارت کے شرعی قوانین کو لات مارنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ [2] ..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شیخی کے طور پر ہو=

www.dawateislami.net

توحید الٰہی کا بیان

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	سَمْعَكُمْ	وَ
(جو) تمام جہانوں کو پالنے والا (ہے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	لے لے	اللہ	تمہارے کان	اور

جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ○ تم فرماؤ، (اے لوگو!) بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان اور

اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ

اَبْصَارَكُمْ	وَ	خَتَمَ	عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
تمہاری آنکھیں	اور	مہر لگا دے	تمہارے دلوں پر	(تو) اللہ کے سوا کون معبود (ہے)

تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ	اُنْظُرْ	كَیْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰیٰتِ	ثُمَّ	هُمْ
(جو) لادے تمہیں یہ چیزیں	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	نشانیاں	پھر	وہ

جو تمہیں یہ چیزیں لادے گا؟ دیکھو ہم کیسے بار بار نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر (بھی) یہ لوگ

کافروں کی خدا سے الٰہی سے تباہی و بربادی

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ
وہ منہ پھیرتے ہیں	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	اچانک	یا

منہ پھیرتے ہیں ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ اگر تم پر اچانک یا

رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں

جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ

جَهْرَةً (۱)	هَلْ	یُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ
کھلم کھلا	کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کی جائے گی	مگر	ظلم کرنے والی قوم	اور	ہم نہیں بھیجتے

کھلم کھلا اللہ کا عذاب آجائے تو ظالموں کے سوا کون تباہ کیا جائے گا؟ ○ اور ہم رسولوں کو

= توبرا ہے اور طریقہ کفار ہے جبکہ اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکم الٰہی ہے۔

(۱) ..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: (۱) اچانک آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جو پیشگی علامتوں کے بغیر آتا ہے اور اس کے ذریعے کفار کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ (۲) کھلم کھلا آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جس کے آنے سے پہلے اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تاکہ لوگ اگر اس عذاب سے بچنا چاہیں تو اپنے کفر اور سرکشی سے توبہ کر کے بچ سکتے ہیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ

الْمُرْسَلِيْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِيْنَ	وَ	مُنْذِرِيْنَ	فَمَنْ
رسولوں (کو)	مگر	(یوں کہ وہ) خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (ہوتے ہیں)	تو جو

اسی حال میں بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے ہوتے ہیں تو جو

اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

اٰمَنَ	وَ	اَصْلَحَ(1)	فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
ایمان لائے	اور	اصلاح کرلے	تو ان پر کوئی خوف نہیں	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور

ایمان لائیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	يَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا
وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	پہنچے گا انہیں	عذاب	(اس کے) سبب جو

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہیں ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ

كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	لَّاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِيْ
وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے	تم کہو	میں نہیں کہتا	تم سے	(کہ) میرے پاس

عذاب پہنچے گا ○ (اے حبیب!) تم فرمادو: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس

خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

خَزَآئِنُ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ(2)	الْغَيْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	نہ میں کہتا ہوں	تم سے

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں

کفار کے چند سوالات کا جواب

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، ایمان لانے کے بعد خود کو نیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں احمقوں کی دنیا کے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں حقیقی صاحبِ ایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔ 2 ..... اس آیت سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی علم کی نفی ہے، علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہوسکتی کیونکہ اس صورت میں آیتوں میں تعارض کا قائل ہونا پڑے گا جبکہ قرآن کی آیتوں میں تضاد نہیں ہوسکتا۔

www.dawateislami.net

اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى

اِنِّیْ	مَلَكٌ	اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	یُوْحٰۤى
کہ میں	فرشتہ (ہوں)	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے

کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کا پیروکار ہوں جو میری طرف آتی ہے۔

اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۠ ﴿۵۰﴾

اِلَیَّ	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی	الْاَعْمٰى	وَ	الْبَصِیْرُ	اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾
میری طرف	تم کہو	کیا	برابر ہو سکتا ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	تو کیا تم غور نہیں کرتے

تم فرماؤ، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ ○

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تبلیغ کا حکم

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا

وَ	اَنْذِرْ	بِهٖ	الَّذِیْنَ	یَخَافُوْنَ	اَنْ	یُّحْشَرُوْۤا
اور	ڈراؤ	اس (قرآن) سے	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	کہ	انہیں اٹھایا جائے گا

اور اس قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں

اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّ

اِلٰى رَبِّهِمْ	لَیْسَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	وَلِیٌّ	وَّ
ان کے رب کی طرف	(یوں کہ) نہ ہو گا	ان کا	اس (اللہ) کے علاوہ	کوئی حمایتی	اور

ان کے رب کی طرف یوں اٹھایا جائے گا کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو گا اور

مخلص غریب صحابہ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم

لَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَا تَطْرُدِ

لَا	شَفِیْعٌ (۱)	لَّعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَا تَطْرُدِ
نہ	کوئی سفارش کرنے والا	(انہیں ڈراؤ) تاکہ وہ	وہ پرہیز گار ہو جائیں	اور	تم دور نہ کرو

نہ کوئی سفارشی۔ (انہیں اس) امید پر (ڈراؤ) کہ یہ پرہیز گار ہو جائیں ○ اور ان لوگوں کو

(۱) ..... قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں کوئی کسی کا حمایتی اور سفارشی نہ ہو گا ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت سے حمایتی و سفارشی ہوں گے جیسے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء، علماء اور حجاج کرام وغیرہا، یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن اور اس کی اجازت سے لوگوں کی حمایت اور سفارش کریں گے اور اس کی مختلف صورتیں ہوں گی جیسے ایک شفاعت محبت کی وجہ سے، ایک وجاہت کے سبب اور ایک اذن کی بنا پر ہو گی۔

www.dawateislami.net

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ	يُرِيْدُوْنَ
ان لوگوں کو جو	پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	صبح اور شام میں	وہ چاہتے ہیں

دور نہ کرو جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا

وَجْهَهٗ	مَا عَلَيْكَ	مِنْ حِسَابِهِمْ	مِّنْ شَيْءٍ	وَّ	مَا
اس کی رضا	تمہارے اوپر نہیں	ان کے حساب سے	کوئی چیز	اور	نہ

پکارتے ہیں۔ آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور

مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ

مِنْ حِسَابِكَ	عَلَيْهِمْ	مِّنْ شَيْءٍ	فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُوْنَ
تمہارے حساب سے	ان کے اوپر	کوئی چیز (ہے)	پھر تم دور کرو انہیں	تو ہو جاؤ گے تم

ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر آپ انہیں دور کریں تو یہ کام

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	فَتَنَّا[1]	بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
ناانصافی کرنے والوں سے	اور	اسی طرح	ہم نے آزمائش کی	ان کے بعض کی بعض کے ذریعے

انصاف سے بعید ہے ○ اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی

لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ

لِّيَقُوْلُوْٓا	اَهٰٓؤُلَآءِ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مِّنْۢ بَيْنِنَا
تاکہ وہ کہیں	کیا یہ لوگ (ہیں)	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان کے اوپر	ہمارے درمیان میں سے

کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟

غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے

[1] ..... ان آیات سے بہت سے مذہبی لوگوں اور خود امیروں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی یہ رجحان موجود ہے کہ امیر کی تعظیم کی جاتی اور غریب کو نگاہ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ غریب کی دل شکنی کی جاتی اور امیر کے آگے بچھا بچھا جاتا ہے، خود امیروں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذرا ہٹ کر ڈیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے، ہمارے آنے پر مولوی آدمی ساری مصروفیت چھوڑ کر پیچھے پیچھے پھرے۔ غریب آدمی پاس بیٹھ جائے تو امیر اپنے سٹیٹس کے خلاف سمجھتا ہے، اُسے غریب کے کپڑوں سے بُو آتی، غریب کا پاس بیٹھنا اُس کی طبیعت خراب کر دیتا اور غریب سے ہاتھ ملانا اُس امیر =

www.dawateislami.net

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ

اَلَیْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ	بِالشّٰكِرِیْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	اِذَا	جَآءَكَ
کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا	شکر کرنے والوں کو	اور	جب	آئیں تمہارے پاس

کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟ ○ اور جب آپ کی بارگاہ میں

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ كَتَبَ

اَلَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ (1)	كَتَبَ
وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	تو تم کہو	تم پر سلام	لکھ دی

وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: ”تم پر سلام“

رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا

رَبُّكُمْ	عَلٰى نَفْسِهِ	الرَّحْمَةَ	اَنَّهٗ	مَنْ	عَمِلَ	مِنْكُمْ	سُوْٓءًا
تمہارے رب (نے)	اپنے ذمہ کرم پر	رحمت	کہ	جو	کرلے	تم میں سے	کوئی برائی

تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ

بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاَنَّهٗ	غَفُوْرٌ
نادانی سے	پھر	توبہ کرلے	اس کے بعد سے	اور	اصلاح کرلے	تو بیشک وہ	بخشنے والا

کرلے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لِتَسْتَبِیْنَ

رَّحِیْمٌ ﴿۵۴﴾	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لِتَسْتَبِیْنَ (2)
مہربان	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ واضح ہو جائے

مہربان ہے ○ اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

= کے ہاتھ پر جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ الغرض یہ سب باتیں غرور و تکبر کی ہیں، ان سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

1 ..... نیک مسلمانوں کا احترام اور ان کی تعظیم کرنی چاہئے اور ہر ایسی بات سے بچنا چاہئے جو ان کی ناراضی کا سبب بنے کیونکہ انہیں ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ فلاح و کامیابی کے راستے پر چلے اور وہاں تک پہنچے جہاں نیک لوگ پہنچے اور اس کا سب سے بہترین راستہ فوری طور پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کرنا ہے۔

اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الٰہی کا خوبصورت بیان

آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت

www.dawateislami.net

شرک اور خواہش نفس کی پیروی سے ممانعت

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾	قُلْ	اِنِّيْ	نُهِيْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ
مجرموں کا راستہ	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں

واضح ہو جائے ○ تم فرماؤ: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ

الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قُلْ	لَّاۤ اَتَّبِعُ
جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	تم کہو	میں پیروی نہیں کرتا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ تم فرماؤ، میں تمہاری خواہشوں پر

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

اَهْوَآءَكُمْ	قَدْ	ضَلَلْتُ	اِذًا	وَّ	مَاۤ اَنَا
تمہاری خواہشات (کی)	تحقیق	میں بھٹک جاتا	اس وقت	اور	میں نہ (ہوتا)

نہیں چلتا۔ (اگر یوں ہوتا) تو میں بھٹک جاتا اور ہدایت یافتہ لوگوں

نزول عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾	قُلْ	اِنِّيْ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ
ہدایت یافتہ لوگوں سے	تم کہو	بیشک میں	روشن دلیل پر (ہوں)	اپنے رب کی طرف سے	اور

سے نہ ہوتا ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

كَذَّبْتُمْ	بِهٖ	مَا عِنْدِيْ[1]	مَا	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ
تم نے جھٹلایا ہے	اس کو	نہیں ہے میرے پاس	وہ (عذاب) جو	تم جلدی مچا رہے ہو	اس کی

تم نے اسے جھٹلایا ہے۔ جس (عذاب کے آنے) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ میرے پاس نہیں،

1 ..... کفار مذاق اڑانے کیلئے رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ یہ سوال کرنا نہایت غلط ہے کیونکہ عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، کسی اور کا نہیں۔ ہاں اگر سرکار دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کیلئے دعا کر دیں تو بات جدا ہے جیسے نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ہی قوم پر طوفان آیا تھا۔

www.dawateislami.net

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ

اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	يَقُصُّ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ
نہیں حکم	مگر	اللہ کا	وہ بیان فرماتا ہے	حق	اور	وہ

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہ

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾	قُلْ	لَّوْ	اَنَّ	عِنْدِيْ	مَا
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	تم کہو	اگر	بیشک	میرے پاس (ہوتا)	وہ (عذاب) جو

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ اگر وہ (عذاب) میرے پاس ہوتا

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ

تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ	لَقُضِيَ	الْاَمْرُ	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
تم جلدی مچا رہے ہو	اس کی	(تو) ضرور پورا ہو جاتا	کام	میرے اور تمہارے درمیان

جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ختم ہو چکا ہوتا

علم الٰہی کی وسعت

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	عِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ظلم کرنے والوں کو	اور	اس کے پاس (ہیں)	غیب کی چابیاں

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَ

لَا يَعْلَمُهَآ	اِلَّا	هُوَ[1]	وَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ
نہیں جانتا انہیں	مگر	وہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	خشکی اور تری میں (ہے)	اور

ان کو صرف وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

[1] ..... غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔ نیز یہ آیت کریمہ اس بات کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بعض چیزوں کا علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

www.dawateislami.net

مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ

مَا تَسْقُطُ	مِنْ وَّرَقَةٍ	اِلَّا	يَعْلَمُهَا	وَ	لَا	حَبَّةٍ
نہیں گرتا	کوئی پتہ	مگر	وہ جانتا ہے اسے	اور	نہ	کوئی دانہ (ہے)

کوئی پتہ نہیں گرتا اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا

فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ	وَ	لَا	رَطْبٍ	وَّ	لَا	يَابِسٍ	اِلَّا
زمین کی تاریکیوں میں	اور	نہیں	کوئی تر چیز	اور	نہ	کوئی خشک چیز	مگر

کوئی دانہ ہے مگر وہ ان سب کو جانتا ہے۔ اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يَتَوَفّٰىكُمْ
(اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جو	قبض کر لیتا ہے تمہیں (تمہاری روحوں کو)

وہ ایک روشن کتاب میں ہے ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں

بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ

بِالَّيْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	جَرَحْتُمْ	بِالنَّهَارِ	ثُمَّ	يَبْعَثُكُمْ (1)
رات میں	اور	جانتا ہے	جو	تم کماتے ہو	دن میں	پھر	وہ اٹھاتا ہے تمہیں

قبض کر لیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کماتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں دن کے وقت

فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

فِيْهِ	لِيُقْضٰى	اَجَلٌ مُّسَمًّى	ثُمَّ	اِلَيْهِ	مَرْجِعُكُمْ	ثُمَّ
اس (دن) میں	تاکہ پوری ہو جائے	مقررہ مدت	پھر	اس کی طرف	تمہارا لوٹنا	پھر

اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری ہو جائے پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر

(1) ..... یہاں آیت میں پہلے نیند مسلط کرنے اور اس کے بعد بیدار کرنے کا بیان ہوا، اس میں قیامت قائم ہونے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر واضح دلیل ہے کہ جو رب عَزَّوَجَلَّ اس چیز پر قادر ہے کہ روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارد کرتا ہے جس سے تمہارے حواس اور ان کے ظاہری افعال جیسے دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا پھرنا اور پکڑنا وغیرہ سب معطل ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر بیداری کے وقت وہی رب عَزَّوَجَلَّ تمام اعضاء کو ان کے تصرفات عطا فرما دیتا ہے تو وہ رب عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو ان کی حقیقی موت کے بعد زندگانی کے تصرفات عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

www.dawateislami.net

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

يُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ	فَوْقَ عِبَادِهٖ
وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ	غالب (ہے)	اپنے بندوں پر

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے ○ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے

بندوں پر فرشتے مقرر ہیں

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

وَ	يُرْسِلُ	عَلَيْكُمْ	حَفَظَةً (1)	حَتّٰى	اِذَا	جَآءَ	اَحَدَكُمُ
اور	بھیجتا ہے	تمہارے اوپر	نگہبان	یہاں تک کہ	جب	آئے	تم میں سے کسی ایک (کو)

اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو

موت کے فرشتے تعمیل حکم میں کوتاہی نہیں کرتے

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

الْمَوْتُ	تَوَفَّتْهُ	رُسُلُنَا (2)	وَ	هُمْ	لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾
موت	(تو) قبض کرتے ہیں اس (کی روح) کو	ہمارے فرشتے	اور	وہ	کوتاہی نہیں کرتے

موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے ○

قیامت کی حاضری اور حساب

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ قف

ثُمَّ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	اَلَا	لَهُ الْحُكْمُ
پھر	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا حقیقی مالک (ہے)	سن لو	اسی کا حکم (ہے)

پھر انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ سن لو، اسی کا حکم ہے

آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال

وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

وَ	هُوَ	اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾	قُلْ	مَنْ	يُّنَجِّيْكُمْ
اور	وہ	سب سے جلد حساب کرنے والا (ہے)	تم کہو	کون	نجات دیتا ہے تمہیں

اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ، وہ کون ہے جو تمہیں

1 ..... ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں، انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ ہر عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامہ اعمال تمام مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو اس وقت گناہ بہت رسوائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس رسوائی سے پناہ دے، اٰمین۔

2 ..... اِن فرشتوں سے مراد یا تو تنہا حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اس صورت میں جمع کا لفظ ''رُسُل'' تعظیم کے لئے ہے یا ان سے حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ان کے مددگار ہیں۔

www.dawateislami.net

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	تَدْعُوْنَهٗ (۱)	تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْيَةً
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (ہولناکیوں) سے	تم پکارتے ہو اسے	گڑگڑاتے ہوئے	اور	پوشیدہ (طور پر)

خشکی اور سمندر کی ہولناکیوں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور پوشیدہ طور پر پکارتے ہو

لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

لَىِٕنْ	اَنْجٰىنَا	مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ
(اور کہتے ہو) ضرور اگر	اس نے نجات دیدی ہمیں	اس سے	(تو) ضرور ہم ہو جائیں گے

(اور تم کہتے ہو کہ) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾	قُلِ	اللّٰهُ	يُنَجِّيْكُمْ	مِّنْهَا	وَ
شکر کرنے والوں سے	تم کہو	اللہ	تمہیں نجات دیتا ہے	ان (ہولناکیوں) سے	اور

ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ، اللہ تمہیں ان ہولناکیوں سے اور

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾	قُلْ	هُوَ	الْقَادِرُ	عَلٰٓى	اَنْ
ہر بے چینی سے	پھر	تم	شریک ٹھہراتے ہو	تم کہو	وہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ○ تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ

يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

يَّبْعَثَ	عَلَيْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ فَوْقِكُمْ	اَوْ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ	اَوْ
بھیج دے	تم پر	عذاب	تمہارے اوپر سے	یا	تمہارے قدموں کے نیچے سے	یا

تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا

(۱) ان آیات میں کفار کو ان کے شرک پر تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور انہیں ایسی شدتوں اور ہولناکیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دُعا کرتا ہے اور اُسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حق نعمت بجالاؤں گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ نجات ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا کر بڑی ناشکری کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

يَلْبِسَكُمْ (1)	شِيَعًا	وَّ	يُذِيْقَ	بَعْضَكُمْ
آپس میں لڑا دے تمہیں	مختلف گروہوں (کی صورت میں)	اور	مزہ چکھا دے	تمہارے بعض (کو)

مختلف گروہ بنا کر آپس میں لڑا دے اور تمہارے ایک کو

بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ

بَاْسَ بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّهُمْ
بعض کی سختی، لڑائی (کا)	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	تاکہ وہ

دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ	كَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَ	هُوَ
سمجھ جائیں	اور	جھٹلایا	اس (قرآن یا نزول عذاب) کو	تمہاری قوم (نے)	اور (حالانکہ)	وہ

وہ لوگ سمجھ جائیں ○ اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی

الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ

الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾	لِكُلِّ نَبَاٍ
حق (ہے)	تم کہو	میں نہیں ہوں	تمہارے اوپر	نگہبان	ہر خبر کے لئے

حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ○ ہر خبر کے لئے

مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

مُّسْتَقَرٌّ (2)	وَّ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ
ایک مقررہ وقت (ہے)	اور	عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	جب	تم دیکھو	ان لوگوں کو جو

ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو

قرآن اور نزول عذاب کو جھٹلانے والوں کو جواب

گمراہوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت

1 ..... اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ وہ اپنی نافرمانی کرنے کی سزا میں لوگوں کو آپس میں لڑوا کر انہیں اپنے عذاب کا مزہ چکھاتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں اس کی مثالیں پائی جارہی ہیں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور گناہگاروں کے لئے عذاب کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا حد درجہ کی حماقت ہے۔

www.dawateislami.net

يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

يَخُوْضُوْنَ	فِيْۤ اٰيٰتِنَا	فَاَعْرِضْ (1)	عَنْهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا
بیہودہ گفتگو کرتے ہیں	ہماری آیتوں میں	تو منہ پھیر لو	ان سے	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں

ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ	وَ	اِمَّا	يُنْسِيَنَّكَ	الشَّيْطٰنُ	فَلَا تَقْعُدْ	بَعْدَ الذِّكْرٰى
اس کے علاوہ کسی بات میں	اور	اگر	بھلا دے تجھے	شیطان	تو تو نہ بیٹھ	یاد آنے کے بعد

مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا	عَلَى الَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	مِنْ حِسَابِهِمْ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	اور	نہیں	ان لوگوں پر جو	ڈرتے ہیں	ان (گمراہوں) کے حساب سے

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ○ اور پرہیز گاروں پر گمراہوں کے حساب سے

مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ ذَرِ

مِّنْ شَيْءٍ	وَّ	لٰكِنْ	ذِكْرٰى	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	ذَرِ
کوئی چیز	اور	لیکن	نصیحت کرنا	تاکہ وہ	بچیں	اور	چھوڑ دو

کچھ نہیں لیکن نصیحت کرنا ہے تاکہ وہ بچیں ○ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ

الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّ	لَهْوًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	اپنا دین	کھیل	اور	تماشا	اور

جنہوں نے اپنا دین ہنسی مذاق اور کھیل بنالیا اور

گمراہوں کو نصیحت کرنے کی تاکید

دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت

1 .....اِس آیت مبارکہ میں کافروں، بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا اور فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اور اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار اور بے دینوں کے مذہبی جلسوں میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں، البتہ وہ علماء جو ان بدمذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔

www.dawateislami.net

غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ

غَرَّتْهُمُ (۱)	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ	ذَكِّرْ	بِهٖ	اَنْ
دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور	نصیحت کرو	اس (قرآن) کے ذریعے	تاکہ

جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تاکہ

تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَیْسَ

تُبْسَلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَیْسَ
ہلاکت کے سپرد (نہ) کر دی جائے	کوئی جان	(اس کے) سبب جو	اس نے کمایا	نہیں ہو گا

کوئی جان اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد نہ کر دی جائے، اللہ کے سوا

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیٌّ وَّ لَا شَفِیْعٌ ۚ وَ اِنْ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِیٌّ	وَّ	لَا	شَفِیْعٌ	وَ	اِنْ
اس کا	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ	کوئی سفارشی	اور	اگر

نہ اس کا کوئی مددگار ہو گا اور نہ ہی سفارشی اور اگر

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

تَعْدِلْ	كُلَّ عَدْلٍ	لَّا یُؤْخَذْ	مِنْهَا	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِیْنَ
وہ بدلے میں دیدے	ہر معاوضہ	(تو) نہیں لیا جائے گا	اس سے	یہ	وہ لوگ ہیں جو

وہ اپنے بدلے میں سارے معاوضے دیدے تو اس سے نہ لیے جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں

اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

اُبْسِلُوْا	بِمَا	كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
انہیں ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	ان کے لئے	مشروب

جنہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد کر دیا گیا۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب

(۱) ..... دنیاوی زندگی کا دھوکا یہ ہے کہ دل پر دنیا کی محبت غالب آجائے اور دنیاوی زندگی پر مطمئن ہو کر بندہ اپنی آخرت سے غافل ہو جائے۔ کفار اس دھوکے میں بری طرح مبتلا ہیں اور فی زمانہ کئی ایک مسلمان بھی اسی کا شکار نظر آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور اپنی آخرت بہتر بنانے کی طرف بھرپور توجہ اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ

مِّنْ حَمِيْمٍ	وَّ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	قُلْ
کھولتے ہوئے پانی کا	اور	دردناک عذاب	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	تم کہو

کھولتے ہوئے پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ○ تم فرماؤ

اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

اَنَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُنَا	وَ
کیا ہم عبادت کریں	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	ہمیں نفع نہیں دے سکتا	اور

کیا ہم اللہ کے سوا اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور

لَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ

لَا يَضُرُّنَا	وَ	نُرَدُّ (1)	عَلٰۤى اَعْقَابِنَا	بَعْدَ
ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا	اور	ہم پھیر دیئے جائیں	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اس کے) بعد

نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں

اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ

اِذْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	كَالَّذِي	اسْتَهْوَتْهُ	الشَّيٰطِيْنُ
جب	ہمیں ہدایت دی	اللہ (نے)	(اس) کی طرح جسے	راستہ بھلا دیا اسے	شیطانوں (نے)

جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اس شخص کی طرح (الٹے پاؤں پھر جائیں) جسے شیطانوں نے

فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ

فِي الْاَرْضِ	حَيْرَانَ	لَهٗۤ	اَصْحٰبٌ	يَّدْعُوْنَهٗۤ	اِلَى الْهُدَى	ائْتِنَا
زمین میں	(وہ) حیران (ہے)	اس کے	کچھ ساتھی	بلا رہے ہیں اسے	راستے کی طرف	ہمارے پاس آؤ

زمین میں راستہ بھلا دیا ہو وہ حیران ہے، اس کے ساتھی اسے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آؤ۔

(1) ..... اس آیت میں حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دورانِ سفر ایک شخص کو شیطانوں نے منزلِ مقصود تک پہنچانے والے راستے سے بہکا کر راہِ ہلاکت پر چلا دیا، اس کے ساتھی اسے راہِ راست کی طرف بلانے لگے اور وہ حیران کھڑا سوچ رہا ہے کہ کدھر جائے۔ اب اگر وہ شیطانوں کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس نے ساتھیوں کا کہا مانا تو سلامت رہے گا اور منزل پر بھی پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو اسلام کے طریقے سے بہک کر شیطان کے راستے پر چل پڑا ہے اور مسلمان اسے راہِ راست کی طرف بلا رہے ہیں، اب اگر یہ مسلمانوں =

www.dawateislami.net

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	اُمِرْنَا	لِنُسْلِمَ
تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت (ہے)	اور	ہمیں حکم دیا گیا ہے	کہ ہم گردن جھکا دیں

تم فرماؤ کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں

نماز و تقویٰ کا حکم

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۷۱﴾ وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اَنْ	اَقِيْمُوْا (۱)	الصَّلٰوةَ	وَ	اتَّقُوْهُ
تمام جہانوں کو پالنے والے کے لئے	اور	یہ کہ	تم قائم کرو	نماز	اور	ڈرو اس سے

جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو

اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق کا بیان

وَ هُوَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

وَ	هُوَ	الَّذِيْۤ اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ
اور	وہی (ہے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جس نے

اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	يَوْمَ	يَقُوْلُ
پیدا کئے	آسمان	اور	زمین	حق کے ساتھ	اور	(جس) دن	وہ فرمائے گا

جس نے حق کے ساتھ آسمان و زمین بنائے اور جس دن فنا کی ہوئی ہر چیز کو وہ فرمائے گا:

كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

كُنْ	فَيَكُوْنُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	وَ	لَهُ	الْمُلْكُ	يَوْمَ
ہو جا	تو وہ ہو جائے گی	اس کی بات	حق، سچی (ہے)	اور	اس کی	سلطنت (ہے)	(جس) دن

"ہو جا" تو وہ فوراً ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے جس دن صور میں پھونکا جائے گا

الانعام

= کی بات مان لے گا تو نجات پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

1 ..... نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ، ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنن اور مستحبات کا خیال رکھا جائے اور تمام مفسدات و مکروہات سے بچا جائے جبکہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو غیر اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہِ حق میں متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں محو ہو جائے۔

www.dawateislami.net

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾
پھونکا جائے گا	صور میں	ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا	اور	وہ	حکمت والا	خبر دار

اس دن اسی کی سلطنت ہے (وہ) ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبر دار ہے ○

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آزر سے مکالمہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ

وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	لِاَبِيْهِ اٰزَرَ[1]	اَتَتَّخِذُ	اَصْنَامًا	اٰلِهَةً
اور	جب	کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ آزر سے	کیا تو بناتا ہے	بتوں (کو)	معبود

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم مشاہدات کا بیان

اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ

اِنِّيْٓ	اَرٰىكَ	وَ	قَوْمَكَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾	وَ	كَذٰلِكَ
بیشک میں	دیکھ رہا ہوں تجھے	اور	تیری قوم (کو)	کھلی گمراہی میں	اور	اسی طرح

بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ○ اور اسی طرح

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

نُرِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ	مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لِيَكُوْنَ
ہم دکھاتے ہیں	ابراہیم (کو)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	اور	تاکہ وہ ہو جائے

ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توحید پر دلائل

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّا	جَنَّ	عَلَيْهِ	الَّيْلُ
(آنکھوں سے دیکھ کر) یقین کرنے والوں سے	پھر جب	اندھیرا کر دیا	اس پر	رات (نے)

وہ عین الیقین والوں میں سے ہو جائے ○ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا

[1] ..... یہاں آیت میں آزر کیلئے "اَبْ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے "باپ" لیکن عرف میں "چچا" کیلئے بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس سے مراد چچا ہے، جیسا کہ القاموس المحیط ج 1، ص 491 پر مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا کا نام ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "مَسَالِكُ الْحُنَفَاءِ" میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ نیز چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں اور قرآن و حدیث میں بھی چچا کو باپ کہنے کی مثالیں موجود ہیں۔

www.dawateislami.net

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ

رَاٰ[1]	كَوْكَبًا	قَالَ	هٰذَا رَبِّيْ	فَلَمَّآ	اَفَلَ	قَالَ
(تو)اس نے دیکھا	ایک ستارہ	فرمایا	(کیا)یہ میرا رب(ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

لَآ اُحِبُّ	الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾	فَلَمَّا	رَاَ الْقَمَرَ	بَازِغًا	قَالَ
میں پسند نہیں کرتا	ڈوبنے والوں (کو)	پھر جب	اس نے دیکھا چاند	چمکتا	فرمایا

میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

هٰذَا رَبِّيْ	فَلَمَّآ	اَفَلَ	قَالَ	لَئِنْ	لَّمْ يَهْدِنِيْ	رَبِّيْ
(کیا)یہ میرا رب(ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	کہا	ضرور اگر	مجھے ہدایت نہ دیتا	میرا رب

کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

لَاَكُوْنَنَّ	مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾	فَلَمَّا	رَاَ الشَّمْسَ	بَازِغَةً
ضرور میں ہو جاتا	گمراہ ہونے والی قوم سے	پھر جب	اس نے دیکھا سورج	چمکتا

تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا ○ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ

قَالَ	هٰذَا رَبِّيْ	هٰذَآ اَكْبَرُ	فَلَمَّآ	اَفَلَتْ	قَالَ
فرمایا	(کیا)یہ میرا رب(ہے؟)	یہ (ان)سب سے بڑا(ہے)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

1 ..... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں لوگ بتوں، ستاروں، چاند اور سورج کی پوجا کرتے تھے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت عمدہ انداز میں ان چیزوں کے خدا ہونے کا رد کیا کہ جو چیزیں تغیر پذیر ہیں کہ ظاہر ہوتی اور ڈوب جاتی ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتیں۔

www.dawateislami.net

يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ

يٰقَوْمِ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾	اِنِّيْ
اے میری قوم	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جو	تم شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں (نے)

اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَجَّهْتُ	وَجْهِيَ	لِلَّذِيْ	فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
متوجہ کرلیا	اپنا چہرہ	(اس ذات) کی طرف جس نے	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ ج وَحَآجَّهٗ

حَنِيْفًا[1]	وَّ	مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	حَآجَّهٗ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	میں مشرکوں میں سے نہیں (ہوں)	اور	جھگڑا کرنے لگی اس سے

بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ○ اور ان کی قوم ان سے

قَوْمُهٗ ط قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ

قَوْمُهٗ	قَالَ	اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ	فِي اللّٰهِ	وَ	قَدْ
اس کی قوم	فرمایا	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	اللہ کے بارے میں	اور (حالانکہ)	بیشک

جھگڑنے لگی (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ

هَدٰىنِ ط وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

هَدٰىنِ	وَ	لَآ اَخَافُ[2]	مَا	تُشْرِكُوْنَ
اس نے ہدایت دے دی مجھے	اور	میں نہیں ڈرتا	(ان سے) جن کو	تم شریک ٹھہراتے ہو

وہ تو مجھے ہدایت عطا فرما چکا اور مجھے ان کا (کوئی) ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو

1 ..... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود کو حنیف فرمایا۔ حنیف کے معنی ہیں ”تمام جھوٹے دینوں سے صاف اور ہر باطل سے جدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ حق کا قیام واستحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام باطل دینوں سے بیزاری اور دینِ حق پر پختگی ہو۔ دین کے معاملے میں پلپلے پن کا مظاہرہ کرنے، سب کو اپنی اپنی جگہ درست ماننے اور سب مذاہب میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں کرنے سے دینِ حق کا استحکام ممکن نہیں۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آسکتی جو انہیں فرائض کی ادائیگی سے روک دے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے بھتیرے اور دین حق کا اعلان

اعلان حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

کفار کے بتائے ہوئے شریکوں سے بے خوفی کا اعلان

www.dawateislami.net

بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ

بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	رَبِّیْ	شَیْـًٔا	وَسِعَ	رَبِّیْ
اس (اللہ) کا	البتہ	یہ کہ	چاہے	میرا رب	کوئی چیز	گھیرا ہوا ہے	میرے رب (نے)

البتہ یہ کہ میرا رب کوئی بات چاہے۔ میرے رب کا علم

کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	كَیْفَ	اَخَافُ (۱)
ہر چیز (کو)	علم (سے)	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	کیسے	میں ڈروں

ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور میں تمہارے شریکوں سے

مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

مَاۤ	اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنَّكُمْ
(ان سے) جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	تم نہیں ڈرتے	(اس سے) کہ تم (نے)

کیوں ڈروں؟ اور تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ

اَشْرَكْتُمْ	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَیْكُمْ	سُلْطٰنًا
شریک ٹھہرایا	اللہ کا	(اسے) جو	اللہ نے نہیں اتاری	اس کی	تمہارے اوپر	کوئی دلیل

تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ

فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	اَحَقُّ بِالْاَمْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾	اَلَّذِیْنَ
تو دو گروہوں میں کون	امان کا زیادہ حق دار (ہے)	اگر	تم جانتے ہو	وہ لوگ جو

تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو ○ وہ جو

امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟

وقف لازم

(۱)..... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید فرمایا کہ ”میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جو بے جان، جمادات اور بالکل عاجز و بے بس ہیں اور مجھے ڈرانے کی بجائے تو تمہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ تم نے ان بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرایا جن کے شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس بات کو سامنے رکھ کر غور کرو کہ امن کا مستحق کون ہے وہ مومن جس کے پاس اپنے عقیدے کی حقانیت کے دلائل ہیں یا وہ مشرک امن کا مستحق ہے جس کے پاس اس کے عقیدے کی کوئی معقول و قابلِ قبول دلیل نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

اٰمَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ

اٰمَنُوْا	وَ	لَمْ یَلْبِسُوْۤا	اِیْمَانَهُمْ	بِظُلْمٍ	اُولٰٓىٕكَ
ایمان لائے	اور	انہوں نے نہیں ملایا	اپنے ایمان (کو)	ظلم (شرک) کے ساتھ	یہ لوگ

ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کو نہ ملایا تو

لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ

لَهُمُ	الْاَمْنُ	وَ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	تِلْكَ	حُجَّتُنَاۤ (1)
ان کے لئے	امان (ہے)	اور	وہ	ہدایت یافتہ ہیں	اور	یہ	ہماری مضبوط دلیل (ہے)

انہی کے لیے امان ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ○ اور یہ ہماری مضبوط دلیل ہے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

اٰتَیْنٰهَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ
ہم نے عطا کی یہ	ابراہیم (کو)	اس کی قوم پر (کے مقابلے میں)	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجات

جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا

مَّنْ	نَّشَآءُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾	وَ	وَهَبْنَا
جس کے	ہم چاہتے ہیں	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا	اور	ہم نے عطا کئے

درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا

لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	كُلًّا	هَدَیْنَا	وَ	نُوْحًا
اس (ابراہیم) کو	اسحاق	اور	یعقوب	سب (کو)	ہم نے ہدایت دی	اور	نوح (کو)

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے نوح کو

(1) ..... اس رکوع میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان اور دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت کا بیان ہے اور اس سارے بیان کا مقصد سب انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آقا، امام الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکین و تعلیم اور تربیت ہے، جیسا کہ رکوع کے آخر میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کثرت سے تذکرہ کرنا اور محفلوں، مجلسوں کو اُن کے ذِکر پاک سے آراستہ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب ہے اور ایمان کی طاقت اور عقیدہ توحید کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

www.dawateislami.net

هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَ

هَدَيْنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	وَ
ہم نے ہدایت دی	(اس) سے پہلے	اور	اس کی اولاد سے	داؤد	اور	سلیمان	اور

ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

اَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ

اَيُّوْبَ	وَ	يُوْسُفَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	كَذٰلِكَ
ایوب	اور	یوسف	اور	موسیٰ	اور	ہارون (کو ہدایت دی)	اور	ایسا ہی

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت عطا فرمائی) اور ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَ

نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ (1)	وَ	زَكَرِيَّا	وَ	يَحْيٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک لوگوں (کو)	اور	زکریا	اور	یحییٰ	اور	عیسیٰ	اور

ہم نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں ○ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَ

اِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	الْيَسَعَ	وَ
الیاس (کو ہدایت دی)	سب	صالحین میں سے (ہیں)	اور	اسماعیل	اور	یَسع	اور

الیاس کو (ہدایت یافتہ بنایا) یہ سب ہمارے خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور اسماعیل اور یَسع اور

يُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾

يُوْنُسَ	وَ	لُوْطًا	وَ	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ (2)
یونس	اور	لوط (کو ہدایت دی)	اور	سب کو	ہم نے فضیلت دی	جہان والوں پر

یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ○

1 ..... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے سب آپ ہی کی اولاد سے تھے۔

2 ..... اِس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ عالَم یعنی جہان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا تمام موجودات داخل ہیں تو فرشتے بھی اس میں داخل ہیں اور جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو فرشتوں پر بھی فضیلت ثابت ہو گئی۔

www.dawateislami.net

وَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ

وَ	مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ	وَ	اِخْوَانِهِمْ	وَ
اور	ان کے باپ دادا سے	اور	ان کی اولاد	اور	ان کے بھائیوں (سے بعض کو ہدایت دی)	اور

اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور

اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ

اجْتَبَیْنٰهُمْ	وَ	هَدَیْنٰهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾	ذٰلِكَ (1)
ہم نے چن لیا انہیں	اور	ہدایت دی انہیں	سیدھے راستے کی طرف	یہ

ہم نے انہیں چن لیا اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ یہ

هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

هُدَى اللّٰهِ	یَهْدِیْ	بِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کی	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور

لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَوْ	اَشْرَكُوْا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
اگر	(بالفرض) وہ شرک کرتے	(تو) ضرور ضائع ہو جاتا	ان سے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اگر وہ (بھی بالفرض) شرک کرتے تو ضرور ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ○

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	فَاِنْ
یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	نبوت	تو اگر

یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تو اگر

ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، نیز شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان

انبیاء کی شان

1 ..... یہاں اس سے مراد صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت ہے یا اس چیز کی معرفت مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

www.dawateislami.net

يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

يَّكْفُرْ	بِهَا	هٰٓؤُلَآءِ	فَقَدْ	وَكَّلْنَا	بِهَا	قَوْمًا
انکار کرتے ہیں	اس کا	یہ (کافر) لوگ	تو بیشک	ہم نے مقرر کر رکھی ہے	اس پر	(ایسی) قوم

کفار اِن چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کے لئے ایسی قوم مقرر کر رکھی ہے

انبیاء کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

لَّيْسُوْا	بِهَا	بِكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ
وہ نہیں ہیں	اس کا	انکار کرنے والے	یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)

جو ان چیزوں کا انکار کرنے والی نہیں ○ یہی وہ (مقدس) ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

فَبِهُدٰىهُمُ	اقْتَدِهْ (1)	قُلْ	لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا
تو ان کے طریقے کی	تم (بھی) پیروی کرو اس کی	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾ ع وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٠﴾	وَ	مَا قَدَرُوا (2)	اللّٰهَ
نہیں	وہ	مگر	نصیحت	سارے جہان والوں کے لئے	اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)

یہ صرف سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور یہودیوں نے اللہ کی قدر نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ

حَقَّ قَدْرِهٖٓ	اِذْ	قَالُوْا	مَآ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	عَلٰى بَشَرٍ
(جیسے) اس کی قدر کرنے کا حق (تھا)	جب	انہوں نے کہا	نازل نہیں کی	اللہ (نے)	کسی انسان پر

جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

ع ۱۰

1 ..... علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہیں کیونکہ جو شرف و کمال اور خصوصیات و اوصاف جدا جدا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائے گئے تھے ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سب کو جمع فرمادیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا "فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" تو جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔ 2 ..... یہودیوں کے ایک بڑے عالم مالک ابنِ صیف نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بحث کے =

www.dawateislami.net

مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

مِّنْ شَیْءٍ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	الَّذِیْ	جَآءَ بِهٖ	مُوْسٰى
کوئی چیز	تم کہو	کس نے	نازل کی	کتاب	جو	لے کر آیا اس کو	موسیٰ

نہیں نازل کی۔ تم فرماؤ: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟

نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

نُوْرًا	وَّ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِیْسَ
نور	اور	ہدایت (تھی)	لوگوں کے لیے	تم نے بنالئے اس کے	بہت سے کاغذ

نور اور لوگوں کے لیے ہدایت تھی، جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنالیے تھے،

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا

تُبْدُوْنَهَا	وَ	تُخْفُوْنَ	كَثِیْرًا	وَ	عُلِّمْتُمْ	مَّا
تم ظاہر کرتے ہو انہیں	اور	چھپالیتے ہو	بہت کچھ	اور	تمہیں سکھائی گئیں	وہ (باتیں) جو

کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپالیتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو

لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ

لَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنْتُمْ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُكُمْ	قُلِ	اللّٰهُ	ثُمَّ
نہیں جانتے	تم	اور	نہ	تمہارے باپ دادا	تم کہو	اللہ (نے تورات اتاری)	پھر

نہ تم کو معلوم تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ تم کہو: "اللہ" پھر

ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

ذَرْهُمْ	فِیْ خَوْضِهِمْ	یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ (1)	اَنْزَلْنٰهُ
چھوڑ دو ان لوگوں کو	ان کی بیہودہ باتوں میں	کھیلتے ہوئے	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے

انہیں ان کی بیہودگی میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،

یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک

قرآن مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت

= دوران یہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اُتارا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

1 ..... یہاں قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن پاک برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے ذریعے مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے اردگرد والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی خبریں دو۔

www.dawateislami.net

مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ

مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِیْ	بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	لِتُنْذِرَ
برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)	اور	تاکہ تم ڈراؤ

پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے ارد گرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

بِالْاٰخِرَةِ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ [1]	یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

نبوت کے جھوٹے دعوے دار کا رد

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى [2]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	قَالَ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	کہے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے:

اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ

اُوْحِیَ [3]	اِلَیَّ	وَ	لَمْ یُوْحَ	اِلَیْهِ	شَیْءٌ	وَّ	مَنْ
وحی کی گئی ہے	میری طرف	اور (حالانکہ)	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کچھ	اور	جو

میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی اور جو

1 ..... یہاں نماز کو بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ عبادت ہے اور جب بندہ تمام ارکان و شرائط کے ساتھ اس کی پابندی کرتا ہے تو دیگر عبادات اور طاعات کی پابندی کرنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں ان کے تمام ارکان و شرائط کے ساتھ پابندی سے ادا کی جائیں اور ان کی ادائیگی میں کسی طرح کی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیا جائے۔ 2 ..... آیت کا یہ حصہ مُسَیْلِمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوا جس نے یمن کے علاقے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آ گئے تھے۔ 3 ..... آیت کا یہ حصہ عبد اللہ =

www.dawateislami.net

قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى

قَالَ	سَاُنْزِلُ	مِثْلَ	مَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى
کہے	عنقریب میں اتاردوں گا	(اس کی) مثل	جو	نازل کیا	اللہ نے	اور	اگر	تم دیکھو

کہے: میں بھی ابھی ایسا اُتار دوں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے۔ اور اگر تم دیکھو

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ

اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں (ہوتے ہیں)	اور	فرشتے	اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے

جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں

اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

اَخْرِجُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اَلْیَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ
(کہتے ہیں) نکالو	اپنی جانیں	آج	تمہیں سزا دی جائے گی	ذلت کے عذاب (کی)

کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

بِمَا	كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	كُنْتُمْ
(اس کے) سبب جو	تم کہتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	اور	تم تھے

اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور

عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

عَنْ اٰیٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا (1)
اس کی آیتوں سے	تکبر کرتے	اور	ضرور بیشک	تم آئے (آؤ گے) ہمارے پاس

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○ اور بیشک تم ہمارے پاس

= بن ابی سرح کاتبِ وحی کے بارے میں نازل ہوا جس نے ایک موقع پر یہ گمان کر لیا کہ اس پر وحی نازل ہونے لگی ہے، پھر یہ مرتد ہو گیا اور آخر کار حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ ہی میں فتح مکہ سے پہلے دوبارہ اسلام سے مشرف ہوا۔

1 ..... عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ مستقبل میں ہونے والی قطعی اور یقینی بات کو ماضی کے صیغہ سے بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں اکیلے حاضر ہونا یقینی اور قطعی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ

فُرَادٰى[1]	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	تَرَكْتُمْ
اکیلے اکیلے	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	تم چھوڑ آئے

اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى

مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ	وَ	مَا نَرٰى
وہ جو (مال ومتاع)	ہم نے دیا تھا تمہیں	تمہاری پشتوں کے پیچھے	اور	(آج) ہم نہیں دیکھتے

اپنے پیچھے وہ سب مال ومتاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا اور (آج) ہم

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	تمہارے سفارشی	وہ جنہیں	تم نے گمان کیا	کہ وہ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم گمان کرتے تھے کہ وہ

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ

فِيْكُمْ[2]	شُرَكٰٓؤُا	لَقَدْ	تَّقَطَّعَ	بَيْنَكُمْ
تم میں	(اللہ کے) شریک ہیں	ضرور بیشک	(تعلق) کٹ چکا	تمہارے درمیان

تم میں (ہمارے) شریک ہیں۔ بیشک تمہارے درمیان جدائی ہو گئی

وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ ع ١١

وَ	ضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾
اور	غائب ہو گئے	تم سے	وہ جنہیں	تم (معبود) گمان کرتے تھے

اور تم سے وہ غائب ہو گئے جن (کے معبود ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے ○

1 ..... مرنے کے بعد انسان قبر میں تنہا ہو گا اور میدانِ حشر میں نیز اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت بھی اکیلا ہو گا کیونکہ اس وقت ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے انجام کی فکر میں مبتلا ہو گا، لہٰذا دانائی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے اپنے ایسے ساتھی بنالئے جائیں جو قبر کی وحشت انگیز تنہائی میں انسیت اور غمخواری کا باعث ہوں اور قیامت کے دن نفسی نفسی کے ہولناک عالم میں تسکین کا سبب بنیں اور یہ ساتھی نیک اعمال ہیں۔

2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے گمان کے مطابق تمہاری عبادت کا مستحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔

www.dawateislami.net

قدرت الٰہی کے چند دلائل

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اِنَّ	اللّٰهَ	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى	يُخْرِجُ	الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
بیشک	اللہ	دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا (ہے)	وہ نکالتا	زندہ کو بے جان سے

بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

وَ	مُخْرِجُ الْمَيِّتِ	مِنَ الْحَيِّ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى
اور	بے جان کو نکالنے والا (ہے)	زندہ سے	یہ (ہے)	اللہ	تو کہاں

اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہ اللہ ہے تو تم کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ	وَ	جَعَلَ	الَّيْلَ
تم اوندھے جاتے ہو	(رات کی تاریکی) چیر کر صبح نکالنے والا	اور	اس نے بنایا	رات (کو)

پھرے جاتے ہو؟ ○ (وہ) تاریکی کو چاک کر کے صبح نکالنے والا (ہے) اور اس نے رات کو

سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

سَكَنًا	وَّ	الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	حُسْبَانًا	ذٰلِكَ
چین، سکون	اور	سورج اور چاند (کو بنایا)	حساب (کا ذریعہ)	یہ (نظام)

آرام (کا ذریعہ) بنایا اور اس نے سورج اور چاند کو (اوقات کے) حساب (کا ذریعہ بنایا) یہ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾[1]	وَ	هُوَ	الَّذِيْ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے

زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے ○ اور وہی ہے جس نے

ستارے پیدا کئے جانے کی حکمت

1 .....اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی، علم نباتات، علم فلکیات اور علم حیوانات بھی بہت اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی اور زمینی چیزوں کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے۔

www.dawateislami.net

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

جَعَلَ	لَكُمُ	النُّجُوْمَ	لِتَهْتَدُوْا	بِهَا
بنائے	تمہارے لیے	ستارے	تاکہ تم راستہ پاؤ	ان کے ذریعے

تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں

خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ بیشک ہم نے علم والوں کے لیے تفصیل سے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ

لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَكُمْ
(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں

نشانیاں بیان کر دیں ○ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	فَمُسْتَقَرٌّ	وَّ	مُسْتَوْدَعٌ (1)
ایک جان سے	پھر (کہیں) ٹھکانہ (ہے)	اور	(کہیں) امانت رکھے جانے کی جگہ

پیدا کیا پھر کہیں ٹھکانہ ہے اور کہیں امانت رکھے جانے کی جگہ ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾
بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے	(جو) سمجھ رکھتے ہیں

بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں تفصیل سے بیان کر دیں ○

1 ..... یہاں آیت میں "مُسْتَقَرٌّ" سے مراد یہ ہے کہ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر تمہارا ٹھکانہ بنایا، اور "مُسْتَوْدَعٌ" سے مراد یہ ہے کہ باپ کی پیٹھ یا زمین کے اندر تمہارے لئے امانت رکھے جانے کی جگہ بنائی ہے۔

تخلیقِ انسانی میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

www.dawateislami.net

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ[1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
اور	وہ (وہی ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ

فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ	فَاَخْرَجْنَا	مِنْهُ
پھر ہم نے نکالی	اس کے ذریعے	ہر اگنے والی چیز	تو ہم نے نکالی	اس سے

پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اُگنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے

خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ

خَضِرًا	نُّخْرِجُ	مِنْهُ	حَبًّا	مُّتَرَاكِبًا	وَ
سرسبز کھیتی	ہم نکالتے ہیں	اس سے	دانہ	ایک دوسرے پر چڑھا ہوا	اور

سرسبز کھیتی نکالی جس میں سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّ

مِنَ النَّخْلِ	مِنْ طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِیَةٌ	وَّ
کھجور سے	اس کے ابتدائی کچے شگوفوں سے	خوشے	لٹکے ہوئے	اور

کھجور کے ابتدائی کچے شگوفوں سے (کھجور کے) خوشے (نکلتے ہیں جو پھلوں کی کثرت سے) لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور

جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ

جَنّٰتٍ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ	الزَّیْتُوْنَ	وَ	الرُّمَّانَ
باغات	انگوروں سے	اور	زیتون	اور	انار (نکالتے ہیں)

انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں جو)

[1] ..... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی قدرت کی کیسی عظیم دلیل بیان فرمائی کہ دیکھو پانی ایک ہے اور جس زمین سے سب کچھ اگ رہا ہے وہ ایک ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگا رنگ کی ہیں تو جو رب عظیم عَزَّوَجَلَّ ایک پانی سے اتنی قسم کی سبزیاں پیدا فرمانے پر قادر ہے تو وہ ایک صور کی پھونک سے سارے عالم کو مارنے اور زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا قیامت برحق ہے۔

www.dawateislami.net

مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ

مُشْتَبِهًا	وَّ	غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوْۤا	اِلٰى ثَمَرِهٖۤ
ایک دوسرے سے ملتے جلتے	اور	ایک دوسرے سے مختلف	تم دیکھو	اس کے پھل کی طرف

کسی وصف میں ایک دوسرے سے ملتے ہوتے ہیں اور کسی وصف میں جدا ہوتے ہیں۔ تم درخت کے پھل

اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ يَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ

اِذَاۤ	اَثْمَرَ	وَ	يَنْعِهٖ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكُمْ	لَاٰيٰتٍ
جب	وہ پھل دے	اور	اس کا پکنا (دیکھو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو جب وہ پھل دے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	جَعَلُوْا[1]	لِلّٰهِ
(اس) قوم کے لئے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	انہوں نے بنالیا	اللہ کا

نشانیاں ہیں ○ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا

شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمْ	وَ	خَرَقُوْا
شریک	جنوں (کو)	اور (حالانکہ)	اللہ نے پیدا کیا ان (جنوں) کو	اور	لوگوں نے گڑھ لئے

شریک بنالیا حالانکہ اللہ نے تو ان جنوں کو پیدا کیا ہے اور لوگوں نے

لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

لَهٗ	بَنِيْنَ	وَ	بَنٰتٍۢ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
اس (یعنی اللہ) کے لئے	بیٹے	اور	بیٹیاں	علم کے بغیر	پاکی ہے اسے	اور

اللہ کے لئے جہالت سے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں حالانکہ اللہ

دلائلِ قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال

1 ..... سابقہ آیات میں بیان کردہ دلائلِ قدرت، عجائبِ حکمت اور بے شمار نعمتیں پیدا کئے جانے اور لوگوں کو عطا کئے جانے کا تقاضا یہ تھا کہ سب لوگ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے لیکن اس کی بجائے بُت پرستوں نے یہ ستم کیا کہ جنوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کا شریک قرار دیا کہ ان کی اطاعت کر کے بُت پرست ہو گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے معاذ اللہ بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے اور یہ چیزیں اس کی شان کے لائق ہی نہیں۔

www.dawateislami.net

ع ۱۸

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تَعٰلٰى	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ باتیں کرتے ہیں	آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر بنانے والا

ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے ○ وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

اَنّٰى	يَكُوْنُ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
کیسے	ہوگی	اس کے لئے	اولاد	اور (حالانکہ)	نہیں ہے	اس کی

اس کے لئے اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی

صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

صَاحِبَةٌ	وَ	خَلَقَ	كُلَّ شَيْءٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
کوئی بیوی	اور	اس نے پیدا کی	ہر چیز	اور	وہ	ہر چیز کو

بیوی (ہی) نہیں ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو

مستحق عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے

عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾	ذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
جاننے والا (ہے)	یہ	اللہ	تمہارا رب	کوئی معبود نہیں مگر وہ

جاننے والا ہے ○ یہ اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	فَاعْبُدُوْهُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ہر چیز کو پیدا کرنے والا	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	وہ	ہر چیز پر

ہر شے کو پیدا فرمانے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر

1 ..... اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان اور قدرت بیان کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ جس کی ایسی عظیم صفات ہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے اور وہی مستحق عبادت ہیں لہٰذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

www.dawateislami.net

وَّ كِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَ هُوَ يُدْرِكُ

وَّ كِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾	لَا تُدْرِكُهُ[1]	الْاَبْصَارُ	وَ	هُوَ	يُدْرِكُ
نگہبان (ہے)	احاطہ نہیں کر سکتیں اس کا	آنکھیں	اور	وہ	احاطہ کئے ہوئے ہے

نگہبان ہے ○ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ تمام آنکھوں کا

الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

الْاَبْصَارَ	وَ	هُوَ	اللَّطِيْفُ	الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾	قَدْ
تمام آنکھوں (کا)	اور	وہ	ہر باریک چیز کو جاننے والا	بڑا خبر دار	بیشک

احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی ہر باریک چیز کو جاننے والا، بڑا خبر دار ہے ○ بیشک

جَآءَكُمْ بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ

جَآءَكُمْ	بَصَآىِٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ
آگئیں تمہارے پاس	آنکھیں کھولنے والی دلیلیں	تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے

اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِيَ

اَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	عَمِيَ
(انہیں) دیکھ لیا	تو اپنی ذات (کے فائدے) کے لئے (ایسا کیا)	اور	جو	اندھا رہا

(انہیں) دیکھ لیا تو اپنے فائدے کے لئے ہی (کیا) اور جو (دیکھنے سے) اندھا رہا

فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

فَعَلَيْهَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾
تو اس پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	نگہبان، محافظ

تو یہ بھی اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ○

ذاتِ الٰہی کا آنکھوں سے احاطہ کیوں ہو سکتا

توحید و رسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ

[1] ..... اس آیت کا مفہوم سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ عقائد کے متعلق بہت سے مسائل کا دارومدار اسی پر ہے، مختصر طور پر یہ یاد رکھیں کہ اِدراک کے معنی ہیں کہ دیکھی جانے والی چیز کی تمام طرفوں اور حدوں پر واقف ہونا کہ یہ چیز فلاں جگہ سے شروع ہو کر فلاں جگہ ختم ہو گئی جیسے انسان کو ہم کہیں کہ سر سے شروع ہو کر پاؤں پر ختم ہو گیا، اسی کو اِحاطہ (گھیراؤ) کہتے ہیں۔ جمہور مفسرین اِدراک کی تفسیر اِحاطہ سے فرماتے ہیں اور اِحاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کی حدیں اور جہتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حد اور جہت محال ہے تو اس کا اِدراک و احاطہ بھی ناممکن ہے، ہاں دیدار ممکن اور قیامت میں مومنوں کے لئے ثابت ہے=

www.dawateislami.net

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

وَ	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِيَقُوْلُوْا
اور	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ (کافر) کہیں

اور ہم اسی طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ کافر بول اٹھیں کہ

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

دَرَسْتَ	وَ	لِنُبَيِّنَهٗ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
تم نے پڑھ لیا ہے	اور	تاکہ ہم وضاحت سے بیان کر دیں اسے	(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں

تم نے پڑھ لیا ہے اور اس لیے تاکہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کر دیں ○

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

اِتَّبِعْ	مَآ	اُوْحِيَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
تم پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

تم اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾	وَ
کوئی معبود نہیں مگر وہ	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	اور

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ

لَوْ	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكُوْا	وَ	مَا جَعَلْنٰكَ
اگر	چاہتا	اللہ	(تو) لوگ شرک نہ کرتے	اور	ہم نے نہیں بنایا تمہیں

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں

=اور یہی اہلِ سنت کا مذہب ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص168 پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ..... دنیا کا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا کافر کا کفر، مشرکین کا شرک اور گناہگاروں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت سے ہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور گناہ سے راضی نہیں اور نہ ہی اس نے ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔

www.dawateislami.net

بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

عَلَيْهِمْ	حَفِيْظًا	وَ	مَآ اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾	وَ
ان کے اوپر	نگہبان	اور	تم نہیں	ان کے اوپر	نگران	اور

ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر نگران ہیں ○ اور

دنیا میں بھی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں

لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لَا تَسُبُّوا [1]	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
برا بھلا نہ کہو	انہیں جن کو	وہ پوجتے ہیں	اللہ کے سوا

اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ

فَيَسُبُّوا	اللّٰهَ	عَدْوًۢا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	كَذٰلِكَ
تو وہ برا کہیں گے	اللہ کو	زیادتی (کرتے ہوئے)	جہالت کی وجہ سے	اسی طرح

کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

زَيَّنَّا	لِكُلِّ اُمَّةٍ	عَمَلَهُمْ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمْ
ہم نے آراستہ کر دیا	ہر امت کے لئے	اس کا عمل	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کر دیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف

کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب

مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ اَقْسَمُوْا

مَّرْجِعُهُمْ	فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾	وَ	اَقْسَمُوْا
ان کا لوٹنا	تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کام کرتے تھے	اور	انہوں نے قسم کھائی

پھرنا ہے تو وہ انہیں بتا دے گا جو وہ کرتے تھے ○ اور انہوں نے

1 ..... اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے (1) اگر غیر ضروری عبادات ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ختم نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (2) واعظ و عالم اس طریقے سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضد پیدا ہو جائے اور فساد اور مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ (3) اگر کسی کے متعلق یہ قوی اندیشہ ہو کہ اسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو نہ کرے۔ (4) کبھی ضد سے انسان اپنا دین بھی کھو بیٹھتا ہے جیسے کفار مکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مانتے تھے پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں بھی بے ادبی کرتے تھے۔

www.dawateislami.net

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	لَىٕنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰیَةٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی

بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی

لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

لَیُؤْمِنُنَّ	بِهَا	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰیٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر	تم کہو	صرف	نشانیاں	اللہ کے پاس (ہیں)	اور

تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور

مَا یُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ

مَا یُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَاۤ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	وَ
تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے	اور

تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اور

نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ

نُقَلِّبُ [1]	اَفْـِٕدَتَهُمْ	وَ	اَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٖۤ
ہم پھیر دیں گے	ان کے دلوں	اور	ان کی آنکھوں (کو)	جیسے	وہ ایمان نہیں لائے	اس پر

ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی بار اس پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	نَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
پہلی بار	اور	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

ایمان نہ لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں گے ○

ع ١٠ ١٩

[1] .....اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار پہلے بھی معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور دیگر معجزات، اسی طرح یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ان کے ایمان لانے کے سب وعدے جھوٹے ہیں۔

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

وَ	لَوْ	اَنَّنَا	نَزَّلْنَآ	اِلَيْهِمُ	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ	كَلَّمَهُمُ	الْمَوْتٰى
اور	اگر	بیشک ہم	اتار دیتے	ان کی طرف	فرشتے	اور	باتیں کرتے ان سے	مردے

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے

وَ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

وَ	حَشَرْنَا	عَلَيْهِمْ	كُلَّ شَيْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوْا
اور	ہم جمع کر دیتے	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کر کے "یا" ان کے) سامنے	(پھر بھی) وہ نہ تھے

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع کر دیتے جب بھی وہ

لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لِيُؤْمِنُوْٓا	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن	ان میں اکثر (لوگ)	نہیں جانتے

ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں ○

شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ

وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو

يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ

يُوْحِيْ[1]	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ	غُرُوْرًا	وَ
وسوسے ڈالتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	بناوٹی بات (کے)	دھوکا دینے (کے لئے)	اور

ان میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور

[1] ..... جو گمراہ دوسروں کو شریعت کے خلاف کام کی ترغیب دے وہ انسانی شیطان ہے اگرچہ وہ اپنے عزیزوں میں سے ہو یا عالم کے لباس میں ہو، نیز اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو آزاد خیالی یا روشن خیالی کے نام پر شرعی کاموں کے خلاف پلاننگ کرتے اور منصوبے بناتے اور اس کیلئے تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ ان سب سے بچنا لازم ہے۔

www.dawateislami.net

لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

لَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ	مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾
اگر	چاہتا	تمہارا رب	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو تم چھوڑ دو انہیں	اور	جنہیں وہ گھڑتے ہیں

اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو ○

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ

وَ	لِتَصْغٰۤى (1)	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ
اور	(وہ وسوسے ڈالتے ہیں) تاکہ مائل ہو جائیں	اس (بناوٹی بات) کی طرف	ان لوگوں کے دل جو

اور تاکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل ان بناوٹی باتوں کی طرف

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	لِيَرْضَوْهُ	وَ	لِيَقْتَرِفُوْا
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	تاکہ وہ پسند کرلیں اسے	اور	تاکہ وہ (اسی گناہ کا) ارتکاب کریں

مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ ان باتوں کو پسند کرلیں اور وہ اُسی گناہ کا ارتکاب کریں جس کے

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا

مَا	هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِيْ	حَكَمًا (2)
جس کے	وہ	مرتکب ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کرلوں	کوئی فیصلہ کرنے والا، حاکم

یہ خود مرتکب ہیں ○ تو کیا میں اللہ کے سوا کسی کو حاکم بنالوں؟

وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ

وَّ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ	اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ
اور (حالانکہ)	وہی (ہے)	جس نے	نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب

نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ باطل کی گنجائش نہیں

1 ..... ہر ایک کا دل اپنے ہم جنس کی طرف جھکتا ہے، لہٰذا اگر کسی آدمی کا دل گناہگاروں، گمراہوں کی طرف زیادہ جھکتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے دل میں بھی گمراہی اور برائی کی محبت بیٹھی ہوئی ہے۔

2 ..... اسلامی عقیدوں اور شرعی قطعی مسائل میں کسی کو فیصل بنانا، کثرتِ رائے کا اعتبار کرنا یا جمہوریت کی رَٹ لگانا وغیرہ کسی چیز کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان بہر حال لازم العمل ہیں، کوئی اس کا فیصلہ کرے یا نہ کرے، لوگوں کی رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔

www.dawateislami.net

مُفَصَّلًا ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

مُفَصَّلًا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهٗ
مفصل، خوب واضح کی ہوئی	اور	وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ جانتے ہیں	کہ وہ

اُتاری اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

مُنَزَّلٌ	مِّنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)	مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
اتاری ہوئی ہے	تیرے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تو تم ہرگز نہ ہونا	شک کرنے والوں میں سے

تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو ○

کلماتِ الٰہی کی شان

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

وَ	تَمَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا وَّ عَدْلًا	لَا مُبَدِّلَ
اور	پوری ہوئیں، کامل ہوئیں	تیرے رب کی باتیں	سچ اور انصاف (میں)	کوئی بدلنے والا نہیں

اور سچ اور انصاف کے اعتبار سے تیرے رب کے کلمات کامل ہیں۔ اس کے کلمات کو

گمراہوں کی پیروی کا نقصان

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ

لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾	وَ	اِنْ	تُطِعْ (2)
اس کی باتوں کو	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	تو بات مانے گا

کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں

اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

اَكْثَرَ	مَنْ فِی الْاَرْضِ	یُضِلُّوْكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اکثر (لوگوں کی)	جو زمین میں (رہتے ہیں)	(تو) وہ بہکا دیں گے تجھے	اللہ کی راہ سے

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں،

1 .....ایسی جگہوں پر آیت کو سننے والا ہر مخاطب مراد ہوتا ہے یا بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوتا ہے لیکن مراد آپ کی امت ہوتی ہے۔ 2 .....اس آیت میں یہ پہلو بھی داخل ہے کہ عوام ایسے لوگوں سے بھی محتاط رہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ڈھال بنا کر اسلام ہی کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں، دین کے مسلمہ امور میں ان کی قیاس آرائیاں، حق کو باطل اور باطل کو حق ظاہر کرنے میں ان کی صرف کی ہوئی توانائیاں کسی کام کی نہیں، ان کی پیروی دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کا سبب بن سکتی ہے۔

www.dawateislami.net

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

اِنْ	يَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف

يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ

يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	يَّضِلُّ
اندازے لگا رہے ہیں	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اسے) جو	بھٹکتا ہے

اندازے لگا رہے ہیں ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَكُلُوْا[1]	مِمَّا
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو

بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے ○ تو اس میں سے کھاؤ

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ

ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰيٰتِهٖ	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾	وَ
ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اس کی آیتوں پر	ایمان رکھنے والے	اور

جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ○ اور

مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

مَا	لَكُمْ	اَلَّا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
کیا ہوا	تمہیں	کہ نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے

حلت و حرمت کا شرعی قانون

[1] ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ”جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا اسے کھاؤ اور جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔“ جانور کے حلال ہونے کا تعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر ذبح ہونے سے ہے، نیز حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لہٰذا اس کی ہدایت کے مطابق ہی چیزوں کو حرام یا حلال قرار دو۔

www.dawateislami.net

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ

وَ	قَدْ	فَصَّلَ(1)	لَكُمْ	مَّا	حَرَّمَ
اور (حالانکہ)	بیشک	اللہ نے تفصیل سے بیان کر دیں	تمہارے لئے	وہ (چیزیں) جو	اس نے حرام کی ہیں

حالانکہ وہ تمہارے لئے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر

عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ

عَلَيْكُمْ	اِلَّا	مَا	اضْطُرِرْتُمْ	اِلَيْهِ	وَ	اِنَّ
تمہارے اوپر	سوائے	(ان چیزوں کے) جو	تم مجبور ہو جاؤ	ان کی طرف	اور	بیشک

حرام کی ہیں سوائے ان چیزوں کے جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بیشک

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

كَثِيْرًا	لَّيُضِلُّوْنَ	بِاَهْوَآئِهِمْ(2)	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	رَبَّكَ
بہت سے (لوگ)	ضرور گمراہ کرتے ہیں	اپنی خواہشات کے سبب	علم کے بغیر	بیشک	تمہارا رب

بہت سے لوگ لاعلمی میں اپنی خواہشات کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ

هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ
وہ	خوب جانتا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو	اور	چھوڑ دو	ظاہری اور باطنی گناہ

حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے ○ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ	سَيُجْزَوْنَ	بِمَا
بیشک	وہ لوگ جو	کماتے ہیں	گناہ	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	(ان گناہوں کا) جن کا

بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا جن کا

ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ قانون یہ ہے کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس چیز کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

2 ..... اپنی طرف سے مختلف جانوروں یا اشیاء کو حرام قرار دیدینا گمراہی ہے۔ اس آیت پر وہ لوگ بھی غور کریں جو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کیلئے مقرر کردہ جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ دینا تو جانور حرام ہے

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْا (1)	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
وہ ارتکاب کرتے تھے	اور	تم نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	نہ ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

وہ اِرتکاب کرتے تھے ○ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

شیاطین کی وسوسہ اندازیاں

وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

وَ	اِنَّهٗ	لَفِسْقٌ	وَ	اِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ
اور	بیشک وہ	ضرور نافرمانی (ہے)	اور	بیشک	شیاطین	ضرور (وسوسے) ڈالتے ہیں

اور بیشک یہ نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

مومن و کافر کی مثال

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ	لِيُجَادِلُوْكُمْ (2)	وَ	اِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ
اپنے دوستوں کی طرف	تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے	اور	اگر	تم بات مانو گے ان کی	(تو) بیشک تم

وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو اس وقت

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	اَوَ مَنْ	كَانَ	مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَ	جَعَلْنَا
ضرور مشرک ہو گے	کیا اور جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندہ کر دیا اسے	اور	بنا دیا

تم بھی یقیناً مشرک ہو گے ○ اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے

لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

لَهٗ	نُوْرًا	يَّمْشِيْ	بِهٖ	فِى النَّاسِ	كَمَنْ مَّثَلُهٗ
اس کے لئے	ایک نور	وہ چلتا ہے	اس کے ساتھ	لوگوں میں	(کیا) اس کی مثال اس جیسی ہو گی جو

اس کے لیے ایک نور بنا دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

1 ..... حکم یہ ہے کہ جس جانور پر مسلمان یا کتابی نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا وہ حرام ہے اور اگر بھول کر نام لینا رہ گیا تو حلال ہے اور مسلمان و کتابی کے علاوہ کسی دوسرے کا ذبح کیا ہوا مطلقاً حرام ہے۔ یہاں کتابی سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو اپنے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ محض نام کے عیسائی اور حقیقت میں دہریہ مراد نہیں ہیں۔ 2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا محض جھگڑے کی نیت سے مناظرہ کرنا شیطانی لوگوں کا کام ہے لیکن تحقیق حق کے لئے مناظرہ کرنا عبادت ہے۔

www.dawateislami.net

فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

فِي الظُّلُمٰتِ	لَيْسَ	بِخَارِجٍ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
اندھیروں میں (ہے)	وہ نہیں	نکلنے والا	ان سے	اسی طرح	آراستہ کر دیئے گئے

اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

لِلْكٰفِرِيْنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
کافروں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	اسی طرح	ہم نے بنادیئے	ہر بستی میں

ان کے اعمال آراستہ کر دیئے گئے ○ اور ویسے ہی ہم نے ہر بستی میں

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَ

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا[1]	فِيْهَا	وَ
اس کے مجرموں کے سرغنے (یا) اس کے مجرموں کو سردار	تاکہ وہ سازشیں کریں	اس میں	اور

اس کے مجرموں کو (ان کا) سردار بنادیا تاکہ اس میں وہ اپنی سازشیں کریں اور

مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا

مَا يَمْكُرُوْنَ	اِلَّا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذَا
وہ سازشیں نہیں کرتے	مگر	اپنی جانوں کے ساتھ	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	جب

وہ صرف اپنے خلاف سازشیں کر رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	حَتّٰى	نُؤْتٰى
آئے ان کے پاس	کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	یہاں تک کہ	ہمیں دیا جائے

ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی

[1] ..... اس آیت میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سردارانِ مکہ کی دشمنی سے پریشان نہ ہوں، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزرے وہ جس شہر میں مبعوث ہوئے وہاں کے سرداروں نے ان کی اسی طرح مخالفت کی تھی۔

سردارانِ مکہ کی دشمنی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی

کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول

www.dawateislami.net

وقف منزل وقف لازم

مُجرموں کا انجام

ہدایت و گمراہی کی نشانی

مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

مِثْلَ	مَآ	اُوْتِيَ	رُسُلُ اللّٰهِ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	حَيْثُ	يَجْعَلُ
(اس کی) مثل	جیسا	دیا گیا	اللہ کے رسولوں (کو)	اللہ	خوب جانتا ہے	جہاں	وہ رکھے

ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ

رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

رِسٰلَتَهٗ (1)	سَيُصِيْبُ	الَّذِيْنَ	اَجْرَمُوْا	صَغَارٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
اپنی رسالت	عنقریب پہنچے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	جرم کئے	ذلت	اللہ کے ہاں	اور

اپنی رسالت رکھے۔ عنقریب مجرموں کو ان کے مکر و فریب کے بدلے میں اللہ کے ہاں

عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

عَذَابٌ شَدِيْدٌ	بِمَا	كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	فَمَنْ	يُّرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ
شدید عذاب	(اس کے) بدلے جو	وہ مکر و فریب کرتے تھے	تو جسے	چاہتا ہے	اللہ	کہ

ذلت اور شدید عذاب پہنچے گا ○ اور جسے اللہ ہدایت دینا

يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ

يَّهْدِيَهٗ	يَشْرَحْ (2)	صَدْرَهٗ	لِلْاِسْلَامِ	وَ	مَنْ	يُّرِدْ	اَنْ
ہدایت دے اسے	(تو) وہ کھول دیتا ہے	اس کا سینہ	اسلام کے لئے	اور	جسے	چاہتا ہے	کہ

چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا

يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ

يُّضِلَّهٗ	يَجْعَلْ	صَدْرَهٗ	ضَيِّقًا (3)	حَرَجًا	كَاَنَّمَا	يَصَّعَّدُ
گمراہ کردے اسے	بنا دیتا ہے	اس کا سینہ	تنگ	بہت ہی تنگ	گویا کہ	وہ زبردستی چڑھ رہا ہے

چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی آسمان پر

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ نبوت خاص عطائے الٰہی ہے۔ قومیت یا مال کی وجہ سے نبوت نہیں ملتی اور نہ ہی یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کر کے کوئی نبی بن جائے۔

2 ..... شرح کا معنی ہے ”کشادہ کرنا“ اور شرحِ صدر یعنی سینے کا کھل جانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کے اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دل دنیا سے دور اور آخرت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

3 ..... سینے کی تنگی یہ ہے کہ کفر کو پسند کرے اور اسلام کو برا سمجھے۔ یونہی نیکیوں سے رغبت ختم ہونا اور گناہوں کا شوق ہونا بھی دل کی تنگی میں داخل ہے۔

www.dawateislami.net

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾

فِي السَّمَآءِ	كَذٰلِكَ	يَجْعَلُ	اللّٰهُ	الرِّجْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾
آسمان میں	اسی طرح	ڈال دیتا ہے	اللہ	عذاب	ان لوگوں پر جو	ایمان نہیں لاتے

چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے ○

صراطِ مستقیم کا بیان

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

وَ	هٰذَا	صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ
اور	یہ	تمہارے رب کا سیدھا راستہ (ہے)	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں

اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے بیشک ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

جنت اور مدارج کی بشارت

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

لِقَوْمٍ	يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾	لَهُمْ	دَارُ السَّلٰمِ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) نصیحت قبول کرتے ہیں	ان کے لئے	سلامتی کا گھر	ان کے رب کے پاس

تفصیل سے آیتیں بیان کر دیں ○ ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

بروزِ قیامت سرکش جنات سے خطاب

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ

وَ	هُوَ	وَلِيُّهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾	وَ	يَوْمَ
اور	وہ	ان کا مددگار (ہے)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(جس) دن

ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ○ اور (یاد کرو) وہ دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	قَدِ	اسْتَكْثَرْتُمْ
وہ جمع کرے گا ان سب کو	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ	بیشک	تم نے بہت سے گھیر لئے

جب وہ اُن سب کو اٹھائے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے لوگوں کو

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام بھاری معلوم ہونا اور گناہ کے کام میں راحت محسوس کرنا، سینے کی تنگی کی علامت ہے۔

2 ..... دارالسلام کے دو معنی ہیں (1) سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، تو "دار السلام" کا معنی ہوا "اللہ تعالیٰ کا گھر" یعنی وہ گھر جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ اضافت اس گھر یعنی جنت کی عزت افزائی کے لئے ہے جیسے بَیْتُ اللہ اور نَاقَۃُ اللہ میں ہے۔ (2) اس کا دوسرا معنی ہے "سلامتی کا گھر" اور جنت کو "دارالسلام" اس لئے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر قسم کی خرابیوں، تکلیفوں اور مشقتوں سے سلامتی ہے۔

www.dawateislami.net

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـُٔوْهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

مِّنَ الْاِنْسِ	وَ	قَالَ	اَوْلِيٰٓـُٔوْهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ
انسانوں سے	اور	کہیں گے	انسانوں میں سے ان کے دوست	اے ہمارے رب	فائدہ اٹھایا

اپنا تابع بنالیا اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	وَّ	بَلَغْنَآ	اَجَلَنَا	الَّذِيْٓ	اَجَّلْتَ
ہمارے بعض نے بعض سے	اور	ہم پہنچ گئے	اپنی مدت (کو)	جو	تو نے مقرر فرمائی

ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی

لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا

لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اِلَّا
ہمارے لئے	اللہ فرمائے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	مگر

تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ اس میں رہو گے مگر

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَ كَذٰلِكَ

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ
جسے	چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	اسی طرح

جسے خدا چاہے۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور یونہی

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

نُوَلِّيْ	بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
ہم مسلط کر دیتے ہیں	بعض ظالموں کو بعض (پر)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے

ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں ○

1 ..... کفار جہنم سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں آیت میں اِس استثناء کے دو معنی ہیں (1) وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے لیکن قبر سے حشر تک اور میدان حشر میں حساب کتاب سے لے کر جہنم میں داخل ہونے تک جہنم میں نہ رہیں گے۔ (2) اس سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں انہیں ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل کیا جائے گا، جہنمی جب دوزخ کی آگ کی شدت سے فریاد کریں گے تو انہیں زَمْہَرِیْر یعنی سخت ٹھنڈے اور برفانی طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جب زَمْہَرِیْر کی ٹھنڈک سے گھبرا کر فریاد کریں گے تو انہیں پھر نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ 2 ..... اس آیت میں ظلم کرنے والوں =

www.dawateislami.net

قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ (1)	يَقُصُّوْنَ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	کیا نہیں آئے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ بیان کرتے

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	وَ	يُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تم پر	میری آیتیں	اور	ڈراتے تمہیں	تمہاری اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

شَهِدْنَا	عَلٰٓى اَنْفُسِنَا	وَ	غَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ
ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	اور	دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور

ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور

بُرے عمل کی دنیا و آخرت میں سزا کا ایک قانون

شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

شَهِدُوْا	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾	ذٰلِكَ (2)
وہ گواہی دیں گے	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے	یہ (رسولوں کا بھیجنا)

وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ○ یہ

اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

اَنْ	لَّمْ يَكُنْ	رَّبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ
(اس لئے) کہ	نہیں ہے	تمہارا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے	اور (جبکہ)

اس لیے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جبکہ

= کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کردے گا جو انہیں ذلیل و خوار اور تباہ و برباد کردے گا۔

1 ..... رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تغلیبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے مِنْكُمْ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔

2 ..... جمہور مفسرین کے نزدیک اس اسم اشارہ کا مشار الیہ ”رسولوں کا بھیجنا اور کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانا“ ہے۔

www.dawateislami.net

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

اَهْلُهَا	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا
اس کے باشندے	بے خبر ہوں	اور	ہر ایک کے لئے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو

ان کے لوگ بے خبر ہوں ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال سے

عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ

عَمِلُوْا (۱)	وَ	مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	اور	تمہارا رب بے خبر نہیں	(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور

درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور

رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

رَبُّكَ	الْغَنِيُّ	ذُو الرَّحْمَةِ	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
تمہارا رب	بے پروا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو اے لوگو!) تمہیں لے جائے	اور

اے حبیب! تمہارا رب بے پرواہے، رحمت والا ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

يَسْتَخْلِفْ	مِنْۢ بَعْدِكُمْ	مَّا	يَشَآءُ	كَمَآ	اَنْشَاَكُمْ
جانشین بنادے	تمہارے بعد	جسے	وہ چاہے	جیسے	اس نے پیدا کیا تمہیں

جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ ؕ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	اِنَّ	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لَاٰتٍ	وَّ
دوسرے لوگوں کی اولاد سے	بیشک	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	ضرور آنے والی (ہے)	اور

دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ○ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور

(۱) ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے چاہے وہ نیک ہو یا گنہگار اس کے اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے درجے ہیں اور انہی کے مطابق ثواب اور عذاب ہوگا، یونہی نیک اعمال کے درجات مختلف ہوتے ہیں کہ ایک ہی عمل اخلاص اور نیتوں کے فرق کی وجہ سے ایک شخص کے لئے زیادہ ثواب کا اور دوسرے کے لئے کم ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے

کفار مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	قُلْ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا (1)	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
نہیں	تم	بے بس کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم عمل کرتے رہو	اپنی جگہ پر

تم (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ○ تم فرماؤ، اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو،

اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

اِنِّيْ	عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
بیشک میں	(اپنی جگہ پر) کام کرتا ہوں	تو عنقریب تم جان لوگے	کس کے لئے ہوتا ہے

میں اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے کہ آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

عَاقِبَةُ الدَّارِ (2)	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾	وَ
(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک وہ	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور

کس کے لئے ہے؟ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے ○ اور

جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ

جَعَلُوْا (3)	لِلّٰهِ	مِمَّا	ذَرَاَ	مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ
انہوں نے بنایا، مقرر کیا	اللہ کے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیے	کھیتی اور مویشیوں سے

اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں یہ مشرک ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے

نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا

نَصِيْبًا	فَقَالُوْا	هٰذَا	لِلّٰهِ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	هٰذَا
ایک حصہ	پھر انہوں نے کہہ دیا	یہ	اللہ کے لئے (ہے)	اپنے گمان سے	اور	یہ

قرار دیتے ہیں پھر اپنے گمان سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ

1 ..... اس میں کفر یا گناہ کی اجازت نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے اس طرح فرمایا گیا ہے۔

2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ آج بھی فیصلہ ہو چکا کہ مومن جنتی ہے اور کافر دوزخی لیکن اعلانیہ چشم دید فیصلہ قیامت میں یا عذاب آتے وقت ہو گا۔

3 ..... یہاں زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی ایک جہالت بتائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے مختلف مالوں سے اللہ تعالیٰ اور بتوں کے نام جدا جدا حصے مقرر کرتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر کردہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جائے تو اسے واپس نہیں نکالتے لیکن اگر بتوں کا حصہ ادھر مل جاتا تو اسے نکال لیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

لِشُرَكَآىِٕنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

لِشُرَكَآىِٕنَا	فَمَا	كَانَ	لِشُرَكَآىِٕهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى اللّٰهِ
ہمارے شریکوں کے لئے (ہے)	تو جو	ہے	ان کے شریکوں کے لئے	پس وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک

ہمارے شریکوں کے لئے ہے تو جو ان کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ ؕ سَآءَ مَا

وَ	مَا	كَانَ	لِلّٰهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ	سَآءَ	مَا
اور	جو	ہے	اللہ کے لئے	تو وہ	پہنچ جاتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	جو

اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ	زَيَّنَ	لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
وہ فیصلہ کرتے ہیں	اور	اسی طرح	عمدہ کر دکھایا	بہت سے مشرکوں کے لئے	اپنی اولاد کا قتل

یہ فیصلہ کرتے ہیں ○ اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ

شُرَكَآؤُهُمْ (۱)	لِيُرْدُوْهُمْ	وَ	لِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ
ان کے شریکوں (نے)	تاکہ وہ ہلاک کریں انہیں	اور	تاکہ خلط ملط کر دیں، مشتبہ کر دیں	ان پر

عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر

دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

دِيْنَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ
ان کا دین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو چھوڑ دو انہیں	اور

مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور

(۱) ..... یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے کہ جن کو عقل صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو۔ بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فساد عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے کیونکہ اولاد کے ساتھ تو جانور بھی پیار کرتے ہیں لیکن یہ کفار شیاطین کی پیروی میں اولاد یعنی بیٹیوں کا بھی خون بہا دیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ

مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	قَالُوْا[1]	هٰذِهٖۤ	اَنْعَامٌ	وَّ	حَرْثٌ	حِجْرٌ
جو	وہ بہتان تراشی کرتے ہیں	اور	انہوں نے کہا	یہ	مویشی	اور	کھیتی	ممنوع (ہے)

ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو ○ اور مشرک اپنے خیال سے کہتے ہیں: یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے،

لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ

لَّا يَطْعَمُهَاۤ	اِلَّا	مَنْ	نَّشَآءُ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	اَنْعَامٌ
نہیں کھائے گا اسے	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں گے	(یہ) اپنے گمان سے (کہا)	اور	کچھ مویشی

اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اور کچھ مویشی ایسے ہیں

حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

حُرِّمَتْ	ظُهُوْرُهَا	وَ	اَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُوْنَ	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
حرام کردی گئیں	ان کی پشتیں (سواری کے لئے)	اور	کچھ مویشی	وہ نہیں لیتے	اللہ کا نام	ان پر

جن کی پیٹھوں (پر سواری) کو حرام کر دیا گیا اور کچھ مویشی وہ ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے،

افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا

افْتِرَآءً	عَلَيْهِ	سَيَجْزِيْهِمْ	بِمَا
(یہ سب) بہتان باندھتے ہوئے (کہا)	اس پر (یعنی اللہ پر)	عنقریب وہ بدلہ دے گا انہیں	(اس) کا جو

(یہ باتیں) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے (کہتے ہیں) عنقریب وہ انہیں ان کے

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ	خَالِصَةٌ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	انہوں نے کہا	جو	ان مویشیوں کے پیٹوں میں (ہے)	خالص

بہتانوں کا بدلہ دے گا ○ اور کہتے ہیں: ان مویشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص

[1] ..... اس آیت میں کفار کی چند بد عملیوں کا ذکر ہے۔ (1) اپنے بعض کھیتوں کو بتوں کے نام پر یوں وقف کرنا کہ اس کی پیداوار اور آمدنی صرف بتوں کے خادمین میں سے صرف مرد کھائیں، عورتیں نہ کھائیں۔ (2) بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینا جیسے بَحِیرہ، سائبہ وغیرہ جن سے کوئی کام نہ لیا جائے، نہ کسی کھیت سے انہیں ہٹایا جائے۔ کفار کے یہ دونوں کام تو شرک ہیں مگر شرعاً ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام نہیں۔ اسی لئے جہاد میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ان تمام چیزوں پر قبضہ کر کے استعمال فرماتے تھے۔ (3) بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ کام بھی شرک ہے اور اس ذبیحہ کا کھانا بھی حرام ہے اور یہ "مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" میں داخل ہے۔

www.dawateislami.net

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

لِّذُكُوْرِنَا (1)	وَ	مُحَرَّمٌ	عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا	وَ	اِنْ	يَّكُنْ
ہمارے مردوں کے لئے (ہے)	اور	حرام کیا گیا ہے	ہماری بیویوں پر	اور	اگر	وہ ہو

ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ

مَّيْتَةً	فَهُمْ	فِيْهِ	شُرَكَآءُ	سَيَجْزِيْهِمْ
مرا ہوا	تو وہ (سب)	اس میں	شریک (ہیں)	عنقریب بدلہ دے گا انہیں

مرا ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اِن کی باتوں کا

وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ

وَصْفَهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾	قَدْ	خَسِرَ (2)
ان کی باتوں (کا)	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	بیشک	نقصان میں پڑے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا، علم والا ہے ○ بیشک وہ لوگ تباہ ہو گئے

اَلَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

اَلَّذِيْنَ	قَتَلُوْٓا	اَوْلَادَهُمْ	سَفَهًۢا	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	قتل کی	اپنی اولاد	بیوقوفی (کرتے ہوئے)	علم کے بغیر	اور

جو اپنی اولاد کو جہالت سے بیوقوفی کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور

حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ

حَرَّمُوْا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افْتِرَآءً	عَلَى اللّٰهِ	قَدْ
حرام قرار دیا	(اسے) جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	بہتان باندھتے (ہوئے)	اللہ پر	بیشک

اللہ نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام قرار دیتے ہیں۔ بیشک

1 ..... کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بحیرہ، سائبہ، اونٹنی کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو صرف مرد کھا سکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھا سکتیں اور اگر مردہ پیدا ہو تو عورت مرد سب کھا سکتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

2 ..... اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسے قتل کر دینا دنیا و آخرت میں نقصان و تباہی کا باعث ہے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا کیسی نادانی و نقصان کا سبب

www.dawateislami.net

باغات اور کھیتوں میں قدرت الٰہی کے نمونے

ع ١٤ ٢

ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾ ع وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ

ضَلُّوْا	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَ
وہ گمراہ ہو گئے	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے

یہ لوگ گمراہ ہوئے اور یہ ہدایت والے نہیں ہیں ○ اور وہی ہے جس نے کچھ باغات

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ
کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ

غَيْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖٓ	اِذَآ	اَثْمَرَ
(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے	جب	وہ (درخت) پھل دے

کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ

فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَ	اٰتُوْا (1)	حَقَّهٗ	يَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو

1 ..... یہاں فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے، اس میں سب سے پہلے تو عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ داخل ہے اور اس کے علاوہ مساکین کو کچھ پھل وغیرہ دینا بھی پیداوار کے حقوق میں آتا ہے۔ اِس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر پیداوار میں زکوٰۃ ہے، چاہے پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس کے پھل سال تک رہیں یا نہ رہیں۔

www.dawateislami.net

حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾	وَ	مِنَ الْاَنْعَامِ	حَمُوْلَةً	وَّ
فضول خرچی کرنے والوں (کو)	اور	مویشیوں میں سے	کچھ بوجھ اٹھانے والے	اور

پسند نہیں فرماتا ○ اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور

فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

فَرْشًا	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا
کچھ زمین پر بچھے (پیدا کئے)	کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	اور	پیروی نہ کرو

کچھ زمین پر بچھے ہوئے جانور (پیدا کئے)۔ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور

حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر جرح

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ۙ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾	ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ (1)
شیطان کے قدموں (راستوں) کی	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	آٹھ جوڑے (پیدا کیے)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے۔)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ	وَ	مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ
ایک جوڑا بھیڑ سے	اور	ایک جوڑا بکری سے	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کیے

ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	نَبِّـُٔوْنِيْ (2)
یا دونوں مادہ	یا جو	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	مجھے خبر دو

یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ جانور پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو

1 ..... اس آیت میں جانوروں کے آٹھ جوڑے بیان کئے گئے یعنی نر و مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے۔ جانور تو اس کے علاوہ بھی ہیں لیکن چونکہ اہلِ عرب کے سامنے زیادہ تر یہی جانور ہوتے تھے اور حرام و حلال کے جو انہوں نے قاعدے بنائے وہ بھی انہی کے بارے میں تھے اس لئے بطورِ خاص ان جوڑوں کا بیان کیا گیا۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حلت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل نہ مانگی جائے گی بلکہ حرمت کا دعویٰ کرنے والے پر دلیل لانا لازم ہے۔ آج کل کچھ لوگ ہر چیز کے حلال ہونے پر دلیل مانگتے ہیں اور خود حرمت کی دلیل نہیں پیش کرتے۔ یہ اصول قرآن کے صریح خلاف ہے۔

www.dawateislami.net

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

بِعِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	وَ	مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ	وَ
علم کے ساتھ	اگر	تم ہو	سچے	اور	ایک جوڑا اونٹ سے	اور

تو علم کے ساتھ بتاؤ ○ اور (اللہ نے نر اور مادہ کا) ایک جوڑا اونٹ سے اور

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ (1)	اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا
ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کئے	یا دونوں مادہ	یا جو

ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا۔) تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ

اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ (2)	اِذْ
لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	کیا	تم تھے	موجود	جب

وہ جسے دونوں مادہ جانور اپنے پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب

وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وَصّٰىكُمُ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى
حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	اس کا	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
اللہ پر	جھوٹ	تاکہ وہ گمراہ کرے	لوگوں (کو)	علم کے بغیر	بیشک	اللہ

جھوٹ باندھے؟ تاکہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

1 ..... اس آیت کریمہ میں دورِ جاہلیت کے ان لوگوں کا رد ہے جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرالیا کرتے تھے۔

2 ..... یعنی اللہ تعالیٰ نے تم سے براہ راست تو بیان فرمایا نہیں اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ان جانوروں کی حرمت آئی نہیں تو اب ان جانوروں کے حرام ہونے کی کیا صورت باقی رہی۔ لہٰذا جب یہ بات نہیں ہے تو حرمت کے ان احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ، باطل اور خالص بہتان ہے۔

www.dawateislami.net

حرام جانوروں کا بیان

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِيْ مَاۤ اُوْحِيَ

لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾	قُلْ	لَّاۤ اَجِدُ (1)	فِيْ	مَاۤ	اُوْحِيَ
ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	میں نہیں پاتا	(اس) میں	جو	وحی کی جاتی ہے

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں

اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ

اِلَيَّ	مُحَرَّمًا	عَلٰى طَاعِمٍ	يَّطْعَمُهٗۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّكُوْنَ
میری طرف	حرام کی ہوئی (کوئی چیز)	کسی کھانے والے پر	وہ کھاتا ہو اسے	مگر	یہ کہ	ہو

کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ

مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا

مَيْتَةً	اَوْ	دَمًا مَّسْفُوْحًا	اَوْ	لَحْمَ خِنْزِيْرٍ	فَاِنَّهٗ	رِجْسٌ	اَوْ	فِسْقًا
مردار	یا	بہتا خون	یا	خنزیر کا گوشت	کیونکہ وہ	ناپاک (ہے)	یا	نافرمانی (کا وہ جانور)

مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو

شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(جسے ذبح کرتے وقت) پکارا گیا	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش والا

جس کے ذبح میں غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے) والا ہو

حرام جانوروں کی تیسری قسم

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	رَبَّكَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾	وَ
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	تمہارا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

(1) ..... مجموعی طور پر اس آیت کے متعلق چند احکام ہیں: (1) حرمت شریعت کی جانب سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفسانی خواہش سے۔ (2) بہتا ہوا خون حرام ہے اگرچہ نکل کر جم جائے، البتہ تلی، کلیجی حلال ہے اور یہ ویسے بھی جما ہوا خون ہوتا ہے۔ (3) ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ (4) سور کی ہر چیز حرام ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے۔ (5) سور کی کوئی چیز ذبح کرنے یا پکانے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ (6) جانور کی زندگی میں اس پر کسی کے نام پکارنے کا نہیں بلکہ ذبح کے وقت کا اعتبار ہے۔ (7) بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنا فسق اعتقادی یعنی کفر ہے۔ (8) شرعی مجبوری کی حالت میں مردار وغیرہ چیزیں بقدر ضرورت =

www.dawateislami.net

عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

عَلَى الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ (1)	وَ	مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کر دیا	ہر ناخن والا (جانور)	اور	گائے اور بکری سے

ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور ہم نے ان پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُوْمَهُمَآ (2)	اِلَّا	مَا	حَمَلَتْ
ہم نے حرام کر دیں	ان پر	ان دونوں کی چربیاں	سوائے	(اس چربی کے) جو	اٹھا رکھی ہو

گائے اور بکری کی چربی حرام کر دی سوائے اس چربی کے جو

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں (نے)	یا	جو	ملی ہوئی ہو	ہڈی کے ساتھ	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

ان کی پیٹھ کے ساتھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا

بِبَغْيِهِمْ ۡ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

بِبَغْيِهِمْ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ
ان کی سرکشی کا	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	پھر اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہو

بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں ○ پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

رَّبُّكُمْ	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
تمہارا رب	وسیع رحمت والا (ہے)	اور	ٹالا نہیں جاتا	اس کا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ○

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب

= حلال ہوں گی۔ (9) اگر اندازے میں غلطی کر کے ضرورت سے زیادہ ایک آدھ لقمہ کھالیا تو پکڑ نہ ہوگی۔

1 ..... یہاں ناخن سے مراد انگلی ہے خواہ انگلیاں بیچ سے پھٹی ہوں جیسے کتا اور درندے یا نہ پھٹی ہوں بلکہ کھر کی صورت میں ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ اور بطخ وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں بطورِ خاص شتر مرغ، بطخ اور اُونٹ مراد ہیں۔ جانور یہ یہودیوں پر حرام تھے۔ 2 ..... یہودیوں پر گائے، بکری کا گوشت وغیرہ حلال تھا لیکن ان کی چربی حرام تھی البتہ جو چربی گائے بکری کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو وہ ان کے لئے حلال تھی۔ یہودی چونکہ اپنی سرکشی =

www.dawateislami.net

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا

سَيَقُوْلُ[1]	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكْنَا
عنقریب کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم شرک نہ کرتے

اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

وَ	لَآ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ شَيْءٍ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	کوئی چیز	اسی طرح	جھٹلایا

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	حَتّٰى	ذَاقُوْا	بَاْسَنَا	قُلْ
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	یہاں تک کہ	انہوں نے چکھا	ہمارا عذاب	تم کہو

ایسے ہی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا۔ تم فرماؤ،

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

هَلْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوْهُ	لَنَا	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ
کیا	تمہارے پاس	کوئی علم (ہے)	تو تم نکالو اسے	ہمارے لئے	نہیں	تم پیروی کرتے

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے لئے نکالو۔ تم تو صرف جھوٹے خیال کے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ

اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾	قُلْ
مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	تم	مگر	اندازے لگا رہے ہو	تم کہو

پیروکار ہو اور تم یونہی غلط اندازے لگا رہے ہو ○ تم فرماؤ

= کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے تھے لہٰذا یہ چیزیں اُن پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ، بطخ اور شتر مرغ حلال ہیں۔

[1] ..... اس آیت میں غیبی خبر ہے کہ مشرک جو آئندہ کہنے والے تھے، اس سے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا۔

www.dawateislami.net

كفار سے گواہی کا مطالبہ اور جھوٹی گواہی کی ممانعت

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (1)	فَلَوْ	شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	قُلْ
تو کامل دلیل اللہ کی (ہے)	تو اگر	وہ چاہتا	(تو) ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا	تم کہو

تو کامل دلیل اللہ ہی کی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ تم فرماؤ،

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

هَلُمَّ (2)	شُهَدَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا	فَاِنْ
لے آؤ	اپنے گواہ	وہ لوگ جو	گواہی دیں	کہ	اللہ (نے)	حرام کیا ہے	اسے	پھر اگر

اپنے وہ گواہ لے آؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے (جسے تم حرام کہتے ہو) پھر اگر

شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

شَهِدُوْا	فَلَا تَشْهَدْ (3)	مَعَهُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ
وہ گواہی دے دیں	تو (اے مخاطب) تم گواہی نہ دینا	ان کے ساتھ	اور	پیچھے نہ چلنا

وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے! تو ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کی خواہشات کے جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	(نہ) ان لوگوں کی جو

خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو

شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع قُلْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	قُلْ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	وہ	اپنے رب کے	برابر والے ٹھہراتے ہیں	تم کہو

آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ تم فرماؤ،

1 ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایسی دلیل جو تمام تر شکوک و شبہات کو جڑ سے اکھاڑ دے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

2 ..... یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی سچا گواہ نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی اپنی تراشیدہ باتیں ہیں۔

3 ..... اس میں تنبیہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شہادت دے بھی دے تو وہ محض خواہش کی اتباع اور کذب و باطل ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق و تائید بھی اور جھوٹے آدمی کی وکالت بھی کیونکہ گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

www.dawateislami.net

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ
آؤ	میں پڑھ کر سنادوں	(وہ چیزیں) جنہیں	حرام کیا	تمہارے رب (نے)	تمہارے اوپر

آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ

اَلَّا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ
(وہ یہ) کہ تم شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ

وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

اِحْسَانًا	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	مِّنْ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
احسان، بھلائی (کرو)	اور	قتل نہ کرو	اپنی اولاد	تنگدستی (کے ڈر) سے	ہم

بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو، ہم

نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

نَرْزُقُكُمْ	وَ	اِيَّاهُمْ	وَ	لَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ
رزق دیں گے تمہیں	اور	انہیں	اور	قریب نہ جاؤ	بے حیائیوں (کے)	وہ جو	ظاہر ہیں

تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے

مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

مِنْهَا	وَ	مَا	بَطَنَ	وَ	لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِيْ
ان میں سے	اور	جو	پوشیدہ ہیں	اور	قتل نہ کرو	(اس) جان (کو)	جس کا (قتل)

پاس نہ جاؤ اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے

مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت

ظاہری باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم

ناحق قتل کی ممانعت

(1) ..... دور جاہلیت میں اولاد کو قتل کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اس ڈر سے اپنی اولاد قتل کر دیتے تھے کہ غربت کی وجہ سے انہیں کھلائیں پلائیں گے کہاں سے اور ان کے لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کیسے کریں گے۔ افسوس! فی زمانہ بہت سے مسلمان بھی دور جاہلیت کے کفار کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نومولود یا ماں کے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کروا دیتے ہیں کہ ان کی پرورش، تعلیم اور تربیت کے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے اور یہ عمل خاص طور پر اس وقت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والی جان بچی ہے۔

www.dawateislami.net

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ
حرام قرار دیا ہے	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	یہ	اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا

اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	وَ	لَا تَقْرَبُوْا (2)	مَالَ الْيَتِيْمِ	اِلَّا	بِالَّتِيْ	هِيَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	اور	قریب نہ جاؤ	یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے) سے جو	وہ

تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ

اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

اَحْسَنُ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَ
بہت اچھا (ہو)	یہاں تک کہ	وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی (کو)	اور	پورا کرو	ناپ	اور

سے حتّٰی کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول

الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

الْمِيْزَانَ	بِالْقِسْطِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تول	انصاف کے ساتھ	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے برابر)

انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتے ہیں

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

وَ	اِذَا	قُلْتُمْ (3)	فَاعْدِلُوْا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور	جب	تم بات کرو	تو عدل کرو	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا، رشتہ دار	اور	اللہ کے عہد کو

اور جب بات کرو تو عدل کرو اگرچہ تمہارے رشتے دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام

1 ..... چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکمِ اسلام کیلئے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا البتہ یہ یاد رہے کہ قتلِ برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان پر عام لوگ عمل نہیں کر سکتے بلکہ اس کی اجازت صرف حاکمِ اسلام کو ہے۔

2 ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال کے پاس اس طریقے سے جاؤ جس سے اس کا فائدہ ہو اور جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کر دو۔ 3 ..... یعنی خواہ گواہی دو یا فتویٰ دو یا حاکم بن کر فیصلہ کرو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قرابت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔

www.dawateislami.net

سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام

اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ لا وَ

اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	وَ
پورا کرو	یہ	اللہ نے تاکید فرمائی تمہیں	اس کی	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور

پورا کرو۔ (اللہ نے) تمہیں یہ تاکید فرمائی ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو ○ اور

اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا

اَنَّ	هٰذَا[1]	صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوا
(اس لئے) کہ	یہ (ہے)	میرا سیدھا راستہ	تو تم چلو اس پر	اور	نہ چلو

یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ط ذٰلِكُمْ

السُّبُلَ[2]	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	ذٰلِكُمْ
(دوسرے) راستوں (پر)	(اگر چلے) تو وہ جدا کر دیں گے	تم کو	اس (اللہ) کے راستے سے	یہ

نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں

تورات کی شان

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى

وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	ثُمَّ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى
اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا	تاکہ تم	پرہیز گار ہو جاؤ	پھر	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ ○ پھر ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَ

الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَى	الَّذِيْٓ	اَحْسَنَ	وَ
کتاب	(تاکہ احسان) پورا (ہو)	(اس آدمی) پر	جس نے	نیکی کی	اور

کتاب عطا فرمائی تاکہ نیک آدمی پر احسان پورا ہو اور

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ عقائد کی درستی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔ عقیدہ بمنزلہ شرط و بنیاد ہے کہ جس کے بغیر اعمال اصلاً معتبر نہیں جبکہ عبادات و معاملات میں بھی کثیر چیزیں فرض و واجب کے درجے میں ہیں۔ 2 ..... یہاں دوسرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت یا اسلام ہی کا نام لے کر کوئی کفریہ راستہ اپنانا جیسے قادیانی ہیں۔

www.dawateislami.net

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	لَّعَلَّهُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
ہر چیز کی تفصیل (ہو)	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہو)	تاکہ وہ	اپنے رب سے ملنے پر

ہر شے کی تفصیل ہو اور ہدایت و رحمت ہو کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ (۱)	وَ
ایمان لائیں	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے	برکت والی	تو تم پیروی کرو اس کی	اور

ایمان لائیں ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور

اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ

اتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾	اَنْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اُنْزِلَ
پرہیز گار بنو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے	(اس لئے نازل کی) کہ	تم (نہ) کہو	صرف	نازل کی گئی

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ (اس لئے اترا) تاکہ تم یہ (نہ) کہو کہ کتاب تو

الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

الْكِتٰبُ	عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ	مِنْ قَبْلِنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا	عَنْ دِرَاسَتِهِمْ
کتاب	دو گروہوں پر	ہم سے پہلے	اور	بیشک	ہم تھے	ان کے پڑھنے پڑھانے سے

ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾	اَوْ	تَقُوْلُوْا	لَوْ	اَنَّآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	الْكِتٰبُ
ضرور بے خبر	یا	تم (یہ نہ) کہو	اگر	بیشک	نازل کی جاتی	ہمارے اوپر	کتاب

کچھ خبر نہ تھی ○ یا (تاکہ تم یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی

قرآن مجید کی پیروی کا حکم

نزول قرآن لوگوں پر اتمام حجت ہے

ع ۱۹

(۱) ..... قرآن مجید کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ افسوس! فی زمانہ قرآن کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت نہیں کرتے ہیں اور سمجھنے والوں کی تعداد تو اور بھی قلیل ہے۔

www.dawateislami.net

لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

لَكُنَّآ (1)	اَهْدٰى مِنْهُمْ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
ضرور ہم ہوتے	ان سے زیادہ ہدایت یافتہ	تو بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور	رحمت	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے زیادہ ظالم کون جو

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ

كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	صَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِي	الَّذِيْنَ
جھٹلائے	اللہ کی آیتوں کو	اور	منہ پھیرے	ان سے	عنقریب ہم سزا دیں گے	ان لوگوں کو جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے۔ عنقریب وہ لوگ جو

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

يَصْدِفُوْنَ	عَنْ اٰيٰتِنَا	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
منہ پھیرتے ہیں	ہماری آیتوں سے	برے عذاب (کی)	(اس کے) سبب کہ	وہ منہ پھیرتے تھے

ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ پھیرنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے ○

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّآ	اَنْ	تَاْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ
کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس	فرشتے	یا

وہ صرف اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا

1 ..... کفارِ عرب کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر وہ بے عقل ان کتابوں سے ہدایت حاصل نہ کر سکے ہم اُن کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں اور ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست تو ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ سیدھی راہ پر ہوتے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اب تو قرآن نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

www.dawateislami.net

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ

يَاْتِيَ	رَبُّكَ	اَوْ	يَاْتِيَ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	يَوْمَ
آجائے	تمہارے رب (کا عذاب)	یا	آجائیں	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(جس) دن

تمہارے رب کا عذاب آجائے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں۔ جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

يَاْتِيْ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آجائیں گی	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(اس دن) نفع نہیں دے گا	کسی جان (کو)

تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

اِيْمَانُهَا	لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	اَوْ	كَسَبَتْ
اس کا ایمان (لانا)	(جو جان) ایمان نہیں لائی تھی	(اس) سے پہلے	یا	(جس نے نہیں) کمائی

نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے

فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

فِيْٓ اِيْمَانِهَا	خَيْرًا (1)	قُلِ	انْتَظِرُوْٓا	اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ
اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	تم کہو	تم انتظار کرو	بیشک ہم	انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہو گی۔ تم فرمادو: تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں ○ بیشک

الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ

الَّذِيْنَ (2)	فَرَّقُوْا	دِيْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِيَعًا	لَّسْتَ
وہ لوگ جنہوں نے	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	مختلف گروہ	تم نہیں ہو

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور خود مختلف گروہ بن گئے اے حبیب!

دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید

1 ..... اس کے معنی یہ ہیں کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جس گنہگار مومن نے توبہ نہ کی تو اس کے بعد اُس کی توبہ مقبول نہیں۔

2 ..... ان لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، یا ان سے تمام مشرکین مراد ہیں جو مختلف چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ

مِنْهُمْ	فِيْ شَيْءٍ	اِنَّمَاۤ	اَمْرُهُمْ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ
ان کی طرف سے	کسی چیز میں (جوابدہ)	صرف	ان کا معاملہ	اللہ کی طرف (ہے)	پھر

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے حوالے ہے پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

يُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾	مَنْ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کیا کرتے تھے	جو	ایک نیکی لائے

وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○ جو ایک نیکی لائے

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَهٗ	عَشْرُ اَمْثَالِهَا (1)	وَ	مَنْ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
تو اس کے لیے	اس جیسی دس (نیکیاں ہیں)	اور	جو	برائی لائے

تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے

فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ

فَلَا يُجْزٰۤى	اِلَّا	مِثْلَهَا	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾	قُلْ
تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا	تم کہو

تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ تم فرماؤ،

اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا

اِنَّنِيْ	هَدٰىنِيْ	رَبِّيْۤ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	دِيْنًا قِيَمًا
بیشک میں	ہدایت دی مجھے	میرے رب (نے)	سیدھے راستے کی طرف	(یہ) مضبوط دین (ہے)

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، (یہ) مضبوط دین ہے

نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا بدلہ برابر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا صراطِ مستقیم پر ہونا

1 ..... ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزاء ملے گی اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضلِ الٰہی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو

مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ

مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	قُلْ (1)
ابراہیم کی ملت	ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہیں تھے	مشرکوں میں سے	تم کہو

جو ہر باطل سے جدا ابراہیم کی ملت ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ○ تم فرماؤ،

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

اِنَّ	صَلَاتِيْ	وَ	نُسُكِيْ	وَ	مَحْيَايَ	وَ	مَمَاتِيْ
بیشک	میری نماز	اور	میری قربانیاں (یا، دیگر) عبادتیں	اور	میرا جینا	اور	میرا مرنا

بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾	لَا شَرِيْكَ لَهٗ	وَ	بِذٰلِكَ	اُمِرْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے لیے (ہے)	اس کا کوئی شریک نہیں	اور	اسی کا	مجھے حکم دیا گیا ہے

سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے

اقرارِ ربوبیت

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا

وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ (2)	قُلْ	اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْ	رَبًّا
اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	تم کہو	کیا اللہ کے علاوہ	میں تلاش کرلوں	رب

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں

ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

وَّ	هُوَ	رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	اِلَّا
اور (حالانکہ)	وہ	ہر چیز کا رب (ہے)	اور	نہیں کمائے گی	ہر جان	مگر

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے

1 ..... یہاں جو فرمایا گیا وہ حقیقتاً ایک مومن کی زندگی کی عکاسی ہے کہ مسلمان کا جینا، مرنا، اور عبادت و ریاضت سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہونا چاہئے۔ زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے کاموں میں صرف ہو۔ یونہی مرنا حالتِ ایمان میں ہو اور ہو سکے تو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے ہو۔ یونہی عبادت کا شرک جلی سے پاک ہونا تو بہر حال ایمانیات میں داخل ہے، عبادت شرکِ خفی یعنی ریاکاری سے بھی پاک ہو اور خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہو۔ 2 ..... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا، یونہی یومِ الست میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور امت کیلئے بھی ایمان و اسلام کا اول نمونہ =

www.dawateislami.net

عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ

عَلَيْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (1)	ثُمَّ
اسی پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسرے کا بوجھ	پھر

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے

تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس میں

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَكُمْ
اس میں	اختلاف کرتے	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں

اختلاف کرتے تھے ○ اور وہی ہے جس نے زمین میں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجٰتٍ
زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین	اور	بلندی دی	تمہارے بعض (کو)	بعض کے اوپر	کئی درجے

تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِيْ	مَآ	اٰتٰىكُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	(اس چیز) میں	جو	اس نے عطا کی تمہیں	بیشک	تمہارا رب

تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے بیشک تمہارا رب

لوگوں میں باہمی تفاوت کا مقصد امتحان ہے

= آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی ذات ہے۔

1 ..... یعنی مجرم گناہ سے بالکل بری ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کے گناہ ڈال دیئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا اور یونہی ایک آدمی کے گناہ دوسرے پر بغیر کسی سبب کے ڈال دیئے جائیں یہ بھی نہیں ہو سکتا البتہ جو آدمی گناہ کا طریقہ ایجاد کرے یا دوسرے کو گمراہ کرے یا گناہ کے راستے پر لگائے تو یہ اپنے ان افعال کی وجہ سے پکڑ میں آئے گا اور یہ اس کے گناہ کی شدت ہو گی کہ اس کی وجہ سے جتنے لوگوں نے جتنے گناہ کئے اُن سب کے وہ گناہ اِس پہلے آدمی پر ڈال دیئے جائیں۔=

www.dawateislami.net

الجزء ٩ النصف ٧

سَرِيْعُ الْعِقَابِ (1)	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾
بہت جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)

بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○

آیات: 206 — رکوع: 24

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف مَكِّيَّة

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾	كِتٰبٌ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	فَلَا يَكُنْ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	نازل کی گئی (ہے)	تمہاری طرف	پس نہ ہو

اے حبیب! (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے

فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى

فِيْ صَدْرِكَ	حَرَجٌ (2)	مِّنْهُ	لِتُنْذِرَ	بِهٖ	وَ	ذِكْرٰى
تمہارے سینے میں	کوئی تنگی	اس کی طرف سے	تاکہ تم ڈراؤ	اس کے ذریعے	اور	نصیحت (ہے)

تاکہ آپ اس کے ذریعے ڈر سنائیں اور مومنوں کے لئے نصیحت ہے پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے

تبلیغ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں

= حقیقت میں یہ اس آدمی کے اپنے ہی اعمال کا انجام ہے نہ یہ کہ بلاوجہ دوسروں کے گناہ اس پر ڈال دیئے گئے۔

1 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ جب عذاب کا وقت آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے میں دیر نہیں فرماتا۔

2 ..... اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکین و تسلی اور حوصلہ افزائی ہے اور اس کے ذریعے امت کے تمام مبلغین کو درس اور سبق ہے کہ لوگوں کے نہ ماننے یا تکلیفیں دینے کی وجہ سے تبلیغ دین میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔

www.dawateislami.net

اتباعِ قرآن کا حکم اور گمراہوں کی پیروی کی ممانعت

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢	اِتَّبِعُوْا	مَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ
ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کوئی تنگی نہ ہو ○ اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا	مِنْ دُوْنِهٖٓ	اَوْلِيَآءَ
تمہارے رب کی جانب سے	اور	پیچھے نہ جاؤ	اس (رب) کے سوا	دوستوں (یا) حاکموں (کے)

جو نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ۔

نافرمان قوموں کی ہلاکت کا بیان

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ۝٣	وَ	كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اور	کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں)	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤

فَجَآءَهَا	بَاْسُنَا	بَيَاتًا	اَوْ	هُمْ	قَآئِلُوْنَ ۝٤ (1)
تو آیا ان پر	ہمارا عذاب	رات (میں)	یا	وہ	دوپہر میں سوئے ہوئے (تھے)

تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا، یا (جب) وہ دوپہر کو سو رہے تھے ○

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا

فَمَا كَانَ	دَعْوٰىهُمْ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَآ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْٓا	اِنَّا
تو نہیں تھا	ان کا پکارنا	جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	بیشک

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بیشک

(1) ..... اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسے وقت آیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا کیونکہ وہ یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے۔ نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی اور نہ کوئی قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے بلکہ اچانک آ گیا اور وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کر سکے۔ اس سے کفار کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اسبابِ امن و راحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعتہً آجاتا ہے۔

www.dawateislami.net

قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ

كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ۝٥	فَلَنَسْـَٔلَنَّ (1)	الَّذِيْنَ	اُرْسِلَ
ہم تھے	ظلم کرنے والے	پس ہم ضرور پوچھیں گے	ان لوگوں سے جو	(رسول) بھیجے گئے

ہم (ہی) ظالم تھے ○ تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف

اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اِلَيْهِمْ	وَ	لَنَسْـَٔلَنَّ	الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦	فَلَنَقُصَّنَّ	عَلَيْهِمْ
ان کی طرف	اور	ضرور ہم پوچھیں گے	رسولوں (سے)	پس ہم ضرور بیان کر دیں گے	ان پر

(رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے ○ تو ضرور ہم ان کو اپنے علم سے

قیامت میں تولیوں اور گناہوں کا وزن ہونا

بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىِٕبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ ِۚالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بِعِلْمٍ	وَّ	مَا كُنَّا	غَآىِٕبِيْنَ ۝٧	وَالْوَزْنُ (2)	يَوْمَىِٕذِ ِالْحَقُّ	فَمَنْ
علم کے ساتھ	اور	ہم نہ تھے	غائب	اور وزن	اس دن برحق (ہے)	تو جو شخص

بتادیں گے اور ہم غائب نہ تھے ○ اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ

ثَقُلَتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨	وَ	مَنْ
بھاری ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہوں گے)	اور	جو شخص

پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں

پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں

1 ..... یعنی ان امتوں سے پوچھا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ تمہیں تمہارے رسولوں نے تبلیغ کی یا نہیں؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی؟ اور رسولوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیغام پہنچائے اور تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ 2 ..... صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک میزان لا کر رکھی جائے گی جس میں دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہو گی۔ اس پر ایمان لانا اور اسے حق سمجھنا ضروری ہے، رہی یہ بات کہ اس میزان کے دونوں پلڑوں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہو گی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا طریقہ =

www.dawateislami.net

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ

اَنْفُسَهُمْ	بِمَا	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	لَقَدْ
اپنی جانیں	(اس کے) سبب کہ	وہ ظلم کرتے تھے ہماری آیتوں پر	اور	ضرور بیشک

ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے ○ اور بیشک

مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

مَكَّنّٰكُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيْهَا
ہم نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی گزارنے کے اسباب

تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا

مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع وَ لَقَدْ

مَعَايِشَ	قَلِيْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	لَقَدْ
زندگی گزارنے کے اسباب	بہت ہی کم	تم شکر ادا کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ○ اور بیشک

خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ
ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا	فرشتوں سے

ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ

اسْجُدُوْا (1)	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	لَمْ يَكُنْ
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)	وہ نہیں ہوا

کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے

= کیا ہو گا؟ یہ سب ہماری عقل اور فہم کے دائرے سے باہر ہے اور نہ ہم اسے جاننے کے مکلف ہیں، ہم پر غیب کی چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، ان کی نوعیت اور کیفیت اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔

1 ..... تخلیقِ آدم و سجودِ آدم کا واقعہ اس سے پہلے سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے، یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کا مقصد ایک مرتبہ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کو یاد دلانا، شرفِ انسانیت کو بیان کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست اور دشمن کی روش کو دکھانا ہے کہ دیکھو دوست بھول کر بھی خطا کرتا ہے تو کس طرح گریہ وزاری =

www.dawateislami.net

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿١١﴾	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ	اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ
سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب

نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَيْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِيْ	مِنْ نَّارٍ [1]	وَّ
میں نے حکم دیا تمہیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور

کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا يَكُوْنُ
بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اُتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے

اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اُتر جا، پس تیرے لئے

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ

لَكَ	اَنْ	تَتَكَبَّرَ [2]	فِيْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ
تیرے لئے	کہ	تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو

جائز نہیں کہ تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو

ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿١٣﴾	قَالَ	اَنْظِرْنِيْٓ	اِلٰى يَوْمِ
ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

ذلت والوں میں سے ہے ○ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

= کرتا ہے اور محبوبِ حقیقی کو منانے کی کوشش کرتا ہے اور دشمنِ خدا قصداً تکبر سے حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ و معافی طلب کرنے کی بجائے غرور و تکبر اور حیلہ و تاویل کی راہ اپناتا ہے اور اپنا قصور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ الٹا تقدیر کا بہانا بنا کر خود کو قصور وار قرار دینے کی بجائے کہتا ہے کہ یا اللہ! یہ میرا قصور نہیں ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے گمراہ کیا ہے۔

1 ..... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہو گی وہ اس سے افضل ہو گا جس کی اصل مٹی ہو اور شیطان کا یہ =

www.dawateislami.net

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالَ	اِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾	قَالَ
(جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے) فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا

جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ○ شیطان نے کہا:

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

فَبِمَآ	اَغْوَيْتَنِيْ[1]	لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾
تو (اس کی) قسم کہ	تو نے گمراہ کیا مجھے	میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر

مجھے اِس کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا ○

لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَ

ثُمَّ	لَاٰتِيَنَّهُمْ	مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ[2]	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	وَ
پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور	ان کے پیچھے سے	اور

پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور

عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

عَنْ اَيْمَانِهِمْ	وَ	عَنْ شَمَآئِلِهِمْ	وَ	لَا تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ
ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تو نہ پائے گا	ان میں سے اکثر (کو)

ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو

شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ
شکر کرنے والے	(اللہ نے) فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل	مردود (ہو کر)	ضرور جو

شکر گزار نہ پائے گا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک

= خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ [2] ..... اس سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا مذموم وصف ہے کہ ہزاروں برس کا عبادت گزار ابلیس بھی اس کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں مردود ٹھہرا اور قیامت تک کے لئے ذلت و رسوائی کا شکار ہو گیا۔

[1] ..... شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کی، اس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے =

www.dawateislami.net

حضرت آدم و حوا کی جنت میں رہائش اور شجر ممنوعہ

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ

تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	لَاَمْلَـَٔنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٨﴾ (1)	وَ
پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	تم سب سے	اور

ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا ○ اور

يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

يٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	فَكُلَا	مِنْ حَيْثُ
اے آدم	رہو	تم	اور	تمہاری بیوی	جنت (میں)	تو دونوں کھاؤ	جہاں سے

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر اُس میں سے جہاں چاہو

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

شِئْتُمَا	وَ	لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا
تم چاہو	اور	تم دونوں قریب نہ جانا	اس درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے

کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے

حضرت آدم و حوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾	فَوَسْوَسَ	لَهُمَا	الشَّيْطٰنُ	لِيُبْدِيَ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	پھر وسوسہ ڈالا	ان دونوں کو	شیطان (نے)	تاکہ ظاہر کر دے

ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

لَهُمَا	مَا	وٗرِيَ	عَنْهُمَا	مِنْ	سَوْاٰتِهِمَا	وَ	قَالَ
ان کے لئے	وہ جو	چھپائی گئیں	ان دونوں سے	سے (یعنی)	ان کی شرمگاہیں	اور	کہنے لگا

ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا

=طور پر اس طرح کہا۔ 2.....سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

1.....اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنات اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔

www.dawateislami.net

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا

مَا نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	اِلَّآ	اَنْ	تَكُوْنَا
نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں

مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ

مَلَكَيْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	قَاسَمَهُمَآ	اِنِّيْ
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	ہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے	کہ میں

تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

لَكُمَا	لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾	فَدَلّٰىهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا
تمہارے لئے	ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اُتار لایا پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ
دونوں نے چکھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں	ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور

انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ

طَفِقَا يَخْصِفٰنِ (1)	عَلَيْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَآ
وہ چمٹانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

ممنوعہ درخت سے کھانے کا نتیجہ اور ندائے ربانی

1 ..... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لباس جدا ہوتے ہی دونوں کا پتوں کے ساتھ اپنے بدن کو چھپانا شروع کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پوشیدہ اعضاء کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لہٰذا جو شخص ننگے ہونے کو فطرت سمجھتا ہے جیسے مغربی ممالک میں ایک بڑے طبقے کا رجحان ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں۔

www.dawateislami.net

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَّكُمَآ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ	شیطان

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتة

لَكُمَا	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾	قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَآ (1)	اَنْفُسَنَا
تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)

تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○ دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

وَ	اِنْ	لَّمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا	لَنَكُوْنَنَّ
اور	اگر	تو نے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور	ہم پر رحم (نہ) کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے

اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○

(1) ..... اس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کا انتہائی لجاجت کے ساتھ سوال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔

حضرت آدم و حوا کی دعائے مغفرت

جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال

www.dawateislami.net

زمین پر زندگی اور موت و حشر کا بیان

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا

قَالَ	فِيْهَا	تَحْيَوْنَ	وَ	فِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَ	مِنْهَا
فرمایا	اس میں	تم جیوگے (زندگی گزاروگے)	اور	اس میں	تم مروگے	اور	اس سے

(اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے

لباس عظیم نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان

تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	قَدْ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا[1]	يُّوَارِيْ
تم نکالے جاؤ گے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا	تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے

اٹھائے جاؤ گے ○ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

سَوْاٰتِكُمْ	وَ	رِيْشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوٰى[2]	ذٰلِكَ
تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب وزینت (کالباس اتارا)	اور	پرہیز گاری کا لباس	یہ

تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس سب سے

شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد

بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اے آدم کی اولاد!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطٰنُ	كَمَآ	اَخْرَجَ	اَبَوَيْكُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ
فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے

تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا،

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

2 ..... لباسِ تقویٰ کا مطلب ہے "برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا"، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔

www.dawateislami.net

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

يَنْزِعُ	عَنْهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِيُرِيَهُمَا	سَوْاٰتِهِمَا	اِنَّهٗ
اس نے اتروادیا	ان سے	ان کا لباس	تاکہ وہ دکھادے انہیں	ان کی شرمگاہیں	بیشک وہ

ان دونوں سے ان کے لباس اتروادیئے تاکہ انہیں ان کی شرم کی چیزیں دکھادے۔ بیشک

يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

يَرٰىكُمْ (1)	هُوَ	وَ	قَبِيْلُهٗ	مِنْ حَيْثُ	لَا تَرَوْنَهُمْ	اِنَّا	جَعَلْنَا
دیکھتا ہے تمہیں	وہ	اور	اس کا قبیلہ	جہاں سے	تم نہیں دیکھتے انہیں	بیشک	ہم نے بنادیا

وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا

الشَّيٰطِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	لِلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذَا	فَعَلُوْا
شیطانوں (کو)	دوست	ان لوگوں کا جو	ایمان نہیں لاتے	اور	جب	وہ کریں

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنادیا ہے ○ اور جب کوئی بے حیائی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ

فَاحِشَةً (2)	قَالُوْا	وَجَدْنَا	عَلَيْهَآ	اٰبَآءَنَا	وَ	اللّٰهُ
کوئی بے حیائی	(تو) کہتے ہیں	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا (کو)	اور	اللہ (نے)

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی)

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اَمَرَنَا	بِهَا	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ	اَتَقُوْلُوْنَ
حکم دیا ہمیں	اس کا	تم کہو	بیشک	اللہ	حکم نہیں دیتا	بے حیائی کا	کیا تم کہتے ہو

ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات

شیطان کفار کا دوست ہے

شرک و معاصی پر کفار کا پیش دلیل دینا اور اس کا جواب

1 ..... یعنی ”شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں جبکہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔“ شیطان خطرناک دشمن ہے، اس سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور شیطان کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے کی کوشش کرنا نیز صالحین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ 2 ..... یہاں ”فاحشہ“ سے مراد یا تو شرک ہے جس کی برائی واضح ہے اور یا پھر زمانہ جاہلیت کے کافروں کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ تھا کہ کفار مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور اس کے جواز کی دلیل میں اپنے باپ دادا کو پیش کرتے تھے کہ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

عدل و انصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف

عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	قُلْ	اَمَرَ	رَبِّیْ	بِالْقِسْطِ (1)
اللہ پر	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	تم کہو	حکم دیا	میرے رب (نے)	انصاف کا

کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں؟ ○ تم فرماؤ: میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے

وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ

وَ	اَقِیْمُوْا	وُجُوْهَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (2)	وَّ	ادْعُوْهُ
اور	سیدھے کرلو	اپنے چہرے	ہر سجدہ (نماز) کے وقت	اور	پکارو اسے

اور (یہ کہ) ہر نماز کے وقت تم اپنے منہ سیدھے کرو اور عبادت کو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ ؕ

مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	كَمَا	بَدَاَكُمْ	تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)	جیسے	اس نے آغاز کیا تمہارا	(ویسے ہی) تم پلٹو گے

اسی کے لئے خالص کرکے اس کی بندگی کرو۔ اس نے جیسے تمہیں پیدا کیا ہے ویسے ہی تم پلٹو گے ○

ہدایت و گمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ

فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ

فَرِیْقًا	هَدٰى	وَ	فَرِیْقًا	حَقَّ	عَلَیْهِمُ	الضَّلٰلَةُ	اِنَّهُمُ
ایک گروہ (کو)	اس نے ہدایت دی	اور	ایک گروہ	ثابت ہوگئی	ان پر	گمراہی	بیشک وہ

ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہوگئی، انہوں نے

اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اتَّخَذُوا	الشَّیٰطِیْنَ	اَوْلِیَآءَ (3)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بنالیا	شیطانوں (کو)	دوست	اللہ کے سوا	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ

1 ..... قسط کے کئی معانی ہیں جیسے حصہ، عدل و انصاف اور درمیانی چیز یعنی جس میں کمی زیادتی نہ ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں "قسط" عدل وانصاف کے معنی میں ہے۔

2 ..... یہ مصدر میمی ہے جس کا معنی سجدہ ہے اور اس سے مراد نماز ہے۔

3 ..... شیطانوں کو دوست بنانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اس کے بتائے ہوئے کفر، سرکشی، گناہ اور نافرمانی کے راستے پر چلے۔

www.dawateislami.net

نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم

کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت

زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہلِ ایمان کی خصوصیت

ع ٢

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	خُذُوْا	زِيْنَتَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
ہدایت پر ہیں	اے آدم کی اولاد	لے لو	اپنی زینت	ہر سجدہ (نماز) کے وقت

ہدایت یافتہ ہیں ○ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَّ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	کھاؤ	اور	پیو	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْۤ اَخْرَجَ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾	قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ[1]	زِيْنَةَ اللّٰهِ	الَّتِيْۤ	اَخْرَجَ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	تم کہو	کس نے	حرام کی	اللہ کی زینت	وہ جو	اس نے نکالی

پسند نہیں فرماتا ○ تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے

لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

لِعِبَادِهٖ	وَ	الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ	قُلْ	هِيَ	لِلَّذِيْنَ
اپنے بندوں کے لئے	اور	پاکیزہ رزق	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے ہے جو

اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟) تم فرماؤ: یہ دنیا میں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

اٰمَنُوْا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ	كَذٰلِكَ
ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں	قیامت کے دن خاص (انہی کے لئے ہو گا)	اسی طرح

ایمان والوں کے لئے ہے، قیامت میں تو خاص انہی کے لئے ہو گا۔ ہم اسی طرح

[1] ..... اس آیت مبارکہ کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (1) وہ لوگ جو اپنے زہد و تقویٰ کے گھمنڈ میں لوگوں کی حلال اشیاء میں بھی تحقیق کر کے ان کی دل آزاری کرتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز اور سراسر تقویٰ کے خلاف ہے۔ (2) وہ لوگ جو خود تو اپنے نفس پر سختی کرنے کی خاطر لذیذ غذاؤں کو ترک کرتے ہیں لیکن دوسرا شخص اگر ان غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی سراسر حرام ہے۔ (3) وہ لوگ جو گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی اور سبیل وغیرہ کے شربت کو ممنوع و حرام کہتے ہیں وہ بھی اس آیت کے =

www.dawateislami.net

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا

نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	اِنَّمَا
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	تم کہو	صرف

علم والوں کے لئے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○ تم فرماؤ،

حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا

حَرَّمَ	رَبِّيَ	الْفَوَاحِشَ (1)	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَ	مَا
حرام قرار دی ہیں	میرے رب (نے)	بے حیائیاں	وہ جو	ظاہر ہوں	ان میں سے	اور	جو

میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں

بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا

بَطَنَ	وَ	الْاِثْمَ (2)	وَ	الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ (3)	وَ	اَنْ	تُشْرِكُوْا
چھپی ہوں	اور	گناہ	اور	ناحق زیادتی	اور	یہ کہ	تم شریک قرار دو

اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسے کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَّ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے ساتھ	وہ چیز	اللہ نے نہیں اتاری	اس پر	کوئی دلیل	اور	یہ کہ	تم کہو	اللہ پر

شریک قرار دو جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	اَجَلٌ	فَاِذَا
وہ (باتیں) جو	تمہیں معلوم نہیں	اور	ہر گروہ کے لئے	ایک مدت (مقرر ہے)	تو جب

جس کا تم علم نہیں رکھتے ○ اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب

= صریح خلاف کرکے گناہ گار ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں حلال ہیں اور انہیں ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔

1 ..... اس سے مراد ہر کبیرہ گناہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ گناہ مراد ہیں جن میں شرعی سزا لازم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زنا ہے۔

2 ..... اس کی تفسیر میں بھی چند قول ہیں (1) ہر صغیرہ گناہ (2) وہ گناہ ہے کہ جس پر شرعی سزا لازم نہ ہو۔ (3) ہر گناہ "اِثْم" ہے چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

3 ..... ناحق زیادتی کا معنی ہے "کسی شخص کا اس چیز کو طلب کرنا جو اس کا حق نہیں" جبکہ اپنے حق کو طلب کرنا اس میں داخل نہیں۔

www.dawateislami.net

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

جَآءَ	اَجَلُهُمْ	لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾
آجائے گی	ان کی مدت	(تو)وہ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے ہوسکیں گے

ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے ○

رسولوں سے متعلق بنی آدم کو ہدایت ربانی

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ
اے آدم کی اولاد	اگر	آئیں تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	(جو)بیان کریں

اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ

عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	فَمَنِ	اتَّقٰى	وَ	اَصْلَحَ
تم پر (تمہارے سامنے)	میری آیتیں	تو جو	پرہیز گاری اختیار کرے	اور	اپنی اصلاح کرلے

میری آیتوں کی تلاوت کریں تو جو پرہیز گاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ

فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِيْنَ
تو کوئی خوف نہیں (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے

تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا[1]	عَنْهَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ

ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں تکبر کریں گے تو یہ لوگ جہنمی ہیں،

1 ..... آیات کے مقابلے میں تکبر کا معنی ہے انہیں تسلیم نہ کرنا۔ تکبر کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ متکبر کیلئے نصیحت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى[1]	عَلَى اللّٰهِ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ

كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يَنَالُهُمْ
جھوٹ	یا	وہ جھٹلائے	اس کی آیتوں کو	یہ لوگ	پہنچتا رہے گا انہیں

جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں؟ تو انہیں

نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ

نَصِيْبُهُمْ	مِّنَ الْكِتٰبِ	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءَتْهُمْ
ان کا حصہ	(نصیب میں) لکھے ہوئے سے	یہاں تک کہ	جب	آتے ہیں ان کے پاس

ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتّٰی کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا

رُسُلُنَا	يَتَوَفَّوْنَهُمْ	قَالُوْٓا	اَيْنَ	مَا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	جان نکالتے ہیں ان کی	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کہاں ہیں	وہ جن کی

ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں: وہ کہاں ہیں جن کی

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا
تم عبادت کیا کرتے تھے	اللہ کے سوا	(جواب میں) وہ کہتے ہیں	وہ غائب ہو گئے	ہم سے

تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں: وہ ہم سے غائب ہو گئے

[1] ..... اللہ تعالیٰ پر افتراء کی مختلف صورتیں ہیں (1) بتوں یا ستاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانا۔ (2) یزداں اور اہرمن دو خدا قرار دینا۔ (3) اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے یا بیٹیاں ٹھہرانا۔ (4) باطل احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔ آیات کو جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہ ماننا اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنا۔

www.dawateislami.net

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

وَ	شَهِدُوْا	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾
اور	وہ گواہی دیتے ہیں	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے

اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے ○

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَالَ	ادْخُلُوْا	فِيْٓ اُمَمٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ فرمائے گا	داخل ہو جاؤ	(ان) گروہوں میں	تحقیق	وہ گئے	تم سے پہلے

اللہ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور آدمیوں کے گروہ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	فِي النَّارِ	كُلَّمَا	دَخَلَتْ	اُمَّةٌ	لَّعَنَتْ
جنوں اور انسانوں میں سے	آگ میں	جب کبھی	داخل ہو گا	ایک گروہ	لعنت کرے گا

آگ میں گئے ہیں تم بھی ان میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہو گا تو دوسرے (گروہ) پر

اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا

اُخْتَهَا (۱)	حَتّٰٓى	اِذَا	ادَّارَكُوْا
اپنے ہم مذہب (گروہ پر)	یہاں تک کہ	جب	وہ ایک دوسرے کے پیچھے جا کر جمع ہو جائیں گے

لعنت کرے گا حتّٰی کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے

فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

فِيْهَا	جَمِيْعًا	قَالَتْ	اُخْرٰىهُمْ	لِاُوْلٰىهُمْ	رَبَّنَا
اس (آگ) میں	سب	(تو) کہیں گے	ان کے بعد والے	اپنے پہلوں کے بارے	اے ہمارے رب

تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے رب!

کفار کو دخولِ جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب

(۱) ..... یعنی ہر قسم کا کافر اپنی قسم کے کافر کو لعنت کرے گا۔ مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے، یہودی یہودیوں پر اور عیسائی عیسائیوں پر لعنت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر ایک اس ہی کے ساتھ ہو گا جس سے دل کا تعلق ہو گا، زمانہ اور جگہ ایک ہو یا مختلف۔

www.dawateislami.net

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ

هٰٓؤُلَآءِ	اَضَلُّوْنَا	فَاٰتِهِمْ	عَذَابًا ضِعْفًا	مِّنَ النَّارِ
یہ لوگ	انہوں نے گمراہ کیا ہمیں	پس تو دے انہیں	دُگنا عذاب	آگ سے

انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو تو انہیں آگ کا دُگنا عذاب دے۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ

قَالَ	لِكُلٍّ	ضِعْفٌ	وَّ	لٰكِنْ	لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَالَتْ
اللہ فرمائے گا	سب کے لئے	دُگنا (ہے)	اور	لیکن	تمہیں معلوم نہیں	اور	کہیں گے

اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دُگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ○ اور پہلے والے

اُولٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اُولٰىهُمْ	لِاُخْرٰىهُمْ	فَمَا كَانَ	لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ
ان کے پہلے	اپنے بعد والوں سے	تو نہیں ہے	تمہارے لئے	ہم پر	کوئی فضیلت، برتری

دوسروں سے کہیں گے تو تمہیں ہم پر کوئی برتری نہ رہی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

تو اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	عَنْهَا	لَا تُفَتَّحُ (1)	لَهُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	نہیں کھولے جائیں گے	ان کے لیے

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے

کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخولِ جنت محال ہونے کا بیان

ع ۲۴

1 ..... کافر کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کفار کے اعمال اور ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے کیونکہ اُن کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ

اَبْوَابُ السَّمَآءِ	وَ	لَا يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	حَتّٰى	يَلِجَ
آسمان کے دروازے	اور	وہ داخل نہ ہوں گے	جنت (میں)	یہاں تک کہ	داخل ہو جائے

نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے حتّٰی کہ سوئی کے سوراخ میں

الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

الْجَمَلُ	فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ [1]	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ [2]
اونٹ	سوئی کے سوراخ میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	مجرموں (کو)

اونٹ داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

کفار کا جہنمی بچھونا

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ

لَهُمْ	مِّنْ جَهَنَّمَ	مِهَادٌ	وَّ	مِنْ فَوْقِهِمْ	غَوَاشٍ [3]
ان کے لئے	جہنم سے	بچھونا (ہے)	اور	ان کے اوپر سے	(آگ کی) اوڑھنیاں (ہوں گی)

ان کے لئے آگ بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (اسی کا) اوڑھنا ہو گا

نیکوں کا انجام

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَآ
انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم بوجھ نہیں رکھتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)

انہوں نے اچھے اعمال کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے،

1 ..... اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے کیونکہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اور جو محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتا ہے، لہٰذا کفار کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔

2 ..... اس آیت میں مجرمین سے کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

3 ..... یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں صرف اوپر نیچے کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ دایاں بایاں سیاقِ کلام سے خود ہی سمجھ میں آ گیا۔

www.dawateislami.net

اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا

اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ہم نے کھینچ لیا	جو

وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور ہم نے ان کے سینوں سے

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ

فِيْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (1)	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	وَ
ان کے سینوں میں (تھا)	بغض و کینہ	(جنت میں) بہیں گی	ان کے نیچے	نہریں	اور

بغض و کینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ

قَالُوْا	الْحَمْدُ (2)	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	هَدٰىنَا	لِهٰذَا	وَ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	ہدایت دی ہمیں	اس کی	اور

وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور

مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

مَا كُنَّا	لِنَهْتَدِيَ	لَوْلَآ	اَنْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَقَدْ
ہم نہیں تھے	کہ ہدایت پاتے	اگر نہ ہوتا	کہ	ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	ضرور بیشک

ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ

جَآءَتْ	رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُوْدُوْٓا	اَنْ	تِلْكُمُ
آئے	ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	اور	انہیں ندا کی جائے گی	کہ	یہ

ہمارے رب کے رسول حق لائے اور انہیں ندا کی جائے گی کہ یہ

اہلِ جنت کے دل کینے سے خالی ہوں گے

اہلِ جنت کا حمد و شکر کرنا اور ہدایت ربانی کا اقرار

نیک اعمال کے بدلے جنت

1 ..... جنتیوں کے دل بغض و کینہ سے پاک ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض و کینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنتیوں میں داخل فرمائے گا۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر جنت میں بھی ہو گا کیونکہ وہ حمد و شکر ہی کا مقام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ علم و عمل اور ہدایت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی عطا سے ہے لہٰذا کسی کو علم یا اچھے عمل کی توفیق ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق جانے۔ اسی وجہ سے ہمیں بکثرت لاحول شریف پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى

الْجَنَّةُ	اُوْرِثْتُمُوْهَا (1)	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	نَادٰۤى
جنت (ہے)	تمہیں وارث بنادیا گیا اس کا	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	پکاریں گے

جنت ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے میں اس کا وارث بنادیا گیا○ اور جنتی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبَ النَّارِ (3)	اَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا
جنت والے	دوزخ والوں (کو)	کہ	بیشک	ہم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا ہم سے

جہنم والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ

رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ	رَبُّكُمْ	حَقًّا
ہمارے رب (نے)	سچا	تو کیا	تم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا	تمہارے رب (نے)	سچا

ہم نے اسے سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ

قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ	بَيْنَهُمْ	اَنْ
وہ کہیں گے	ہاں	پھر پکارے گا	ایک ندا دینے والا	ان (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان	کہ

وہ کہیں گے: ہاں، پھر ایک ندا دینے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
اللہ کی لعنت (ہو)	ظالموں پر	وہ لوگ جو	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور

ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو○ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور

1 ..... جنت کو دو وجہ سے میراث فرمایا گیا۔ (1) کافروں کے ایمان لانے کی صورت میں جو جنتی محلات ان کیلئے تیار تھے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی بجائے اہلِ ایمان کو دیدیئے جائیں گے تو یہ گویا ان کی میراث ہوئی۔ (2) جیسے میراث اپنی محنت و کمائی سے نہیں ملتی اسی طرح جنت کا ملنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہوگا۔ 2 ..... قرآن مجید میں جنت میں داخلے کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ کا فضل۔ (2) بندوں کے نیک اعمال۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلا حقیقی سبب ہے اور دوسرا ظاہری سبب ہے۔ 3 ..... ان سے مراد جہنمی کفار ہیں نہ کہ گنہگار مومن، کیونکہ جنتی مسلمان ان گنہگاروں کو طعنہ نہ دیں گے بلکہ ان کی شفاعت کرکے وہاں سے نکالیں گے۔

www.dawateislami.net

وقف لازم

اعراف پر موجود لوگوں کا اہلِ جنت سے کلام

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا (1)	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	اور	وہ	آخرت کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

بَيْنَهُمَا	حِجَابٌ (2)	وَ	عَلَى الْاَعْرَافِ	رِجَالٌ
ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ (ہے)	اور	اعراف پر	کچھ مرد (ہوں گے)

جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

يَّعْرِفُوْنَ	كُلًّا	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	نَادَوْا	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ
وہ پہچانیں گے	سب (کو)	ان کی پیشانیوں سے	اور	وہ پکاریں گے	جنت والوں (کو)	کہ

جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	لَمْ يَدْخُلُوْهَا	وَ	هُمْ
تم پر سلام (ہو)	وہ (اعراف والے) داخل نہیں ہوئے اس (جنت) میں	اور (جبکہ)	وہ

تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور

اعراف کے لوگوں کا جہنمیوں کو دیکھ کر دعا

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	صُرِفَتْ	اَبْصَارُهُمْ
(جنت کی) طمع رکھتے ہوں گے	اور	جب	پھیری جائیں گی	ان (اعراف والوں) کی آنکھیں

اس کی طمع رکھتے ہوں گے ○ اور جب ان اعراف والوں کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف

1 ..... یہاں یہ وعیدیں بطورِ خاص کافروں کے متعلق ہیں لیکن جو مسلمان کہلانے والے بھی دوسروں کو دین پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دین میں تحریف و تبدیلی چاہتے ہیں جیسے بے دین و ملحد لوگ جو دین میں تحریف و تغییر کی کوششیں کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ بھی کوئی کم مجرم نہیں بلکہ وہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ 2 ..... یہ پردہ اس لئے ہے تاکہ دوزخ کا اثر جنت میں اور جنت کا اثر دوزخ میں نہ آسکے اور حق یہ ہے کہ یہ پردہ اعراف ہی ہے چونکہ یہ پردہ بہت اونچا ہوگا اس لئے اسے اعراف کہا جاتا ہے کیونکہ اعراف کا معنیٰ ہے "بلند جگہ"۔

www.dawateislami.net

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ	قَالُوْا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾
جہنم والوں کی طرف	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب	تو نہ کرنا ہمیں	ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

پھیری جائیں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ○

اہلِ اعراف کا کافر جہنمیوں سے کلام

وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ

وَ	نَادٰى	اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ	رِجَالًا	يَّعْرِفُوْنَهُمْ
اور	پکاریں گے	اعراف والے	کچھ مردوں (کو)	وہ پہچانتے ہوں گے انہیں

اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکار کر کہیں گے جنہیں ان کی پیشانیوں سے

بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا

بِسِيْمٰهُمْ	قَالُوْا	مَاۤ اَغْنٰى	عَنْكُمْ	جَمْعُكُمْ	وَ	مَا
ان کی پیشانیوں سے	کہیں گے	نہیں کام آئی	تم سے (تمہیں)	تمہاری جماعت	اور	جو

پہچانتے ہوں گے: تمہاری جماعت اور جو تم تکبر کرتے تھے

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	اَهٰۤؤُلَآءِ (1)	الَّذِيْنَ	اَقْسَمْتُمْ
تم تکبر کرتے تھے	کیا یہ ہیں	وہ لوگ جو (جن کے بارے)	تم نے قسمیں کھائیں

وہ تمہیں کام نہ آیا ○ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ	اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ
(کہ) اللہ انہیں رحمت نہیں پہنچائے گا	(ان سے تو فرمادیا گیا کہ) تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)

کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (ان سے تو فرمایا گیا ہے کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

1 ..... اعراف والے غریب جنتی مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے مشرکوں سے کہیں گے کہ کیا یہی وہ غریب مسلمان ہیں جنہیں تم دُنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور جن کی غریبی فقیری دیکھ کر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نہیں فرمائے گا، اب خود دیکھ لو کہ وہ جنت کے دائمی عیش وراحت میں کس عزت واحترام کے ساتھ ہیں اور تم کس بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مومن کی فقیری یا کافر کی امیری سے دھوکا نہ کھانا چاہئے نیز کسی غریب کی غربت کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے۔ غریبوں کی بے کسی کا مذاق اڑانا کافروں کا طریقہ ہے اور مسلمان کو غربت کے طعنے دینا ایذاء مسلم اور حرام فعل ہے۔

www.dawateislami.net

اہلِ جہنم کا جنتیوں سے پانی و رزق مانگنا

لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ

لَا خَوْفٌ	عَلَيْكُمْ	وَ	لَآ	اَنْتُمْ	تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	نَادٰٓى	اَصْحٰبُ النَّارِ
کوئی خوف نہیں	تم پر	اور	نہ	تم	غمگین ہوگے	اور	پکاریں گے	جہنم والے

تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ○ اور جہنمی

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ	اَفِيْضُوْا	عَلَيْنَا	مِنَ الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا
جنت والوں (کو)	کہ	ڈال دو	ہمارے اوپر	کچھ پانی	یا	(اس) سے جو

جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَهُمَا (1)
رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ (نے)	حرام کر دیا ہے ان دونوں کو

کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر

دین کو کھیل تماشا بنانے والے کافروں کا اُخروی انجام

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ (2)	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّ	لَعِبًا
کافروں پر	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا	اپنے دین (کو)	تماشا	اور	کھیل

حرام کر دی ہیں ○ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا

وَّ	غَرَّتْهُمُ	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	فَالْيَوْمَ	نَنْسٰىهُمْ (3)	كَمَا
اور	دھوکا دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	تو آج	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	کیونکہ

اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ

1 ..... یہاں حرام سے مراد شرعی حرام نہیں کیونکہ وہاں شرعی احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ مراد کامل محرومی ہے۔ نیز جنتیوں کا جہنمیوں کی مدد نہ کرنا کافر جہنمیوں کے متعلق ہے ورنہ جہنم کے مستحق بہت سے گناہگار مسلمانوں کو ان کے نیک رشتے داروں کی شفاعت نصیب ہوگی۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر رحم آئے گا اگرچہ اس کا سگا باپ، بیٹا یا بہترین دوست ہو، وہ اس کے مانگنے پر بھی اُدھر کچھ نہ پھینکے گا۔ 3 ..... یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت کا مطلب کفار کے نسیان (بھولنے) کا بدلہ دینا ہے۔

www.dawateislami.net

نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا

نَسُوْا	لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا	وَ	مَا	كَانُوْا
انہوں نے بھلادیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	(اس لئے) کہ	وہ تھے

انہوں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا اور وہ

بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ

بِاٰيٰتِنَا	يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ (1)
ہماری آیتوں کا	انکار کرتے	اور	ضرور بیشک	ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ○ اور بیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے

فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

فَصَّلْنٰهُ	عَلٰى عِلْمٍ	هُدًى وَّرَحْمَةً (2)
ہم نے تفصیل سے بیان کیا اسے	ایک عظیم علم (کی بنا) پر	(وہ) ہدایت اور رحمت (ہے)

جسے ہم نے ایک عظیم علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا، ایمان لانے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے	مگر

ہدایت اور رحمت ہے ○ وہ تو صرف قرآن کے کہے ہوئے

تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ

تَاْوِيْلَهٗ	يَوْمَ	يَاْتِيْ	تَاْوِيْلُهٗ
اس (قرآن) کا (بتایا ہوا) انجام	(جس) دن	(اُن کے سامنے) آئے گا	اس کا (بتایا ہوا) انجام

آخری انجام کا انتظار کررہے ہیں۔ جس دن وہ آخری انجام آئے گا

1 ..... کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا کہ اس میں انسانی ہدایت کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام چیزیں بیان فرمادیں اور جس چیز کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعوت دی اس کی حقانیت کے زبردست دلائل قائم فرمائے اور اسے بار بار دلنشین انداز اور حسین پیرایوں میں بیان کیا۔ قرآن پاک عقائدِ حقہ اور اعمالِ صالحہ کے بیان کا حسین مجموعہ ہے۔ 2 ..... قرآن کی رحمت عامہ تو سارے عالم کیلئے ہے کہ ساری دنیا کو ایک ہدایت نامہ مل گیا مگر رحمت خاصہ صرف مومنوں کیلئے ہے کیونکہ اس سے نفع صرف وہی اٹھاتے ہیں۔

فصل بیان اور ہدایت و رحمت پر مشتمل کتاب قرآن

کفار کی دنیا میں غفلت اور قیامت میں حسرت و نقصان

www.dawateislami.net

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ

يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	نَسُوْهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَآءَتْ
(تو) کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	بھلا دیا تھا اسے	(اس) سے پہلے	(کہ) بیشک	آئے تھے

تو جو اِس سے پہلے بھولے ہوئے تھے بول اٹھیں گے کہ بیشک

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	فَهَلْ	لَّنَا	مِنْ شُفَعَآءَ
ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	تو کیا	ہمارے لئے (ہیں)	کوئی سفارشی

ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تھے، تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی

فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

فَيَشْفَعُوْا	لَنَآ	اَوْ	نُرَدُّ	فَنَعْمَلَ
تو وہ سفارش کریں	ہمارے لئے	یا	ہمیں واپس بھیج دیا جائے	تو ہم عمل کریں

جو ہماری شفاعت کر دیں؟ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم جو پہلے عمل کیا کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

غَيْرَ الَّذِيْ	كُنَّا نَعْمَلُ	قَدْ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
(اس کے) علاوہ جو	ہم عمل کیا کرتے تھے	بیشک	انہوں نے خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	اور

اس کے برخلاف اعمال کر لیں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ (1)	اِنَّ	رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْ
گم ہو گئے	ان سے	جو	وہ بہتان باندھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے

ان سے کھو گئے جو یہ بہتان باندھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے

(1) ..... مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان ہوا اس میں بنیادی طور پر مسلمانوں اور کافروں کے انجام کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اصحاب اعراف کا بھی بیان ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ اب یہاں مسلمانوں کا ایک وہ گروہ بھی ہو گا جن کے گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی اور یونہی وہ لوگ بھی ہوں گے جو نیکیوں کے باوجود کسی گناہ پر پکڑے جائیں گے۔ ان تمام چیزوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے تو کفر سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں، دوسرے یہ کہ اگرچہ کوئی مسلمان ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ کچھ گناہگار =

عظمت و قدرت الٰہی کے دلائل ع ۶

www.dawateislami.net

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (1)	ثُمَّ
بنائے	آسمان	اور	زمین	چھ دن میں	پھر

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ

اسْتَوٰی (2)	عَلَی الْعَرْشِ	یُغْشِی	الَّیْلَ النَّهَارَ
(اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	وہ ڈھانپ دیتا ہے	رات دن (کو ایک دوسرے سے)

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے

یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ

یَطْلُبُهٗ	حَثِیْثًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ
(کہ ہر ایک) پیچھے چلا آرہا ہے اس (دوسرے) کے	تیزی (سے)	اور	سورج	اور	چاند	اور

کہ (ایک) دوسرے کے پیچھے جلد جلد چلا آرہا ہے اور اس نے سورج اور چاند اور

النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

النُّجُوْمَ	مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ	اَلَا	لَهُ	الْخَلْقُ	وَ
ستاروں (کو بنایا)	(یہ سب) اس کے حکم کے پابند (ہیں)	سن لو	اسی کے (لائق ہے)	پیدا کرنا	اور

ستاروں کو بنایا اس حال میں کہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! پیدا کرنا اور تمام کاموں میں

الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

الْاَمْرُ	تَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾	اُدْعُوْا	رَبَّكُمْ
حکم دینا	بڑی برکت والا ہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	دعا کرو	اپنے رب (سے)

تصرف کرنا اسی کے لائق ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اپنے رب سے

دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت

= مسلمان ضرور جہنم میں جائیں گے لہٰذا ہمیں جہنم کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

(1) ..... چھ دن میں تخلیق سے کیا مراد ہے، اس کے متعلق بعض نے فرمایا کہ چھ دن سے مراد چھ ادوار ہیں اور اکثر نے فرمایا کہ دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے وہ مراد ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اللہ تعالیٰ ہر صورت پر قادر ہے۔ (2) ..... یہ آیت متشابہات میں سے ہے، اس سے درحقیقت کیا مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص339 پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَ

تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْيَةً	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ
گڑگڑاتے	اور	آہستہ	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور

گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز سے دعا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا ○ اور

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

لَا تُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	وَ	ادْعُوْهُ	خَوْفًا	وَّ
تم فساد نہ کرو	زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	اور	دعا کرو اس سے	ڈرتے (ہوئے)	اور

زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور

طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ

طَمَعًا (2)	اِنَّ	رَحْمَتَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ	مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	هُوَ
طمع کرتے (ہوئے)	بیشک	اللہ کی رحمت	قریب (ہے)	نیکی کرنے والوں سے	اور	وہی (ہے)

طمع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ

الَّذِيْ	يُرْسِلُ	الرِّيٰحَ	بُشْرًۢا	بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ
جو	بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری (دیتی ہوئیں)	اس کی رحمت کے آگے	یہاں تک کہ	جب

جو ہواؤں کو اس حال میں بھیجتا ہے کہ اس کی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں یہاں تک کہ جب

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

اَقَلَّتْ	سَحَابًا ثِقَالًا	سُقْنٰهُ	لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ	فَاَنْزَلْنَا
وہ اٹھا کر لاتی ہے	بھاری بادل	(تو) ہم چلاتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم اتارتے ہیں

وہ ہوائیں بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مردہ شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر

(1) ..... یعنی لوگوں کو دعا وغیرہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ان میں حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ دعا میں حد سے بڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ہمیشہ کے لئے تندرستی اور عافیت مانگنا، گناہ کی دعا مانگنا، سب مسلمانوں کے سب گناہ بخشے جانے کی دعا مانگنا اور کافر کی مغفرت کی دعا کرنا وغیرہ۔ (2) ..... اس میں دعا مانگنے کا ایک ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طمع کرتے ہوئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اور عبادات میں خوف و امید دونوں ہونے چاہئیں اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ جلد قبول ہوں گی۔

www.dawateislami.net

بِهٖ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

بِهٖ[1]	الْمَآءَ	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اس (بادل) سے (یا) اس (مردہ شہر) میں	پانی	تو ہم نکالتے ہیں	اس (پانی) کے ذریعے	ہر (قسم کے) پھل

اس مردہ شہر میں پانی اتارتے ہیں تو اس پانی کے ذریعے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں۔

مومن و کافر کے قبول حق کی مثال

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

كَذٰلِكَ	نُخْرِجُ	الْمَوْتٰى	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الْبَلَدُ الطَّيِّبُ[2]
اسی طرح	ہم نکالیں گے	مُردوں (کو)	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	اچھی زمین

اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے۔ (یہ بیان اس لئے ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور جو اچھی زمین ہوتی ہے

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

يَخْرُجُ	نَبَاتُهٗ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	الَّذِيْ[3]	خَبُثَ	لَا يَخْرُجُ
نکل آتا ہے	اس کا سبزہ	اپنے رب کے حکم سے	اور	جو	خراب ہو	(اس کا سبزہ) نہیں نکلتا

اس کا سبزہ تو اپنے رب کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اِلَّا	نَكِدًا	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ
مگر	تھوڑا، بڑی مشکل (سے)	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے

تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے لوگوں کے لئے تفصیل سے آیات

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ ع ۱۴

يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ
(جو) شکر کرتے ہیں	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا

بیان کرتے ہیں ○ بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا:

1 ..... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں لفظ "بِهٖ" میں ضمیر کا مرجع "بادل" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوا "پھر ہم نے اس بادل سے پانی اتارا" اور بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع "مردہ شہر" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوگا "پھر ہم نے اس مردہ شہر میں پانی اتارا"

2 ..... یہ مومن کی مثال ہے کہ جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اسی طرح مومن قرآنی انوار کی بارش سے نفع پاتا ہے۔

3 ..... یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآنی انوار کی بارش سے نفع نہیں پاتا۔

www.dawateislami.net

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ

اِنِّيْٓ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ (1)	قَالَ
بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا

بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اس کی

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾	قَالَ (2)
اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا

قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ	ضَلٰلَةٌ (3)	وَّ	لٰكِنِّيْ	رَسُوْلٌ
اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)

اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں لیکن میں تو

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾	اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّيْ	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور

1 ..... بڑے دن کے عذاب سے مراد روزِ قیامت یا روزِ طوفان کا عذاب ہے۔ 2 ..... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بکواس پر نہایت شفقت و محبت اور خیر خواہی کے ساتھ جواب عطا فرمایا، اس سے مبلغین کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مخاطب کی جہالت پر برانگیختہ ہونے کی بجائے حتی الامکان نرمی اور شفقت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ 3 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔

www.dawateislami.net

اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اَنْصَحُ	لَكُمْ	وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾
خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری	اور	جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَ	لِتَتَّقُوْا	وَ	لَعَلَّكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	تاکہ تم ڈرو	اور	تاکہ تم

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ[1]	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	الَّذِيْنَ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو

تم پر رحم کیا جائے ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو

مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

مَعَهٗ[2]	فِي الْفُلْكِ	وَ	اَغْرَقْنَا	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا

اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو

سرکش کفار پر عذابِ الٰہی

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیاوی عذاب نہیں آتے جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔

2 ..... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لئے آپ کو "آدم ثانی" کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو تبلیغ

بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

بِاٰيٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ (1)	وَ	اِلٰى عَادٍ (2)	اَخَاهُمْ (3)
ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○ اور قومِ عاد کی طرف ان کے ہم قوم

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

هُوْدًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ
اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا

كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِيْ سَفَاهَةٍ	وَّ	اِنَّا
کفر کیا	اس کی قوم میں سے	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	بیوقوفی میں (مبتلا)	اور	بیشک ہم

کافر سردار بولے، بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکستہ اور ناشائستہ جواب

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ

لَنَظُنُّكَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ
ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں

ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ

1 ..... یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔

2 ..... قومِ عاد دو ہیں: عادِ اُولیٰ یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے اور یہ یمن میں آباد تھے اور عادِ ثانیہ، یہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے۔

3 ..... یہاں بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ "ہم قوم" مراد ہے۔

www.dawateislami.net

سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

سَفَاهَةٌ[1]	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾
کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ[2]	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	اَنَا	لَكُمْ	نَاصِحٌ	اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ

عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِیُنْذِرَكُمْ	وَ	اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	زَادَكُمْ	فِی الْخَلْقِ
جانشین	نوح کی قوم کے بعد	اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں

قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں

قومِ نوح کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی

1 ..... نبی کے ساتھ بیوقوفی کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کامل عقل والے اور ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہیں۔ تمام جہان کی عقلیں نبی کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ کیونکہ نبی تو وحی کے ذریعے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے علم و عقل حاصل کرتا ہے اور اس چیز کے برابر کسی دوسری چیز کا ہونا محال ہے۔ 2 ..... اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (1) جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بدتمیزی و جہالت پر بردباری کا مظاہرہ کرنا سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے۔ (2) اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

www.dawateislami.net

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

بَصْۜطَةً (1)	فَاذْكُرُوْٓا	اٰلَآءَ اللّٰهِ	لَعَلَّكُمْ
قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)	تو یاد کرو	اللہ کی نعمتیں	تاکہ تم

قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾	قَالُوْٓا	اَجِئْتَنَا	لِنَعْبُدَ
فلاح پاجاؤ	انہوں نے کہا	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ ہم عبادت کریں

فلاح پاؤ○ قوم نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

اللّٰهَ وَحْدَهٗ	وَ	نَذَرَ	مَا	كَانَ يَعْبُدُ
ایک اللہ (کی)	اور	ہم چھوڑ دیں	(وہ چیزیں) جن کی	عبادت کرتے تھے

ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ

اٰبَآؤُنَا	فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَآ	اِنْ
ہمارے باپ دادا	تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر

کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	قَدْ	وَقَعَ	عَلَيْكُمْ
تم ہو	سچوں میں سے	فرمایا	بیشک	پڑ گیا، لازم ہو گیا	تمہارے اوپر

ہمیں وعیدیں سناتے ہو○ فرمایا: بیشک تم پر تمہارے رب کا

قومِ ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے نزولِ عذاب کی خبر

1 ..... اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو سلطنت اور بدنی قوت عطا فرمائی تھی، چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ یہ بہت لمبے قد والے اور بڑے بھاری ڈیل ڈول والے تھے۔

www.dawateislami.net

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	رِجْسٌ	وَّ	غَضَبٌ	اَتُجَادِلُوْنَنِیْ
تمہارے رب کی طرف سے	عذاب	اور	غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے

عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے

فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

فِیْۤ اَسْمَآءٍ	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
(ان) ناموں کے بارے میں	رکھ لیا انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں،

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا

مَّا نَزَّلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	فَانْتَظِرُوْۤا
نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	تو تم انتظار کرو

جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو

اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ

اِنِّیْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۷۱﴾	فَاَنْجَیْنٰهُ[1]
بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تو ہم نے نجات دی اسے

اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ تو ہم نے اسے

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ
اور	ان لوگوں کو جو	اس کے ساتھ (تھے)	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اپنی طرف سے	اور

اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور

حضرت ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب

1 .....اس آیت میں حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی نجات اور قومِ عاد پر نزولِ عذاب کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص356 کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

قَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی

وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

وَ	مَا كَانُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ[1]	اَخَاهُمْ
اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے	اور	ثمود کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

اور وہ ایمان والے نہ تھے ○ اور قومِ ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

صٰلِحًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوْا	اللّٰهَ
صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَيِّنَةٌ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

مِّنْ رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰيَةً
تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

1 ..... ثمود بھی عرب کا ہی ایک قبیلہ تھا۔ یہ لوگ ثمود بن رام بن سام بن نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں تھے اور حجاز و شام کے درمیان سرزمین حجر میں رہتے تھے۔

وقف لازم

ع ۱۲ ۹

www.dawateislami.net

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ	فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا
تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	اور	ہاتھ نہ لگاؤ اسے

تو تم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ

بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾	وَ
برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں	دردناک عذاب	اور

ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑ لے گا ○ اور

اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ

اذْكُرُوْٓا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ
یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں	جانشین	(قومِ) عاد کے بعد

یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ عاد کے بعد جانشین بنایا

وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

وَّ	بَوَّاَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	تَتَّخِذُوْنَ	مِنْ سُهُوْلِهَا
اور	اس نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	تم بناتے	اس کے نرم حصے میں

اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم نرم زمین میں محلات

قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا

قُصُوْرًا [1]	وَّ	تَنْحِتُوْنَ	الْجِبَالَ	بُيُوْتًا	فَاذْكُرُوْٓا
محلات	اور	تراش کر بناتے	پہاڑوں (کو)	مکانات	تو یاد کرو

بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں

1 ..... قوم ثمود نے گرمیوں کے لئے بستیوں میں محل بنائے ہوئے تھے اور سردی کے موسم کے لئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کئے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ٹھنڈے اور گرم علاقوں میں جدا جدا مکانات بناتے ہیں۔

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور فساد کی ممانعت

www.dawateislami.net

اٰلَآءَ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ (1)
اللہ کی نعمتیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرتے ہوئے

یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ○

قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس (صالح) کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار

لِلَّذِیْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں سے جو	کمزور سمجھے گئے	(اس) سے جو	ایمان لایا	ان میں سے

کمزور مسلمانوں سے کہنے لگے:

اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صٰلِحًا	مُّرْسَلٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح	بھیجا ہوا ہے	اپنے رب کی طرف سے

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟

قَالُوْٓا	اِنَّا	بِمَآ	اُرْسِلَ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
انہوں نے کہا	بیشک ہم	جس کے ساتھ	انہیں بھیجا گیا	اس پر	ایمان رکھنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے ○

(1) ..... اس سے معلوم ہوا کہ قوم میں فساد پھیلانا بدترین جرم ہے خواہ یہ قتل و غارتگری سے ہو، کفر و شرک کی اشاعت سے یا فتنہ پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں سے ہو۔ آج کل اکثر علم دین سے نابلد لوگ علماء کے لباس میں فساد پھیلاتے اور علماء کو بدنام کرتے پھر رہے ہیں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال و جواب

www.dawateislami.net

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ

قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	بِالَّذِيْٓ
بولے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم	جس پر

متکبر بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَعَقَرُوا[1]
تم ایمان لائے ہو	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

جس پر تم ایمان لائے ہو○ پس (کافروں نے) اونٹنی کی ٹانگوں کی رگوں کو

قومِ صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی

النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا

النَّاقَةَ	وَ	عَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	وَ	قَالُوْا
اونٹنی (کی)	اور	سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	اور	انہوں نے کہا

کاٹ دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے:

يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

يٰصٰلِحُ	ائْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ
اے صالح	لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ[2]	فَاَصْبَحُوْا
رسولوں میں سے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	تو وہ صبح کو رہ گئے

سناتے رہتے ہو○ تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کو

قومِ صالح پر عذابِ الٰہی

1 ..... اونٹنی کو ذبح کرنے والا ایک شخص قیدار بن سالف تھا اور ایک شخص مصدع ابن دہر اس کا مددگار تھا لیکن چونکہ یہ کام ساری قوم کی رضامندی سے ہوا تھا اس لئے ان سب کو اس کا فاعل قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا، گناہ کرانا، گناہ پر راضی ہونا، گناہ پر مدد کرنا سب ہی جرم ہیں جن کی وجہ سے عذاب آسکتا ہے۔ 2 ..... قومِ ثمود کے عذاب سے متعلق مختلف آیات میں مختلف چیزوں کا ذکر ہے، جیسے یہاں زلزلے کا ذکر ہے اور سورہ حجر کی آیت نمبر 83 میں چیخ کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے وہ ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے، پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔

www.dawateislami.net

حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مردوں سے خطاب

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ

فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ
اپنے گھروں میں	اوندھے منہ (مرے ہوئے)	پس اس (صالح) نے منہ پھیر لیا	ان سے	اور

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور

قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

قَالَ	يٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسَالَةَ رَبِّيْ
فرمایا	اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچا دیا تمہیں	اپنے رب کا پیغام

فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا

وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

وَ	نَصَحْتُ	لَكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُحِبُّوْنَ
اور	میں نے خیر خواہی کی	تمہاری	اور	لیکن	تم پسند نہیں کرتے

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی قوم کو بد فعلی پر تنبیہ

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ
خیر خواہی کرنے والوں (کو)	اور	لوط (کو بھیجا)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

پسند نہیں کرتے ○ اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ[1]	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ اَحَدٍ
کیا تم کرتے ہو	بے حیائی	تم سے پہلے نہیں کیا	اس کو	کسی ایک (نے)

کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

1 ..... یہاں فاحشہ سے مراد لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لئے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ بد فعلی حرام اور اسے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ عورت کا عورت سے شہوانی لذت حاصل کرنا حرام ہے اور اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنا بھی حرام ہے۔

www.dawateislami.net

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾	اِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ
سارے جہان والوں میں سے	بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)

نہیں کی ○ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

شَهْوَةً	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ (۱)
نفسانی خواہش (کے لئے)	عورتوں کی بجائے	بلکہ	تم	حد سے گزرے ہوئے لوگ (ہو)

کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو ○

قوم لوط کا جواب

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا

وَ	مَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا
اور	نہیں تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

اور ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا:

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ قَرْيَتِكُمْ	اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾
نکال دو انہیں	اپنی بستی سے	بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک بنتے ہیں

ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے پھرتے ہیں ○

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی پر عذاب آگیا

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ

فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗۤ	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ
تو ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے۔

(۱) ..... انسان کو شہوت اس لئے دی گئی کہ نسلِ انسانی باقی رہے اور دنیا کی آبادی ہو اور عورتوں کو شہوت کا محل اور نسل چلانے کا ذریعہ بنایا کہ ان سے معروف طریقے کے مطابق اور جیسے شریعت نے اجازت دی اس طرح شہوت پوری کی جائے اور ان سے اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔

www.dawateislami.net

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ

كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا
وہ تھی	باقی رہنے والوں میں سے	اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش

وہ باقی رہنے والوں میں سے تھی ○ اور ہم نے ان پر بارش برسائی

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِلٰى مَدْيَنَ

فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ
تو دیکھو	کیسا	ہوا	مجرموں کا انجام	اور	مدین کی طرف

تو دیکھو، مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور مدین کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو

ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا: انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ
اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ

بَيِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَ	الْمِيْزَانَ
روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	تو پورا کرو	ناپ	اور	تول

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو

1 ..... حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیوی جس کا نام واہلہ تھا وہ آپ پر ایمان نہ لائی بلکہ کافرہ ہی رہی، اپنی قوم سے محبت رکھتی اور ان کے لئے جاسوسی کرتی تھی، یہ عذاب میں مبتلا ہوئی۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا بد فعلی انتہائی مبغوض و شدید جرم ہے کہ اس جرم کی وجہ سے قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری عذاب پانے والی قوموں پر نہ آیا۔

مردوں کی باہم بدفعلی پر خدا کا شدید عذاب

شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں

ع ۱۲

www.dawateislami.net

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا

وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ (1)	وَ	لَا تُفْسِدُوْا
اور	کم کر کے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	فساد نہ کرو

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِي الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ ۚ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا تَقْعُدُوْا	بِكُلِّ صِرَاطٍ
تم ہو	ایمان لانے والے	اور	(اس لئے) نہ بیٹھو	ہر راستے پر

تم ایمان لاؤ ○ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو

تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

تُوْعِدُوْنَ	وَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	مَنْ
(کہ آنے جانے والوں کو) ڈراؤ	اور	روکو	اللہ کی راہ سے	(اسے) جو

کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے ایمان لانے والوں کو

اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْٓا

اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَ	اذْكُرُوْٓا
ایمان لایا	اس پر	اور	تم تلاش کرو اس میں	ٹیڑھا پن	اور	یاد کرو

روکو اور تم اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور یاد کرو

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام کے کفار بھی مکلف ہیں کیونکہ حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی کافر قوم کو ناپ تول درست کرنے کا حکم دیا اور نہ ماننے پر عذابِ الٰہی آ گیا۔

www.dawateislami.net

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا

اِذْ	كُنْتُمْ	قَلِيْلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ	انْظُرُوْا(1)
جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے زیادہ کر دیا تمہیں	اور	دیکھو

جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمہاری تعداد میں اضافہ کر دیا اور دیکھو،

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ اِنْ كَانَ طَآىِٕفَةٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	اِنْ	كَانَ	طَآىِٕفَةٌ
کیسا	ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	اگر	ہو	ایک گروہ

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور اگر تم میں ایک گروہ

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

مِّنْكُمْ	اٰمَنُوْا	بِالَّذِيْٓ	اُرْسِلْتُ	بِهٖ	وَ
تم میں سے	وہ ایمان لائیں	جس کے ساتھ	مجھے بھیجا گیا	اس پر	اور

اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور

طَآىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ

طَآىِٕفَةٌ	لَّمْ يُؤْمِنُوْا(2)	فَاصْبِرُوْا	حَتّٰى	يَحْكُمَ
ایک گروہ	وہ ایمان نہ لائیں	تو صبر کرو	یہاں تک کہ	فیصلہ کر دے

ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتّٰی کہ اللہ ہمارے درمیان

اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اللّٰهُ	بَيْنَنَا	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾
اللہ	ہمارے درمیان	اور	وہ	سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا

فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے ○

(1) ..... اس سے معلوم ہوا کہ قوموں کے تاریخی حالات معلوم کرنا اور نزول عذاب کے مقامات کو دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اس سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عبادات کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ (2) ..... اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تمام لوگ ایمان نہ لائے بلکہ کچھ لائے اور کچھ نہ لائے۔ اس میں ہر عالم و مبلغ کے لئے نصیحت ہے کہ تمام لوگ ان کی بات مان کر اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لہٰذا انہیں چاہئے کہ لوگوں کی روگردانی دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہل مدین کو نصیحت

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ (1)	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار کہنے لگے:

لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

لَنُخْرِجَنَّكَ	يٰشُعَيْبُ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَكَ
ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اے شعیب	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تمہارے ساتھ

اے شعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا

مِنْ قَرْيَتِنَآ	اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِيْ مِلَّتِنَا	قَالَ	اَوَلَوْ	كُنَّا
اپنی بستی سے	یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	فرمایا	کیا اگرچہ	ہم ہوں

نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ۔ فرمایا: کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾	قَدِ افْتَرَيْنَا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا
بیزار، ناپسند کرنے والے	بیشک ہم بہتان باندھیں گے	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم آجائیں

بیزار ہوں؟ ○ بیشک (پھر تو) ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر اس کے بعد بھی

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ

فِيْ مِلَّتِكُمْ	بَعْدَ	اِذْ	نَجّٰىنَا	اللّٰهُ	مِنْهَا	وَ
تمہارے دین میں	(اس کے) بعد	جبکہ	بچایا ہے ہمیں	اللہ (نے)	اس (دین) سے	اور

ہم تمہارے دین میں آئیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور

1 ..... حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے سرداروں کا تکبر اور حق قبول کرنے سے سرکشی ان کی ہلاکت کا سبب بنی، معلوم ہوا کہ قوم کے سردار قوم کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، ان کا درست ہونا قوم کو اعلیٰ درجے پر پہنچا دیتا اور بگڑ جانا ذلت کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے۔

www.dawateislami.net

مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

مَا يَكُوْنُ	لَنَآ	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَآ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ[1]	اللّٰهُ
(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم آئیں	اس (دین) میں	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

رَبُّنَا	وَسِعَ	رَبُّنَا	كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا[2]	عَلَى اللّٰهِ
(جو) ہمارا رب (ہے)	گھیرے ہوئے ہے	ہمارا رب	ہر چیز (کو)	علم (سے)	اللہ پر

اللہ چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم نے اللہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	فیصلہ کر دے	ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ

بِالْحَقِّ	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ
حق کے ساتھ	اور	تو	سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	اور	کہا	سرداروں (نے)

فیصلہ فرمادے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○ اور اس کی قوم کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ	شُعَيْبًا	اِنَّكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ضرور اگر تم نے پیروی کی	شعیب (کی)	بیشک تم

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور

1 ..... گمراہ ہونے سے نبی عَلَیْہِ السَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خارج ہیں کیونکہ وہ قطعی معصوم ہوتے ہیں اور شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمان کہ "ہمارا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے" درحقیقت اللہ تعالیٰ کی مشیت وقدرت کا بیان ہے۔

2 ..... یہ آیت ان آیات کی تفسیر ہے جن میں فرمایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور اس کی قدرت گھیرے ہوئے ہے یعنی کوئی شے اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے خارج نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان کے اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے۔

www.dawateislami.net

قومِ شعیب پر نزولِ عذاب اور ان کا حال

اِذَا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ (1)	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (ہوگے)	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

نقصان میں رہو گے ○ تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے پڑے ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا

تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ وہ جنہوں نے شعیب کو

مع

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

شُعَيْبًا	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا	اَلَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	شُعَيْبًا
شعیب (کو)	گویا	وہ نہیں رہے	ان (گھروں) میں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب (کو)

جھٹلایا ایسے ہو گئے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے ہی

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی قوم سے خطاب

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ

كَانُوْا	هُمُ	الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ
ہو گئے	وہ	نقصان اٹھانے والے	تو (شعیب نے) منہ پھیر لیا	ان سے	اور	فرمایا

نقصان اٹھانے والے ہوئے ○ تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا،

يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ

يٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّيْ	وَ	نَصَحْتُ
اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچا دیئے تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں نے خیر خواہی کی

اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور میں نے تمہاری

1 ..... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو احکامِ الٰہیہ کی پابندی میں اپنی ناکامی، راہِ راست پر چلنے میں اپنی ہلاکت اور دینِ حق پر ایمان لانے میں مہیب خطرات نظر آنے لگے تو انہوں نے دوسروں کو بھی دینِ حق سے دور کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس طرح کی بیمار ذہنیت کے حامل افراد کی ہمارے معاشرے میں بھی کوئی کمی نہیں، اسلام کے اصول و قوانین کو اہمیت نہ دینے والوں، شریعت کے قوانین میں تبدیلی کی رَٹ لگانے والوں، پردے کو عورت کی آزادی کے خلاف قرار دینے والوں، اسلامی سزاؤں کو ظلم و بربریت شمار کرنے والوں کو چاہئے کہ اہلِ مدین کے حالات اور ان کے انجام پر غور کر لیں۔

www.dawateislami.net

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

لَكُمْ	فَكَيْفَ	اٰسٰى	عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ (1)	وَ	مَآ اَرْسَلْنَا	فِيْ قَرْيَةٍ
تمہاری	تو کیسے	میں غم کروں	کفر کرنے والی قوم پر	اور	ہم نے نہ بھیجا	کسی بستی میں

خیر خواہی کی تو کافر قوم پر میں کیسے غم کروں؟ ○ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

مِّنْ نَّبِيٍّ	اِلَّآ	اَخَذْنَآ	اَهْلَهَا	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
کوئی نبی	مگر	(انہیں جھٹلانے پر) ہم نے پکڑ لیا	اس کے باشندوں (کو)	سختی اور تکلیف میں

نہ بھیجا مگر ہم نے اس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ السَّيِّئَةِ	الْحَسَنَةَ
تاکہ وہ	گڑگڑائیں	پھر	ہم نے بدل دی	برائی (یعنی بدحالی) کی جگہ	بھلائی (یعنی خوشحالی)

تاکہ وہ گڑگڑائیں ○ پھر ہم نے بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل دی

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

حَتّٰى	عَفَوْا	وَّ	قَالُوْا	قَدْ	مَسَّ	اٰبَآءَنَا
یہاں تک کہ	وہ بہت بڑھ گئے	اور	انہوں نے کہا	بیشک	پہنچتی رہی	ہمارے باپ دادا (کو)

یہاں تک کہ وہ بہت بڑھ گئے اور وہ کہنے لگے: بیشک ہمارے باپ دادا کو (بھی)

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

الضَّرَّآءُ	وَ	السَّرَّآءُ	فَاَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً (2)	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾
تکلیف	اور	راحت	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	اور	وہ	(اس کی) خبر نہ رکھتے (تھے)

تکلیف اور راحت پہنچتی رہی ہے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا ○

1 ..... کفار کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے جو کلام فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ 2 ..... گزشتہ قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم بھی طوفان، زلزلے، سیلاب اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا انہیں دیکھ کر ہم نصیحت حاصل کرتے ہیں یا ہمارا حال کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ افسوس! کچھ لوگوں کے دل کی سختی کا یہ عالم ہے کہ زلزلے، طوفان اور سیلاب کو عبرت کی بجائے تفریح بنا لیتے ہیں اور کئی بدبخت ایسے ہیں کہ ان ہی آفت زدگان کو لوٹنا اور انہیں دی جانے والی مالی امداد کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

www.dawateislami.net

ایمان و تقویٰ کی برکتیں

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

وَ	لَوْ	اَنَّ	اَهْلَ الْقُرٰۤى	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَفَتَحْنَا
اور	اگر	بیشک	بستیوں والے	ایمان لاتے	اور	تقویٰ اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم کھول دیتے

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا

عَلَيْهِمْ	بَرَكٰتٍ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبُوْا
ان کے اوپر	برکتیں	آسمان اور زمین سے	اور	لیکن	انہوں نے جھٹلایا

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا

فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ (1)	اَفَاَمِنَ (2)
تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	تو کیا بے خوف ہو گئے

تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا○ کیا بستیوں والے

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ

اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	يَّاْتِيَهُمْ	بَاْسُنَا	بَيَاتًا	وَّ	هُمْ
بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس	ہمارا عذاب	رات (میں)	اور (جبکہ)	وہ

اس بات سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾	اَوَ اَمِنَ	اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	يَّاْتِيَهُمْ
سو رہے ہوں	اور کیا بے خوف ہو گئے	بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس

سو رہے ہوں○ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر

1 ..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہو تو رزق میں وسعت اور فراخ دستی سعادت ہے اور جب ناشکرا ہو تو یہ اس کے لئے وبال ہے۔

2 ..... ان آیات میں بطورِ خاص کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نیک اعمال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

www.dawateislami.net

بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا

بَاْسُنَا	ضُحًى	وَّ	هُمْ	يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾	اَفَاَمِنُوْا (1)
ہمارا عذاب	دن چڑھے	اور (جبکہ)	وہ	کھیل رہے ہوں	تو کیا وہ بے خوف ہو گئے

ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں ○ کیا وہ

مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

مَكْرَ اللّٰهِ (2)	فَلَا يَاْمَنُ	مَكْرَ اللّٰهِ	اِلَّا
اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	تو بے خوف نہیں ہوتے	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	مگر

اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾	اَوَلَمْ يَهْدِ	لِلَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْاَرْضَ
نقصان اٹھانے والے لوگ	اور کیا رہنمائی نہیں کرتی	ان لوگوں کی جو	وارث ہوئے	زمین (کے)

تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں ○ اور کیا وہ لوگ جو زمین والوں کے بعد اس کے

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ	اَنْ	لَّوْ	نَشَآءُ	اَصَبْنٰهُمْ
اس کے باشندوں کے بعد	(یہ بات) کہ	اگر	ہم چاہیں	(تو) پہنچادیں انہیں (عذاب)

وارث ہوئے اُنہیں اِس بات نے بھی ہدایت نہ دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	نَطْبَعُ (3)	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم مہر لگادیتے ہیں	ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سنتے

انہیں پکڑ لیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں تو وہ کچھ نہیں سنتے ○

نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت

ع ۱۲

1 ..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کا دل سے نکل جانا سخت نقصان کا سبب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل یا اس کا کسی بندے کو گناہ پر نہ پکڑنا یہ اس کی خفیہ تدبیر ہے لہٰذا ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ 2 ..... مکر کے لغوی معنی ہیں "خفیہ تدبیر" جبکہ عام محاورہ میں دھوکا اور فریب کو "مکر" کہا جاتا ہے، یہاں اس کا لغوی معنی یعنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ 3 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ جس کے سامنے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے واضح فرمادیئے اور گزشتہ امتوں کی مثالیں بھی بیان فرمادیں وہ اس کے بعد بھی اپنے کفر اور سرکشی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے جس کے سبب وہ کسی حق بات کو قبول کرنے کیلئے سنتا ہی نہیں۔

www.dawateislami.net

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا ۚ وَ لَقَدْ

تِلْكَ	الْقُرٰى	نَقُصُّ	عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآىِٕهَا	وَ	لَقَدْ
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں	اور	ضرور بیشک

یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا (1)
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے

ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

بِمَا	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	يَطْبَعُ
(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلا دیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے

کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	مَا وَجَدْنَا	لِاَكْثَرِهِمْ
اللہ	کافروں کے دلوں پر	اور	ہم نے نہیں پایا	ان کی اکثریت کو

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو عہد پورا کرنے والا

مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

مِّنْ عَهْدٍ (2)	وَ	اِنْ	وَّجَدْنَاۤ	اَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
عہد (پورا کرنے والوں) سے	اور	بیشک	ہم نے پایا	ان کی اکثریت (کو)	ضرور نافرمانی کرنے والے

نہ پایا اور بیشک ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا ○

1 ..... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (2) انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

2 ..... اس عہد سے مراد وہ وعدہ اور عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن ان سے لیا تھا یا مراد یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب! عَزَّوَجَلَّ، اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے تو اس عہد سے پھر جاتے اور ایمان نہ لاتے۔

www.dawateislami.net

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ

ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	مُّوْسٰى (1)	بِاٰيٰتِنَآ
پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ (2)	فَظَلَمُوْا	بِهَا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے زیادتی کی	ان (نشانیوں) پر	تو دیکھو	کیسا

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	يٰفِرْعَوْنُ	اِنِّيْ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے فرعون	بیشک میں

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ

رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	حَقِيْقٌ	عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ
رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	(مجھے) سزاوار (ہے)	کہ میں نہ کہوں

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
اللہ پر	مگر	حق	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی

سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے ایک عظیم رسول ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات سے چار سو برس اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سات سو برس بعد پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس عمر پائی۔ 2 ..... فرعون اصل میں ایک شخص کا نام تھا پھر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

www.dawateislami.net

فرعون کا نشانیوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِيَ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۰۵﴾ (1)	قَالَ	اِنْ
تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	کہا	اگر

نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ○ کہا: اگر

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ	فَاْتِ بِهَآ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۰۶﴾
تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کر وا سے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّ

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِيَ	ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾	وَّ
تو اس نے ڈال دیا	اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اژدہا (بن گیا)	اور

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا بن گیا ○ اور

نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ

نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا	هِيَ	بَيْضَآءُ	لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾	قَالَ
(گریبان میں ڈال کر) نکالا	اپنا ہاتھ	تو اسی وقت	وہ	جگمگانے لگا	دیکھنے والوں کے لئے	کہا

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ○ قومِ فرعون کے

فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حصولِ اقتدار کی خواہش کا الزام

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيْدُ

الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾ (2)	يُّرِيْدُ
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	ضرور علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے

سردار بولے: بیشک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے ○ یہ تمہیں

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا۔ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کر کے مصر میں آباد ہو گئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنالیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کر دی۔ 2 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا، جادو کی بہت سی قسمیں تھیں اور بعض قسمیں بڑی حیران کن تھیں، اسی لئے فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے =

www.dawateislami.net

جادوگروں کو مقابلے کیلئے جمع کرنے کا مشورہ

اَنْ	یُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	قَالُوْۤا
کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین (ملک) سے	تو کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا

اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا

تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا:

اَرْجِهْ	وَ	اَخَاهُ	وَ	اَرْسِلْ	فِی الْمَدَآىٕنِ	حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾
مہلت دو انہیں	اور	ان کے بھائی (کو)	اور	بھیج دو	شہروں میں	جمع کرنے والے

اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآىٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ لا

انہیں اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو ○

جادوگروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ و جواب

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ (۱)	وَ	جَآءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ
وہ لے آئیں گے تیرے پاس ہر علم والا جادوگر	اور	آ گئے	جادوگر	فرعون (کے پاس)

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

وہ تمہارے پاس ہر علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ اور (پھر) جادوگر فرعون کے پاس آ گئے

قَالُوْۤا	اِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا نَحْنُ
انہوں نے کہا	(کیا) یقیناً	ہمارے لئے	ضرور کوئی انعام (ہو گا)	اگر	ہم ہو گئے

قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

تو کہنے لگے: اگر ہم غالب آ گئے تو (کیا) ہمارے لئے یقینی طور پر

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
غالب آنے والے	کہا	ہاں	اور	بیشک تم	ضرور قرب والوں میں سے (ہو جاؤ گے)

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

کوئی انعام ہو گا ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور بیشک تم تو (میرے) قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○

= بارے میں خیال کیا کہ یہ جادو میں بڑے ماہر ہیں۔

(۱) ..... فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ان میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرأت نہ رہی اسی لئے وہ آپ کی ایک ذات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر سے ماہر جادوگروں کو جمع کرنے لگ گئے۔

www.dawateislami.net

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

قَالُوْا	يٰمُوْسٰۤى	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِيَ (1)	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ	نَّكُوْنَ	نَحْنُ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	کہ	آپ ڈالیں	اور	یا	کہ	ہوں	ہم

(جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم

الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ

الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾	قَالَ	اَلْقُوْا	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	سَحَرُوْۤا	اَعْيُنَ النَّاسِ (2)
ڈالنے والے	فرمایا	تم ڈالو	تو جب	انہوں نے ڈالا	(تو) جادو کر دیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

(کچھ) ڈالتے ہیں ○ فرمایا: تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا

وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَيْنَاۤ

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَ	جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾	وَ	اَوْحَيْنَاۤ
اور	خوف زدہ کر دیا انہیں	اور	وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو	اور	ہم نے وحی کی

اور انہیں خوف زدہ کر دیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے ○ اور ہم نے موسیٰ کو

اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِيَ	تَلْقَفُ	مَا
موسیٰ کی طرف	کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	(جب ڈالا) تو اچانک	وہ	نگلنے لگا	وہ (چیزیں) جو

وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ عصا ان کی بناوٹی چیزوں کو

يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَوَقَعَ	الْحَقُّ	وَ	بَطَلَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
انہوں نے بنائیں	تو ثابت ہو گیا	حق	اور	باطل ہو گیا	جو کچھ	وہ کر رہے تھے

نگلنے لگا ○ تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کر رہے تھے سب باطل ہو گیا ○

1 ..... جادوگروں نے اپنے جملوں میں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرما دیا۔

2 ..... اس آیت میں جادوگروں کے جادو کے اثر کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے پھینکے ہوئے رسوں اور لاٹھیوں کی حقیقت نہ بدلی بلکہ لوگوں کی نگاہوں پر اثر ڈال دیا کہ لوگوں کو رینگتے دوڑتے سانپ محسوس ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کے جادو کی صورت یہ تھی یعنی چیز کی حقیقت نہ بدلی تھی۔

www.dawateislami.net

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

فَغُلِبُوْا	هُنَالِكَ	وَ	انْقَلَبُوْا	صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	اُلْقِيَ	السَّحَرَةُ
تو وہ مغلوب ہو گئے	وہیں	اور	پلٹے	ذلیل (ہو کر)	اور	ڈال دیئے گئے	جادوگر

تو وہ وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر پلٹے ○ اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾
سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر

گرا دیئے گئے ○ وہ کہنے لگے: ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ○

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ
(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	کہا	فرعون (نے)	تم ایمان لے آئے	اس پر

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَمَكْرٌ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک	یہ	ضرور بڑا دھوکا (ہے)

قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکا ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ

مَّكَرْتُمُوْهُ	فِي الْمَدِيْنَةِ	لِتُخْرِجُوْا (1)	مِنْهَآ	اَهْلَهَا
تم نے کیا ہے اسے	(اس) شہر میں	تاکہ نکال دو	اس (شہر) سے	اس کے (اصل) باشندوں (کو)

جو تم نے اس شہر میں کیا ہے تاکہ تم شہر کے لوگوں کو اس سے نکال دو

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال کو نقصان دہ اور اپنی دنیا کی تباہی کا ذریعہ سمجھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ حقیقی مومن کے نزدیک یہ چیزیں دنیا اور آخرت دونوں میں مفید تر ہوتی ہیں۔

www.dawateislami.net

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	لَاُقَطِّعَنَّ	اَیْدِیَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	بیشک میں ضرور کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

تو اب تم جان جاؤ گے ○ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا

مِّنْ خِلَافٍ	ثُمَّ	لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	قَالُوْۤا
مخالف طرفوں سے	پھر	بیشک میں ضرور سولی دے دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا

کاٹ دوں گا پھر تم سب کو پھانسی دے دوں گا ○ (جادوگر) کہنے لگے:

اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ۚ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

اِنَّاۤ	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	مَا تَنْقِمُ	مِنَّاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ
بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	اور	تمہیں نہیں برا لگا	ہم سے	سوائے	یہ کہ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ اور تجھے ہماری طرف سے یہی بات بری لگی ہے کہ

اٰمَنَّا بِاٰیٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ

اٰمَنَّا	بِاٰیٰتِ رَبِّنَا	لَمَّا	جَآءَتْنَا	رَبَّنَاۤ
ہم ایمان لے آئے	اپنے رب کی نشانیوں پر	جب	وہ آئیں ہمارے پاس	اے ہمارے رب

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب!

سرداروں کا فرعون کو فنِ اسرائیل کے خلاف برانگیختہ کرنا

اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ع وَ

اَفْرِغْ	عَلَیْنَا	صَبْرًا	وَّ	تَوَفَّنَا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ (2)	وَ
انڈیل دے	ہمارے اوپر	صبر	اور	موت عطا فرما ہمیں	مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور

ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں حالتِ اسلام میں موت عطا فرما ○ اور

(1)..... مومن کے دل میں جذبۂ ایمانی کے غلبے کے وقت غیرُاللہ کا خوف نہیں ہوتا، اسی لئے حق قبول کرنے کے بعد ان جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ فرعون کی ایسی ہوش ربا سزا سن کر بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ انہوں نے علی الاعلان فرعون کے منہ پر اس کی دھمکی کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا اور اپنے ایمان کو کسی تقیہ کے غلاف میں نہ لپیٹا۔ (2)..... یہ لوگ شروع دن میں جادوگر تھے اور اسی روز مومن بنے اور دن کے آخر میں شہید ہوگئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی برکت سے ایک ہی دن میں ایمان، صحابیت اور شہادت کا مرتبہ پالیا۔

www.dawateislami.net

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ

قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَ
کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور

قومِ فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو

قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ يَذَرَكَ وَ

قَوْمَهٗ	لِيُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	يَذَرَكَ	وَ
اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلائیں	زمین میں	اور	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور

اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ موسیٰ تجھے اور

اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اٰلِهَتَكَ[1]	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ
تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

نَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾[2]	قَالَ
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِيْنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ
موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو	اللہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین

اپنی قوم سے فرمایا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا

1 ..... فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے جن کی عبادت کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا کہ ”میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔“

2 ..... فرعون نے یہ بات عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے کہی اور اس سے اُس کا مقصود یہ تھا کہ عوام کو پتا چل جائے کہ اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کو کسی عجز یا خوف کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہ جب چاہے انہیں پکڑ سکتا ہے۔ یہ بات وہ اپنے منہ سے کہتا تھا جبکہ فرعون کا حال یہ تھا کہ اس کا دل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رعب سے بھرا ہوا تھا۔

www.dawateislami.net

لِلّٰهِ ۚ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

لِلّٰهِ	یُوْرِثُهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی (ملک ہے)	وہ وارث بنادیتا ہے اس کا	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنادیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ

الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	قَالُوْۤا	اُوْذِیْنَا	مِنْ قَبْلِ
اچھا انجام	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	(قوم نے) کہا	ہمیں ستایا گیا	پہلے

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ○ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِیَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ

اَنْ تَاْتِیَنَا	وَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا جِئْتَنَا	قَالَ
آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)	اور	بعد	آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	فرمایا

اور تشریف آوری کے بعد بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	یُّهْلِكَ	عَدُوَّكُمْ	وَ
قریب ہے	تمہارا رب	کہ	وہ ہلاک کردے گا	تمہارے دشمن (کو)	اور

عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے گا اور

یَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ وَ لَقَدْ

یَسْتَخْلِفَكُمْ	فِی الْاَرْضِ (۱)	فَیَنْظُرَ	كَیْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ	لَقَدْ
وہ جانشین بنادے گا تمہیں	زمین میں	پھر دیکھے گا	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

تمہیں زمین میں جانشین بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ اور بیشک

قوم کی عرض اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسلی بخش

فرعونیوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل

ع ۱۵ ۶ ۵

(1) ..... حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطائے الٰہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلاکم وکاست بیان فرمادیئے اور جیسا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کردیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک ہوئے۔

www.dawateislami.net

اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

اَخَذْنَآ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ
ہم نے پکڑ لیا	فرعون والوں (کو)	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے	تاکہ وہ

ہم نے فرعونیوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کر دیا تاکہ

يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	فَاِذَا	جَآءَتْهُمُ	الْحَسَنَةُ	قَالُوْا	لَنَا
نصیحت حاصل کریں	تو جب	آتی ان کے پاس	بھلائی	(تو) کہتے	ہمارے لئے (ہے)

وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو جب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ

هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ

هٰذِهٖ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَيِّئَةٌ	يَّطَّيَّرُوْا (۱)	بِمُوْسٰى	وَ	مَنْ
یہ	اور	اگر	پہنچتی انہیں	کوئی برائی	(تو) بدشگونی لیتے	موسیٰ سے	اور	جو

ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی

مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ

مَّعَهٗ	اَلَآ	اِنَّمَا	طٰٓئِرُهُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنَّ
اس کے ساتھ (ہیں)	سن لو	صرف	ان کی نحوست	اللہ کے پاس (ہے)	اور	لیکن

نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	قَالُوْا	مَهْمَا	تَاْتِنَا بِهٖ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	انہوں نے کہا	کیسی ہی	تم لے آؤ ہمارے پاس اسے

ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونیوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر

(۱) ..... مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے برا شگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست مزاج ہر چیز سے اثر قبول کر لیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سامنے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔

www.dawateislami.net

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ

مِنْ	اٰيَةٍ	لِّتَسْحَرَنَا	بِهَا	فَمَا نَحْنُ	لَكَ
سے (یعنی)	نشانی	تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	اس کے ذریعے	پھر (بھی) ہم نہیں	تم پر

جادو کرنے کے لئے ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾	فَاَرْسَلْنَا (1)	عَلَيْهِمُ	الطُّوْفَانَ	وَ	الْجَرَادَ	وَ	الْقُمَّلَ
ایمان لانے والے	تو ہم نے بھیج دیا	ان کے اوپر	طوفان	اور	ٹڈی	اور	پِسُّو (یا) جوئیں

ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پِسُّو (یا جوئیں)

وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قف

وَ	الضَّفَادِعَ	وَ	الدَّمَ	اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	مینڈک	اور	خون	جدا جدا نشانیاں	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَمَّا	وَقَعَ	عَلَيْهِمُ	الرِّجْزُ	قَالُوْا	يٰمُوْسَى
جرم کرنے والے لوگ	اور	جب	واقع ہوتا	ان پر	عذاب	(تو) کہتے	اے موسیٰ

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ!

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ج

ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	بِمَا	عَهِدَ	عِنْدَكَ
دعا کرو	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)	(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تمہارے پاس

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

عذاب آنے پر فرعونیوں کی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریاد

1 ..... جب فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے سے صاف صاف انکار کر دیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا کی جو قبول ہوئی اور اس دعائے ضرر کے بعد فرعون اور اس کی قوم پر جو عذاب آئے ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص414 کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

لَئِنْ	كَشَفْتَ(1)	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
بیشک اگر	تم اٹھادو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

رفعِ عذاب کے بعد فرعونیوں کا حال

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

لَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھالیتے	ان سے

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے

الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

الرِّجْزَ	اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمْ	بٰلِغُوْهُ	اِذَا	هُمْ	يَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
عذاب	ایک مدت تک	وہ	پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے

عذاب اٹھالیتے جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○

فرعونیوں کی ہلاکت اور اس کے اسباب

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

فَانْتَقَمْنَا(2)	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ	فِي الْيَمِّ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں	(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہی اور فرعونیوں کے املاک کی بربادی

بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا

بِاٰيٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِيْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	اَوْرَثْنَا
ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	ہم نے وارث بنادیا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○ اور ہم نے

1 ..... فرعونیوں کو بھی معلوم تھا کہ عذابِ الٰہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے ہی ہو گی، اسی لئے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہے۔

2 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ جب بار بار فرعونیوں کو عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو جو میعاد اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی وہ پوری ہونے کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

www.dawateislami.net

الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ

الْقَوْمَ	الَّذِيْنَ	كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ	مَشَارِقَ الْاَرْضِ	وَ
(ان)لوگوں(کو)	جو	کمزور سمجھے جاتے تھے	زمین کے مشرقوں	اور

اس قوم کو جسے دبایا گیا تھا اُس زمین کے مشرقوں اور

مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ تَمَّتْ

مَغَارِبَهَا	الَّتِيْ	بٰرَكْنَا	فِيْهَا	وَ	تَمَّتْ
اس کے مغربوں(کا)	جس(میں)	ہم نے برکت رکھی	اس میں	اور	پوری ہوگئی

مغربوں کا مالک بنادیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى	عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	بِمَا	صَبَرُوْا (1)	وَ
تیرے رب کی اچھی بات	بنی اسرائیل پر	(اس کے)بدلے جو	انہوں نے صبر کیا	اور

ان کے صبر کے بدلے میں تیرے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوگیا اور

دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا

دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ يَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَ	قَوْمُهٗ	وَ	مَا
ہم نے برباد کردیا	(اسے)جو	بناتا تھا	فرعون	اور	اس کی قوم	اور	جو

ہم نے وہ سب تعمیرات برباد کردیں جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور وہ عمارتیں

كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا

كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	جٰوَزْنَا	بِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا
وہ(عمارتیں)بلند کرتے تھے	اور	ہم نے پار کردیا	بنی اسرائیل کو	دریا(سے)	تو وہ آئے

جنہیں وہ بلند کرتے تھے ○ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا تو ان کا گزر

دریا عبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جاہلانہ مطالبہ

الربع

1 .....بنی اسرائیل کو ان کے صبر کی وجہ سے عزت، غلبہ، خوشحالی اور حکمرانی نصیب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبر بہت باعثِ فضیلت عمل ہے۔

www.dawateislami.net

عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى

عَلٰى قَوْمٍ	يَّعْكُفُوْنَ	عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ	قَالُوْا[1]	يٰمُوْسَى
ایک قوم پر	وہ جم کر بیٹھے تھے	اپنے بتوں پر (کے آگے)	(بنی اسرائیل نے) کہا	اے موسیٰ

ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ

اجْعَلْ	لَّنَآ	اِلٰهًا	كَمَا	لَهُمْ	اٰلِهَةٌ	قَالَ
بنادو	ہمارے لئے	ایک معبود	جیسے	ان کے لئے	کئی معبود (ہیں)	فرمایا

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

اِنَّكُمْ	قَوْمٌ	تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ	مُتَبَّرٌ
یقیناً تم	لوگ	جاہل ہو	بیشک	یہ لوگ	برباد ہونے والا (ہے)

تم یقیناً جاہل لوگ ہو ○ بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں

مَّا هُمْ فِيْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

مَّا هُمْ فِيْهِ	وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	قَالَ
(وہ کام) جس میں وہ (پڑے ہیں)	اور	باطل (ہے)	جو کچھ	وہ کر رہے ہیں	(موسیٰ نے) فرمایا

وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ سب باطل ہے ○ (موسیٰ نے) فرمایا:

اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ

اَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْغِيْكُمْ	اِلٰهًا	وَّ	هُوَ	فَضَّلَكُمْ
کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کروں تمہارے لئے	کوئی معبود	اور (حالانکہ)	وہ	اس نے فضیلت دی تمہیں

کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر

[1] ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ عرض سارے بنی اسرائیل نے نہ کی تھی کیونکہ ان میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی تھے، بلکہ اُن لوگوں نے کی تھی جو ابھی تک راسخ الایمان نہ ہوئے تھے۔

www.dawateislami.net

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	اِذْ	اَنْجَيْنٰكُمْ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
سارے جہان (والوں) پر	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں	فرعون والوں سے

فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی

يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ

يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	يُقَتِّلُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ	وَ	يَسْتَحْيُوْنَ
وہ دیتے تمہیں	بری سزا	قتل کر دیتے	تمہارے بیٹے	اور	زندہ رہنے دیتے

جو تمہیں بہت بری سزا دیتے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو

نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	اس (سزا) میں	آزمائش (تھی)	تمہارے رب کی طرف سے

زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی

عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾	وَ	وٰعَدْنَا (۱)	مُوْسٰى	ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً	وَّ	اَتْمَمْنٰهَا
بڑی	اور	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	تیس راتوں (کا)	اور	ہم نے پورا کر دیا انہیں

آزمائش تھی ○ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں

حصولِ تورات کیلئے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طور پر جانے کا واقعہ

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ

بِعَشْرٍ	فَتَمَّ	مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ	اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً	وَ
(مزید) دس (راتوں) سے	تو پوری ہو گئی	اس کے رب کی مقررہ مدت	چالیس راتیں	اور

دس (راتوں) کا اضافہ کر کے پورا کر دیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور

(۱) ..... فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات عطا کئے جانے کی دعا کی تو تیس راتوں کیلئے کوہِ طور پر آنے کا وعدہ فرمایا گیا اور ان ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نائب مقرر کر کے کوہِ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جب عبادت و ریاضت میں تیس دن پورے ہو گئے تو بارگاہِ الٰہی میں مناجات سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسواک کر لی تاکہ منہ سے مہک نہ آئے۔ اس پر انہیں مزید دس دن روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ان روزوں کی ابتداء ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ سے ہوئی، پھر ذوالحجہ کے دس دن =

ع ۱۲

www.dawateislami.net

قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ

قَالَ	مُوْسٰى	لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ	اخْلُفْنِيْ	فِيْ قَوْمِيْ	وَ
کہا	موسیٰ (نے)	اپنے بھائی ہارون سے	تم نائب رہنا میرے	میری قوم میں	اور

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور

اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا

اَصْلِحْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ	سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ (1)	وَ	لَمَّا
(ان کی) اصلاح کرنا	اور	نہ چلنا	فساد کرنے والوں کے راستے (پر)	اور	جب

اصلاح کرنا اور فسادیوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور جب

جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

جَآءَ	مُوْسٰى	لِمِيْقَاتِنَا	وَ	كَلَّمَهٗ	رَبُّهٗ
آیا	موسیٰ	ہمارے مقرر کردہ وقت پر	اور	کلام فرمایا اس سے	اس کے رب (نے)

موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ

قَالَ	رَبِّ	اَرِنِيْٓ	اَنْظُرْ	اِلَيْكَ
(تو) موسیٰ نے عرض کی	اے میرے رب	مجھے (اپنا جلوہ) دکھا	(تاکہ) میں دیدار کرلوں	تیرا

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

قَالَ	لَنْ تَرٰىنِيْ (2)	وَ	لٰكِنِ	انْظُرْ	اِلَى الْجَبَلِ
(اللہ نے) فرمایا	تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھے	اور	البتہ	تو دیکھ	(اس) پہاڑ کی طرف

(اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ،

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام الٰہی اور آپ کا طالبِ دیدار کرنا

تجلی ربانی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال

= مزید شامل ہوئے تھے۔

1 ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمان درحقیقت آپ کے واسطے سے بنی اسرائیل کے لئے تھا ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو فسادیوں کے راستے پر چلنے سے معصوم ہیں، نیز یہ کلام تاکید واستقامت کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ 2 ..... اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہرگز اس کی دعا نہ کرتے کیونکہ محال کی دعا مانگنا جائز نہیں ہوتا =

www.dawateislami.net

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

فَاِنِ اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ	فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ	فَلَمَّا	تَجَلّٰى
تو اگر وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب تو دیکھ لے گا مجھے	پھر جب	تجلی فرمائی

یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

رَبُّهٗ	لِلْجَبَلِ	جَعَلَهٗ	دَكًّا	وَّ	خَرَّ	مُوْسٰى
اس کے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اسے	ریزہ ریزہ	اور	گر گئے	موسیٰ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر

صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

صَعِقًا	فَلَمَّاۤ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ
بے ہوش (ہو کر)	پھر جب	انہیں ہوش آیا	(تو) عرض کی	تو پاک ہے

گر گئے پھر جب ہوش آیا تو عرض کی: تو پاک ہے،

تُبْتُ اِلَيْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰۤى

تُبْتُ اِلَيْكَ	وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	قَالَ	يٰمُوْسٰۤى
میں رجوع لایا تیری طرف	اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	فرمایا	اے موسیٰ

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ!

اِنِّی اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ

اِنِّی	اصْطَفَيْتُكَ	عَلَى النَّاسِ (۱)	بِرِسٰلٰتِیْ	وَ	بِكَلَامِیْ
بیشک میں (نے)	منتخب کر لیا تجھے	لوگوں پر	اپنی رسالتوں کے ساتھ	اور	اپنے کلام کے ساتھ

میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کر لیا

=اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعا مانگنے کو ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ دنیا میں اس کی عدمِ قبولیت کو بیان کیا ہے یونہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دیکھنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔

(۱) ..... یہاں "لوگوں" سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے لوگ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و مرتبے اور شرافت و وجاہت والے تھے کیونکہ آپ صاحبِ شریعت تھے اور آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تورات بھی نازل ہوئی=

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر خصوصی انعامات

www.dawateislami.net

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا

فَخُذْ	مَآ	اٰتَيْتُكَ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	كَتَبْنَا
تو لے لو	جو	میں نے دیا تجھے	اور	ہو جاؤ	شکر گزاروں میں سے	اور	ہم نے لکھ دی

تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ ○ اور ہم نے

لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا

لَهٗ	فِي الْاَلْوَاحِ (1)	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً (2)	وَّ	تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	فَخُذْهَا
اس کے لیے	تختیوں میں	ہر چیز کی نصیحت	اور	ہر چیز کی تفصیل	تو پکڑ لو اسے

اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ

بِقُوَّةٍ	وَّ	اْمُرْ	قَوْمَكَ	يَاْخُذُوْا	بِاَحْسَنِهَا (3)
مضبوطی کے ساتھ	اور	حکم دو	اپنی قوم (کو)	وہ اختیار کریں	اس کی بہترین باتوں کو

پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔

سَاُوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ

سَاُوْرِيْكُمْ	دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾	سَاَصْرِفُ	عَنْ اٰيٰتِيَ
عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	نافرمانوں کا گھر	عنقریب میں پھیر دوں گا	اپنی آیتوں سے

عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا ○ اور میں اپنی آیتوں سے

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا

الَّذِيْنَ	يَتَكَبَّرُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	اِنْ	يَّرَوْا
ان لوگوں کو جو	تکبر کرتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	اگر	وہ دیکھ لیں

ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور اگر وہ

= اور ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

(1) ..... اس سے مراد تورات کی تختیاں ہیں، یہ زبرجد یا زمرد کی تھیں اور ان کی تعداد سات یا دس تھی۔ (2) ..... بنی اسرائیل کو اپنے دین میں حلال حرام اور اچھی بری چیزوں سے متعلق جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں لکھی ہوئی تھیں۔ (3) ..... اس کا معنی یہ ہے کہ تورات میں جو احکام مذکور ہیں ان میں جو زیادہ بہتر ہو اسے اختیار کرنے کا حکم دو کیونکہ تورات میں عزیمت اور رخصت، جائز اور مستحب امور کا بھی ذکر ہے۔ عزیمت پر عمل کرنا رخصت پر عمل کے =

www.dawateislami.net

كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الرُّشْدِ
سب نشانیاں	(تو بھی) ایمان نہیں لاتے	ان پر	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	ہدایت کی راہ

سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

لَا يَتَّخِذُوْهُ	سَبِيْلًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الْغَيِّ	يَتَّخِذُوْهُ
(تو) نہیں بناتے اسے	(اپنا) راستہ	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	گمراہی کا راستہ	(تو) بنالیتے ہیں اسے

تو اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا

سَبِيْلًا (1)	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	كَانُوْا
(اپنا) راستہ	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے

بنالیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

عَنْهَا	غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ
ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور

ان سے غافل رہے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں اور

جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	هَلْ	يُجْزَوْنَ	اِلَّا
آخرت کی ملاقات (کو)	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے تمام اعمال برباد ہوئے، انہیں ان کے اعمال ہی کا

= مقابلے میں بہتر ہے جیسے معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

1 ..... تکبر کے ہوتے ہوئے حق قبول کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سرکشی کا راستہ بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس کی مذمت

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	وَ	اتَّخَذَ[1]	قَوْمُ مُوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهٖ
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بنالیا	موسیٰ کی قوم (نے)	اس کے بعد

بدلہ دیا جائے گا ○ اور موسیٰ کے پیچھے اس کی قوم نے

مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

مِنْ حُلِيِّهِمْ	عِجْلًا	جَسَدًا	لَّهٗ	خُوَارٌ
اپنے زیورات سے	ایک بچھڑا (معبود)	بے جان	اس کی	گائے جیسی آواز (تھی)

اپنے زیورات سے ایک بے جان بچھڑے کو (معبود) بنالیا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَ لَا يَهْدِيْهِمْ

اَلَمْ يَرَوْا	اَنَّهٗ	لَا يُكَلِّمُهُمْ	وَ	لَا يَهْدِيْهِمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ وہ	کلام نہیں کرسکتا ان سے	اور	دکھا نہیں سکتا انہیں

کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ (بچھڑا) ان سے نہ کلام کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی ہدایت

سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا

سَبِيْلًا	اِتَّخَذُوْهُ	وَ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾	وَ	لَمَّا
راستہ	انہوں نے بنالیا اسے (معبود)	اور	وہ تھے	ظلم کرنے والے	اور	جب

دیتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب

وقف لازم

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا

سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ

سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ	وَ	رَاَوْا	اَنَّهُمْ	قَدْ	ضَلُّوْا
وہ گرائے گئے اپنے ہاتھوں میں (یعنی شرمندہ ہوئے)	اور	انہوں نے دیکھا	کہ وہ	یقیناً	گمراہ ہوگئے

شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے

1 ..... جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے تیس دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے تمام زیورات جمع کر کے ایک بے جان بچھڑا بنایا، پھر اس میں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے لی ہوئی خاک ڈالی تو اس کے اثر سے وہ گائے کی طرح ڈکارنے لگا اور سامری کے بہکانے پر بنی اسرائیل کے بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ بقیہ سب نے اس بچھڑے کی پوجا کی۔ پھر جب پوجا کرنے والے اپنی اس کرتوت پر شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں رحمت و مغفرت کی دعا کی۔

www.dawateislami.net

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا

قَالُوْا	لَىِٕنْ	لَّمْ يَرْحَمْنَا	رَبُّنَا	وَ	يَغْفِرْ	لَنَا
(تو) انہوں نے کہا	ضرور اگر	رحم نہ کیا ہم پر	ہمارے رب (نے)	اور	مغفرت (نہ) فرمائی	ہماری

تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری مغفرت نہ فرمائی

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى

لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	وَ	لَمَّا	رَجَعَ	مُوْسٰۤى
(تو) بیشک ہم ضرور ہو جائیں گے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	اور	جب	لوٹے	موسیٰ

تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ	اَسِفًا	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُمُوْنِيْ
اپنی قوم کی طرف	غضب ناک	افسردہ	(تو) فرمایا	کتنی بری	تم نے جانشینی کی میری

بہت زیادہ غم و غصے میں بھرے ہوئے لوٹے تو فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ

مِنْۢ بَعْدِيْ	اَعَجِلْتُمْ	اَمْرَ رَبِّكُمْ	وَ	اَلْقَى (1)	الْاَلْوَاحَ	وَ
میرے بعد	کیا تم نے جلدی کی	اپنے رب کے حکم (سے)	اور	موسیٰ نے ڈال دیں	تختیاں	اور

کام کیا، کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ اور موسیٰ نے تختیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ

اَخَذَ	بِرَاْسِ اَخِيْهِ	يَجُرُّهٗۤ	اِلَيْهِ	قَالَ	ابْنَ اُمَّ	اِنَّ
پکڑ لیا	اپنے بھائی کے سر کو	کھینچنے لگا اسے	اپنی طرف	کہا	(اے) میری ماں کے بیٹے	بیشک

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (ہارون نے) کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بیشک

1 ..... یہاں صرف دینی حمیت اور فرطِ غضب کی وجہ سے جلدی میں ان تختیوں کو زمین پر رکھنا مراد ہے جسے قرآن پاک میں ڈالنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس ڈالنے میں کسی بھی طرح تورات کی تختیوں کی بے حرمتی مقصود نہ تھی اور وہ جو منقول ہے کہ ”بعض تختیاں ٹوٹ گئیں“ یہ اگر درست ہے تو جلدی میں زمین پر رکھنے کی وجہ سے تختیاں ٹوٹی ہوں گی، نہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان بوجھ کر انہیں توڑا تھا اور نہ ہی ان کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔

www.dawateislami.net

الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۪ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

الْقَوْمَ	اسْتَضْعَفُوْنِیْ	وَ	كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ	فَلَا تُشْمِتْ[1]	بِیَ
قوم (نے)	کمزور سمجھا مجھے	اور	وہ قریب تھے کہ قتل کر دیتے مجھے	تو تم نہ ہنساؤ	مجھ پر

قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے تو تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا

الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ

الْاَعْدَآءَ	وَ	لَا تَجْعَلْنِیْ	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾	قَالَ	رَبِّ
دشمنوں (کو)	اور	نہ بناؤ مجھے	ظالم لوگوں کے ساتھ	عرض کی	اے میرے رب

موقع نہ دو اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ ملا ○ عرض کی: اے میرے رب!

اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۪ وَ اَنْتَ

اغْفِرْ[2]	لِیْ	وَ	لِاَخِیْ	وَ	اَدْخِلْنَا	فِیْ رَحْمَتِكَ	وَ	اَنْتَ
بخش دے	مجھے	اور	میرے بھائی کو	اور	داخل فرما ہمیں	اپنی رحمت میں	اور	تو

مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوا
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کو

الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ

الْعِجْلَ	سَیَنَالُهُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	ذِلَّةٌ
بچھڑے (کو معبود)	عنقریب پہنچے گا انہیں	غضب	ان کے رب کی طرف سے	اور	ذلت و رسوائی

(معبود) بنالیا عنقریب انہیں دنیا کی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعائے مغفرت کرنا

بچھڑا پرستوں کے لئے غضب ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر

ع ۱۸

1 ..... شماتت کا معنی ہے کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔ فی زمانہ دینی اور دنیوی دونوں شعبوں میں شماتت کے نظارے بہت عام ہیں، مذہبی لوگ اور اسی طرح کاریگر، دوکاندار، کارخانے، فیکٹری یا مل میں ملازمت کرنے والوں، یونہی کسی کمپنی، ادارے یا بینک میں جاب کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی شماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی پر آنے والی مصیبت پر خوش ہونے کے مذموم فعل میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2 ..... یہ دعائے مغفرت امت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾	وَ
دنیا کی زندگی میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	بہتان باندھنے والوں (کو)	اور

پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور

الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ

الَّذِيْنَ	عَمِلُوا	السَّيِّاٰتِ	ثُمَّ	تَابُوْا[1]	مِنْۢ بَعْدِهَا	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	عمل کئے	برے	پھر	انہوں نے توبہ کرلی	ان کے بعد	اور

وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے پھر ان کے بعد توبہ کرلی اور

اٰمَنُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
ایمان لے آئے	(تو) بیشک	تمہارا رب	اس (توبہ وایمان) کے بعد	ضرور بخشنے والا

ایمان لے آئے تو بیشک اس توبہ وایمان کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَمَّا	سَكَتَ	عَنْ مُّوْسَى	الْغَضَبُ	اَخَذَ
مہربان (ہے)	اور	جب	تھم گیا	موسیٰ سے (کا)	غصہ	(تو) اس نے پکڑ لیں

مہربان ہے ○ اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَ فِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ

الْاَلْوَاحَ	وَ	فِيْ نُسْخَتِهَا	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِيْنَ	هُمْ
تختیاں	اور	ان (تختیوں) کی تحریر میں	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	وہ

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو

1 ..... اس آیت میں گناہ کے بعد توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بڑی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ذکر ہے۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے اُن سب کو معاف فرماتا ہے۔

www.dawateislami.net

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا

لِرَبِّهِمْ	يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	اخْتَارَ	مُوْسٰى	قَوْمَهٗ	سَبْعِيْنَ رَجُلًا (1)
اپنے رب سے	ڈرتے ہیں	اور	منتخب کرلیے	موسیٰ (نے)	اپنی قوم (سے)	ستر مرد

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لیے اپنی قوم سے ستر مرد

لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

لِّمِيْقَاتِنَا	فَلَمَّآ	اَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ	قَالَ
ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے	پھر جب	پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	(تو) موسیٰ نے عرض کی

منتخب کرلیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا تو موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّاَىَ ؕ

رَبِّ	لَوْ	شِئْتَ	اَهْلَكْتَهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِيَّاَىَ
اے میرے رب	اگر	تو چاہتا	تو ہلاک کر دیتا انہیں	(اس) سے پہلے	اور	مجھے

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ

اَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	السُّفَهَآءُ مِنَّا	اِنْ	هِىَ
کیا تو ہلاک کرے گا ہمیں	(اس کام کے) سبب جو	کیا	ہم میں سے بے عقلوں (نے)	نہیں	وہ

کیا تو ہمیں اس کام کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا۔ یہ تو نہیں ہے

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِىْ

اِلَّا	فِتْنَتُكَ	تُضِلُّ	بِهَا	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تَهْدِىْ
مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے

مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے

(1) ..... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باختلافِ روایات اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا بنی اسرائیل کے مطالبے پر 70 افراد کو منتخب کر کے کوہِ طور پر لے گئے، وہاں احکام الٰہی سن کر انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مطالبہ کر دیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں گے تب تک ہم آپ کی بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پر انہیں زلزلے نے آلیا اور وہ تمام افراد ہلاک ہو گئے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔

www.dawateislami.net

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَ

مَنْ	تَشَآءُ	اَنْتَ	وَلِيُّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ
جسے	چاہتا ہے	تو	ہمارا مولیٰ (ہے)	پس تو بخش دے	ہمیں	اور	ہم پر رحم فرما	اور

ہدایت دیتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

اَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً

اَنْتَ	خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾	وَ	اكْتُبْ	لَنَا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةً (1)
تو	سب سے بہتر بخشنے والا (ہے)	اور	لکھ دے	ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی

تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں

وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ

وَّ	فِي الْاٰخِرَةِ	اِنَّا	هُدْنَآ	اِلَيْكَ	قَالَ	عَذَابِيْٓ
اور	آخرت میں (بھلائی)	بیشک	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	فرمایا	میرا عذاب

بھلائی لکھ دے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں

اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

اُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	اَشَآءُ	وَ	رَحْمَتِيْ	وَسِعَتْ	كُلَّ شَيْءٍ
میں پہنچاتا ہوں	اس کو	جسے	چاہتا ہوں	اور	میری رحمت	گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)

اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ

فَسَاَكْتُبُهَا (2)	لِلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	وَ	يُؤْتُوْنَ
تو عنقریب میں لکھ دوں گا اس (رحمت) کو	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہیں	اور	دیتے ہیں

تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ

دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعائے موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار

1 ..... دنیا کی بھلائی سے پاکیزہ زندگی اور نیک اعمال مراد ہیں اور آخرت کی بھلائی سے جنت، اللہ تعالیٰ کا دیدار اور دنیا کی نیکیوں پر ثواب مراد ہے۔

2 ..... یہودیوں نے جب اس آیت کو سنا تو کہنے لگے ہم متقی ہیں اور ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو اگلی آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ یہ فضیلت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

www.dawateislami.net

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ

الزَّكٰوةَ	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	اَلَّذِيْنَ
زکوۃ	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو

دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ جو

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ[1]	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ[2]	الَّذِيْ
پیروی کرتے ہیں	رسول (کی)	(جو) غیب کی خبریں دینے والا	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جسے

اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ	فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وہ (اہلِ کتاب) پاتے ہیں اسے	لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات اور انجیل میں

یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں،

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهٰىهُمْ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	يُحِلُّ
وہ حکم دیتا ہے انہیں	نیکی کا	اور	منع کرتا ہے انہیں	برائی سے	اور	حلال فرماتا ہے

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ

لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَ	يُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَ	يَضَعُ
ان کے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور	حرام فرماتا ہے	ان کے اوپر	گندی چیزیں	اور	اتار دیتا ہے

پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے

1 ..... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں رسول سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔

2 ..... یقیناً اُمّی ہونا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں لیکن دنیا کی بہترین کتاب یعنی قرآن کو لے کر آئے اور لوگوں کے سامنے ہمیشہ باقی و مفید رہنے والی بہترین تعلیمات پیش فرمائیں۔

www.dawateislami.net

عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ

عَنْهُمْ	اِصْرَهُمْ(1)	وَ	الْاَغْلٰلَ	الَّتِیْ	كَانَتْ	عَلَیْهِمْ	فَالَّذِیْنَ
ان سے	ان کے بوجھ	اور	گلے کے طوق	جو	تھے	ان پر	پس وہ لوگ جو

وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا

اٰمَنُوْا	بِهٖ	وَ	عَزَّرُوْهُ(2)	وَ	نَصَرُوْهُ	وَ	اتَّبَعُوا
ایمان لائیں	اس (نبی) پر	اور	تعظیم کریں اس کی	اور	مدد کریں اس کی	اور	پیروی کریں

اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی

النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

النُّوْرَ	الَّذِیْۤ	اُنْزِلَ	مَعَهٗۤ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
(اس) نور (کی)	جو	نازل کیا گیا	اس کے ساتھ	یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہیں)

پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

عمومِ رسالت اور عظمتِ مصطفٰے کا بیان

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا ۟

قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنِّیْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا(3)
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ

الَّذِیْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	یُحْیٖ
جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے

جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے

1 ..... بوجھ سے مراد سخت تکلیفیں ہیں جیسا کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو بعض صورتوں میں کاٹ ڈالنا اور قید سے مراد مشقت والے احکام ہیں جیسا کہ کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم ہے بلکہ روحِ ایمان ہے۔

3 ..... یہ آیت سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام مخلوق کیلئے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت ہے۔

www.dawateislami.net

وَ يُمِيْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَ	يُمِيْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ	النَّبِيِّ	الْاُمِّيِّ
اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)

اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں،

الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

الَّذِيْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ
جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم

اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى	اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ (1)	وَ
ہدایت پاجاؤ	اور	موسیٰ کی قوم میں سے	ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور

ہدایت پالو ○ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ وہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور

بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

بِهٖ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	وَ	قَطَّعْنٰهُمُ	اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اسی کے ساتھ	وہ انصاف کرتے ہیں	اور	ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	بارہ قبیلوں (میں)

اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ○ اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے

اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اُمَمًا	وَ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اِذِ	اسْتَسْقٰىهُ
الگ الگ جماعت	اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی طلب کیا اس سے

الگ الگ جماعت بنا دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی جب اُس سے اس کی قوم نے

(1) ..... یہاں حق کی راہ بتانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے دو قول یہ ہیں (1) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ (2) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت منسوخ ہونے سے پہلے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، اس میں کوئی تبدیلی نہ کی اور نہ ہی انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا۔

قوم موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ

بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعامات الٰہیہ

www.dawateislami.net

قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ

قَوْمُهٗۤ	اَنِ اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ(1)	الْحَجَرَ	فَانْۢبَجَسَتْ
اس کی قوم (نے)	کہ مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	(جب عصا مارا) تو پھوٹ پڑے، جاری ہو گئے

پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ اُنَاسٍ
اس سے	بارہ	چشمے	تحقیق	جان، پہچان لی	تمام لوگوں، ہر گروہ (نے)

جاری ہو گئے، ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو

مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

مَّشْرَبَهُمْ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْهِمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا
اپنے پینے کی جگہ	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	ان کے اوپر	بادلوں (کو)	اور	ہم نے اتارا

پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ

عَلَيْهِمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ
ان کے اوپر	من	اور	سلویٰ	کھاؤ	(اس) پاکیزہ سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں

من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ

وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ

وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	وَ
اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے	اور

اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے رہے ○ اور

بنی اسرائیل کی خصوصی اندازے شہر میں داخلے کا حکم اور بشارت

1 ..... اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ہر چیز بندوں کو بلاواسطہ خود ہی دیدے مگر اس کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کے توسل اور ان کے وسیلے سے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال اسی آیت میں ہے کہ پانی مانگنے پر بنی اسرائیل کو خود پانی نہ دیا بلکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درمیان میں وسیلہ بنایا۔

www.dawateislami.net

اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا

اِذْ	قِيْلَ	لَهُمُ	اسْكُنُوْا	هٰذِهِ الْقَرْيَةَ	وَ	كُلُوْا	مِنْهَا
جب	فرمایا گیا	ان سے	(کہ) سکونت اختیار کرو	اس بستی، شہر (میں)	اور	کھاؤ	اس میں سے

یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا کہ اِس شہر میں سکونت اختیار کرو اور اس میں

حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا

حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	وَّ	ادْخُلُوا
جہاں، جو	تم چاہو	اور	کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	اور	داخل ہو جاؤ

جو چاہو کھاؤ اور یوں کہو "ہماری بخشش ہو" اور (شہر کے) دروازے میں

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـئٰتِكُمْ ؕ

الْبَابَ	سُجَّدًا	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِيْٓـئٰتِكُمْ
دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	ہم بخش دیں گے	تمہارے لئے	تمہاری خطائیں

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	فَبَدَّلَ[1]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
عنقریب ہم زیادہ دیں گے	نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا

(اور) نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ تو ان میں سے ظالموں نے جو بات

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا

مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَرْسَلْنَا
ان میں سے	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہی گئی	ان سے	تو ہم نے بھیج دیا

ان سے کہی گئی تھی اسے دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر

ظالم بنی اسرائیلیوں کی حماقت اور ان کا انجام

1 ..... بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں، یہ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ اس کی بجائے براہِ تمسخر حِنْطَةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ عذاب طاعون کی وبا تھی جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔

www.dawateislami.net

عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَسْـَٔلْهُمْ

عَلَيْهِمْ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾	وَسْـَٔلْهُمْ (1)
ان کے اوپر	عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے کہ	وہ ظلم کرتے تھے	اور پوچھو ان سے

آسمان سے عذاب بھیجا کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے ○ اور ان سے اُس بستی کا

عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ

عَنِ الْقَرْيَةِ	الَّتِيْ	كَانَتْ	حَاضِرَةَ الْبَحْرِ	اِذْ	يَعْدُوْنَ
(اس) بستی کے بارے	جو	تھی	دریا کے کنارے (پر)	جب	وہ حد سے بڑھنے لگے

حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

فِي السَّبْتِ	اِذْ	تَاْتِيْهِمْ	حِيْتَانُهُمْ	يَوْمَ سَبْتِهِمْ	شُرَّعًا
ہفتے کے بارے میں	جب	آتیں ان کے سامنے	ان کی مچھلیاں	ان کے ہفتے کے دن	پانی پر تیرتی

حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں

وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ

وَّ	يَوْمَ	لَا يَسْبِتُوْنَ	لَا تَاْتِيْهِمْ	كَذٰلِكَ	نَبْلُوْهُمْ
اور	(جس) دن	وہ ہفتہ نہ پاتے	(تو مچھلیاں) نہ آتیں ان کے پاس	اسی طرح	ہم آزماتے انہیں

اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَتْ	اُمَّةٌ	مِّنْهُمْ
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	ان میں سے

ان کی آزمائش کرتے تھے ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

1 ..... اس آیت میں خطاب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہودیوں سے سرزنش کے طور پر اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں۔ اس سوال سے مقصود ان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور معجزات کا انکار کرنا اُن یہودیوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفر و معصیت تو ان کا پرانا دستور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد بھی کفر پر قائم رہے۔

www.dawateislami.net

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

لِمَ	تَعِظُوْنَ	قَوْمًا	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ	اَوْ
کیوں	تم نصیحت کرتے ہو	(ان)لوگوں(کو)	اللہ	ہلاک کرنے والا(ہے)انہیں	یا

تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً

مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا شَدِيْدًا (۱)	قَالُوْا	مَعْذِرَةً
عذاب دینے والا(ہے)انہیں	سخت عذاب	انہوں نے کہا	عذر پیش کرنے(کے لئے)

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾	فَلَمَّا	نَسُوْا
تمہارے رب کے حضور	اور	(اس لئے کہ)شاید وہ	ڈریں	پھر جب	انہوں نے بھلادیا

عذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں ○ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلادیا

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ

مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖۤ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ	يَنْهَوْنَ
(اسے)جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو)ہم نے نجات دی	ان لوگوں کو جو	منع کرتے تھے

جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو

عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍ

عَنِ السُّوْٓءِ	وَ	اَخَذْنَا	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍ
برائی سے	اور	ہم نے پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	برے عذاب کے ساتھ

نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب برے عذاب

(۱)..... اس آیت میں اس گروہ کا ذکر ہے کہ جنہوں نے شکار سے منع کرنے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مچھلی کے شکار پر بالکل راضی نہ تھے بلکہ ان سے متنفر تھے جبکہ انہیں سمجھاتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ماننے کی امید نہ تھی۔ اس سے بظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ لوگ بھی نجات پا گئے تھے کیونکہ جب کسی کے ماننے کی امید نہ ہو تو امر بالمعروف کرنا فرض نہیں رہتا، ہاں افضل ضرور ہوتا ہے نیز امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے لہٰذا جب ایک گروہ یہ کر ہی رہا تھا تو ان پر بعینہٖ فرض نہ رہا۔

www.dawateislami.net

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ مَّا
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	انہوں نے سرکشی کی	جس سے

میں گرفتار کر دیا○ پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے

نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

نُهُوْا	عَنْهُ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً[1]	خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾
انہیں منع کیا گیا	اس سے	(تو) ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ○

یہودیوں پر ظالم مسلط ہوتے رہنے کی خبر

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكَ	لَيَبْعَثَنَّ[2]	عَلَيْهِمْ
اور	جب	اعلان کر دیا	تمہارے رب (نے)	(کہ) ضرور وہ بھیجتا رہے گا	ان پر

اور جب تمہارے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ ضرور قیامت کے دن تک

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَنْ	يَّسُوْمُهُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	اِنَّ	رَبَّكَ
قیامت کے دن تک	(انہیں) جو	پہنچاتے رہیں گے انہیں	برا عذاب	بیشک	تمہارا رب

ان پر ایسوں کو بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہیں گے بیشک تمہارا رب

بنی اسرائیل کی مختلف گروہوں میں تقسیم اور آزمائش

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَ

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾	وَ
ضرور جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

ضرور جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور

1 ..... موجودہ بندر اور خنزیر مسخ شدہ لوگوں کی اولاد میں سے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کر کے یا کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی نسل نہیں چلائی، نیز بندر اور خنزیر تو ان قوموں سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ 2 ..... اس آیت میں قیامت تک یہودیوں کے لئے ذلت اور غلامی مقدر کر دیئے جانے کا ذکر ہے، چنانچہ بخت نصر، سنجاریب، اور رومی عیسائی بادشاہوں کا یہودیوں پر تسلط، پھر ان پر مسلمان سلاطین کا تقرر، پھر انگریزوں کی غلامی میں رہنا، قریب کے دور میں جرمنی میں ہٹلر کا انہیں چن چن کر قتل کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا اس آیت کی صداقت کی واضح دلیلیں ہیں۔

www.dawateislami.net

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

قَطَّعْنٰهُمْ	فِی الْاَرْضِ	اُمَمًا	مِنْهُمُ	الصّٰلِحُوْنَ	وَ
ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	زمین میں	مختلف گروہوں (میں)	ان میں سے (کچھ)	نیک (ہیں)	اور

ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ صالحین ہیں اور

مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ

مِنْهُمْ	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	بَلَوْنٰهُمْ	بِالْحَسَنٰتِ	وَ
ان میں سے (کچھ)	اس کے علاوہ (ہیں)	اور	ہم نے آزمایا انہیں	بھلائیوں (خوشحالیوں) سے	اور

کچھ اس کے علاوہ ہیں اور ہم نے انہیں خوشحالیوں اور

السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

السَّیِّاٰتِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾	فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ
برائیوں (بدحالیوں سے)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں	پھر آئے	ان کے بعد	(برے) جانشین

بدحالیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ایسے برے جانشین آئے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ

وَّرِثُوا	الْكِتٰبَ	یَاْخُذُوْنَ	عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى	وَ	یَقُوْلُوْنَ
(جو) وارث ہوئے	کتاب (کے)	وہ لیتے ہیں	اس دنیا کا مال	اور	کہتے ہیں

جو کتاب کے وارث ہوئے وہ اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

سَیُغْفَرُ[1]	لَنَا	وَ	اِنْ	یَّاْتِهِمْ	عَرَضٌ مِّثْلُهٗ
عنقریب بخش دیا جائے گا	ہمیں	اور (حالانکہ)	اگر	(مزید) آجائے ان کے پاس	اس کی مثل مال

ہماری مغفرت کر دی جائے گی حالانکہ اگر ویسا ہی مال ان کے پاس مزید آجائے

[1] .....یہودی نافرمانیوں کے باوجود بخشش کا یقین رکھتے تھے، اس بنا پر کہ ہم انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ہیں اس لئے ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ فی زمانہ بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو اپنی بداعمالیوں کے باوجود خود کو آخرت کے اجر و ثواب کا قطعی حق دار سمجھتے ہیں۔ اولیاء و صالحین سے نسبت کی وجہ سے بشرطِ ایمان قیامت میں شفاعت کی امید برحق ہے لیکن اس وجہ سے اپنی بخشش کا یقین کر لینا اور اعمالِ صالحہ سے خود کو بے نیاز سمجھنا سراسر باطل و مردود ہے۔

بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب

www.dawateislami.net

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا

يَاْخُذُوْهُ	اَلَمْ يُؤْخَذْ	عَلَيْهِمْ	مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ	اَنْ	لَّا يَقُوْلُوْا
(تو) وہ لے لیں گے اسے	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (سے)	کتاب میں عہد	کہ	وہ نہیں کہیں گے

تو اسے (بھی) لے لیں گے۔ کیا کتاب میں ان سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا؟ کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِيْهِ	وَ
اللہ پر (کے بارے)	مگر	حق	اور	انہوں نے پڑھ لیا	(اسے) جو	اس (کتاب) میں (ہے)	اور

حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	وَ
آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیز گار ہیں	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لئے بہتر ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت

الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

الَّذِيْنَ	يُمَسِّكُوْنَ[1]	بِالْكِتٰبِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ[2]	اِنَّا
وہ لوگ جو	مضبوطی سے تھامتے ہیں	کتاب کو	اور	انہوں نے قائم رکھی	نماز	بیشک

وہ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، بیشک ہم

بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے	اصلاح کرنے والوں کا اجر	اور	جب	ہم نے بلند کر دیا	پہاڑ

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور یاد کرو جب ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

1 ..... کتاب کو مضبوطی سے تھامنے سے مراد اس کے مطابق عمل کرنا، اس کے تمام احکام کو ماننا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی روا نہ رکھنا ہے۔

2 ..... نماز اگرچہ کتاب کو مضبوطی سے تھامنے میں داخل ہے البتہ اسے جداگانہ ذکر کرنے سے مقصود اس کی عظمت کا اظہار اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

www.dawateislami.net

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

فَوْقَهُمْ (1)	كَاَنَّهٗ	ظُلَّةٌ	وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ بِهِمْ
ان کے اوپر	گویا کہ وہ	سائبان (ہے)	اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	ان پر گرنے والا (ہے)

بلند کر دیا گویا وہ سائبان ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ان پر گرنے ہی والا ہے

خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا

خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
(ہم نے فرمایا) تھام لو	(اسے) جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی کے ساتھ	اور	یاد کرو	جو کچھ

(اور ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے

فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

فِیْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	رَبُّكَ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیز گار بن جاؤ	اور	جب	نکالی	تمہارے رب (نے)

اسے یاد کرو تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	اَشْهَدَهُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
اولادِ آدم سے	ان کی پشتوں سے	ان کی اولاد	اور	گواہ بنایا انہیں	ان کی جانوں پر

اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ

اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ (2)	قَالُوْا	بَلٰى	شَهِدْنَا
(اور فرمایا) کیا میں نہیں ہوں	تمہارا رب	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی

(اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔

یوم الست میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد

پ ۹ اعراف ۱۷۲ معانقہ ۷

1 ..... جب بنی اسرائیل نے احکام الٰہی کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تین میل لمبا اور چوڑا پہاڑ اُٹھا کر ان پر معلق کر دیا اور فرمایا کہ توریت کے احکام مانو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے اور احکام کو قبول کر لیا۔ 2 ..... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی تمام اولاد ارواح کی صورت میں نکال کر انہیں فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، پھر دنیا میں رسولوں اور کتابوں کی آمد کے ذریعے یہ عہد یاد دلایا جاتا رہا۔ تو یہ گواہ بنانا لوگوں پر حجت پوری کرنا تھا تاکہ بروزِ قیامت وہ یہ نہ کہیں کہ ہم =

www.dawateislami.net

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾

اَنْ	تَقُوْلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّا	كُنَّا	عَنْ هٰذَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾
(یہ اس لئے ہوا) تاکہ	تم (نہ) کہو	قیامت کے دن	بیشک	ہم تھے	اس سے	بے خبر

(یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ○

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا

اَوْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اَشْرَكَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا
یا	کہنے لگو	صرف	شرک کیا	ہمارے باپ دادا (نے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم ہوئے

یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم

ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ذُرِّیَّةً	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ	اَفَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ
اولاد	ان کے بعد	تو کیا تو ہلاک فرمائے گا ہمیں	(اس کے) سبب جو	کیا

ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ (۱)	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لَعَلَّهُمْ
اہلِ باطل (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ

اہلِ باطل نے کیا ○ اور ہم اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں اور اس لیے کہ

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ	الَّذِیْٓ	اٰتَیْنٰهُ	اٰیٰتِنَا
رجوع کرلیں	اور	پڑھو	ان پر	(اس کی) خبر	جسے	ہم نے دیں اسے	اپنی آیتیں

وہ رجوع کرلیں ○ اور اے محبوب! انہیں اس آدمی کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا فرمائیں

بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بدعملی اور اس کا عبرتناک انجام

=لاعلمی کی وجہ سے یا باپ دادا کا عمل دیکھ کر شرک میں پڑے تھے۔

(1) ..... یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر شرعی احکام میں جہالت معتبر نہیں، کوئی یہ عذر پیش کر کے کہ مجھے معلوم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا۔ ہر شخص پر فرض ہے کہ ضرورت کے مطابق دینی مسائل سیکھے۔ دوسری بات یہ کہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ پیروی کا عذر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔ تیسری بات یہ کہ گناہ کی بنیاد ڈالنا اگرچہ سخت ترجرم ہے مگر اس جرم کے ارتکاب کرنے والے سب مجرم ہوں گے، وہ یہ عذر نہیں=

www.dawateislami.net

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

فَانْسَلَخَ (۱)	مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
تو وہ صاف نکل گیا	ان سے	پھر پیچھے لگ گیا اس کے	شیطان	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

تو وہ ان سے صاف نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ آدمی گمراہوں میں سے ہو گیا ○

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنٰهُ	بِهَا	وَ	لٰكِنَّهٗۤ	اَخْلَدَ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بلند کر دیتے اسے	ان (آیتوں) کے سبب	اور	لیکن وہ	جھک گیا

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو دنیا کی طرف

اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

اِلَى الْاَرْضِ	وَ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ الْكَلْبِ (۲)
زمین (دنیا) کی طرف	اور	تابع ہو گیا	اپنی خواہش (کے)	تو اس کی مثال	کتے کی مثال جیسی (ہے)

مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

اِنْ	تَحْمِلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	اَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ
اگر	تم سختی کرو	اس پر	(تو) وہ زبان نکالتا ہے	یا	تم چھوڑ دو اسے	(تو) زبان نکالتا ہے

تو اس پر سختی کرے تو زبان نکالے اور تو اسے چھوڑ دے تو (بھی) زبان نکالے۔

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

ذٰلِكَ	مَثَلُ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاقْصُصِ
یہ	(ان) لوگوں کی مثال (ہے)	جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو تم بیان کرو

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو تم یہ واقعات

= کر سکتے کہ ہم چونکہ اس گناہ کو ایجاد کرنے والے نہیں اس لئے قصوروار بھی نہیں۔

(1) ..... اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بلعم بن باعوراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں بہت فضل و کمال والا ایک شخص تھا لیکن نفسانی خواہشات کی پیروی نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص472 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2) ..... دنیا کی طلب میں بلعم بن باعوراء نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتے کی بدترین حالت سے تشبیہ =

www.dawateislami.net

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا ِّۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ

الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾	سَآءَ	مَثَلًا ِّۨالْقَوْمُ	الَّذِيْنَ
(یہ) واقعات	تاکہ وہ	غور و فکر کریں	کتنی بری ہے	(ان) لوگوں کی مثال	جنہوں نے

بیان کرو تاکہ وہ غور و فکر کریں ○ کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	مَنْ	يَّهْدِ (1)
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کیا کرتے تھے	جسے	ہدایت دے

ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کیا کرتے تھے ○ جسے اللہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِيْ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کر دے	تو یہ لوگ	وہی

ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جنہیں اللہ گمراہ کر دے تو وہی

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾	وَ	لَقَدْ	ذَرَاْنَا	لِجَهَنَّمَ (2)	كَثِيْرًا
نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے	بہت

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	لَهُمْ	قُلُوْبٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ
جنوں اور انسانوں میں سے	ان کے	(ایسے) دل (ہیں)	وہ سمجھتے نہیں	ان کے ذریعے	اور	ان کی

جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی

= دی۔ اس سے گستاخی کی انتہائی قباحت بھی معلوم ہوئی اور دنیا کی محبت کا ایک برا انجام بھی معلوم ہوا۔

1 ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ ان میں سے کسی کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے، لہٰذا بندہ اگر ہدایت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور اگر وہ گمراہی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دیتا ہے۔ 2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا اصل مقصد اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے لیکن ان میں سے بہت کا آخری انجام جہنم ہے۔ لفظ ”لجھنم“ میں =

www.dawateislami.net

اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ

اَعْیُنٌ	لَّا یُبْصِرُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ	اٰذَانٌ
آنکھیں (ہیں)	وہ نہیں دیکھتے	ان کے ساتھ	اور	ان کے	کان (ہیں)

ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں

لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

لَّا یَسْمَعُوْنَ	بِهَا	اُولٰٓىٕكَ	كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ	
وہ نہیں سنتے	ان کے ذریعے	یہ لوگ	جانوروں کی طرح (ہیں)	بلکہ	وہ	

جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ

اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ

اَضَلُّ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	وَ	لِلّٰهِ
زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	وہی	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	اور	اللہ کے (ہیں)

ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور بہت اچھے نام

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا

اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	فَادْعُوْهُ	بِهَا	وَ	ذَرُوا
بہت اچھے نام	تو تم پکارو اسے	ان (ناموں) کے ساتھ	اور	چھوڑ دو

اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو

الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ

الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ[1]	فِیْۤ اَسْمَآىٕهٖ	سَیُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جو	حق سے نکل جاتے ہیں	اس کے ناموں میں	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عنقریب اُنہیں

=مذکور "ل" کو لامِ عاقبت کہتے ہیں۔ عربی بلاغت سے واقف حضرات اسے آسانی سے سمجھ لیں گے۔

[1] ..... اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق سے نکلنے کی کئی صورتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں مذکور ناموں سے جدا نام مقرر کرنا، نام میں حسنِ ادب کی رعایت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے فاسد معنی والے نام مقرر کرنا وغیرہ، نیز اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیرُ اللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے کسی کا نام رحمٰن، قدوس، خالق، قدیر رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے=

www.dawateislami.net

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾	وَ	مِمَّنْ	خَلَقْنَآ
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا

ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہماری مخلوق میں سے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ	وَ	بِهٖ
ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور	اس کے ساتھ

ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور اسی کے مطابق

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
وہ انصاف کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

عدل کرتے ہیں ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ ۩ وَ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (1)	مِّنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾	وَ
عنقریب ہم آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے انہیں	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہوگی	اور

تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ اور

اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اُمْلِيْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَيْدِيْ	مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾
میں ڈھیل دوں گا	انہیں	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت مضبوط (ہے)

میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے ○

= زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبد الرحمٰن کو رحمٰن، عبد الخالق کو خالق اور عبد القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

(1) ..... یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح ہلاکت و عذاب کے قریب کر دے گا کہ انہیں پتا بھی نہ چل سکے گا کیونکہ یہ لوگ جب کوئی جرم یا گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، دنیوی نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے اور سرکشی و گمراہی، گناہ اور معاصی کا بازار مزید گرم کر دیتے ہیں، پھر اچانک عین غفلت کی حالت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ گناہوں کے باوجود نعمتوں کی فراوانی =

مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے

جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر

ع ۲۰

www.dawateislami.net

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم جنون سے محفوظ ہیں

دلائل قدرت میں غور و فکر کی دعوت

ہٹ دھرم کافروں کا حال

اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِهِمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا
اور کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	(کہ) نہیں	ان کے صاحب کو	کوئی جنون	نہیں	وہ	مگر

کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾	اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا	فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا
صاف ڈر سنانے والے	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں	اور	جو

صاف ڈر سنانے والے ہیں ○ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

خَلَقَ	اللّٰهُ	مِنْ شَيْءٍ	وَّ	اَنْ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنَ	قَدِ اقْتَرَبَ
پیدا کی	اللہ (نے)	کوئی چیز	اور	(اس بات میں) کہ	شاید	کہ	ہو	قریب آگئی

چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

اَجَلُهُمْ	فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ	بَعْدَهٗ	يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	مَنْ	يُّضْلِلِ (۱)	اللّٰهُ
ان کی مدت	تو کون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	جسے	گمراہ کردے	اللہ

نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○ جسے اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

فَلَا	هَادِيَ	لَهٗ	وَ	يَذَرُهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
تو نہیں	کوئی ہدایت دینے والا	اسے	اور	وہ چھوڑ دیتا ہے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

= اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں مہلت اور ڈھیل ہی نہ ہو۔

(۱) ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب مسلسل کفریہ عقائد پر جمے رہنے کی وجہ سے کفار کے دلوں میں گمراہی راسخ ہو گئی اور وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ گئے حتی کہ انہوں نے اپنے اختیار سے اس چیز کو ضائع کر دیا جو انہیں ہدایت اور ایمان کی دعوت دیتی تو پھر ان کے دل و دماغ سے دعوتِ حق قبول کرنے کی استعداد جاتی رہی اور وہ اس طرح ہو گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی پر پیدا کیا ہے۔

www.dawateislami.net

وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ

يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَيَّانَ	مُرْسٰىهَا	قُلْ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہے)	اس کا قائم ہونا	تم کہو

آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا

اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ رَبِّيْ (1)	لَا يُجَلِّيْهَا	لِوَقْتِهَاۤ	اِلَّا
صرف	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ظاہر نہیں فرمائے گا اسے	اس کے وقت پر	مگر

اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر

وقف منزل
وقف لازم

هُوَ ۛ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ

هُوَ	ثَقُلَتْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	لَا تَاْتِيْكُمْ	اِلَّا	بَغْتَةً
وہی	وہ (قیامت) بھاری پڑ رہی ہے	آسمانوں اور زمین میں	وہ نہیں آئے گی تم پر	مگر	اچانک

کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری پڑ رہی ہے، تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

يَسْـَٔلُوْنَكَ	كَاَنَّكَ	حَفِيٌّ	عَنْهَا	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا
وہ پوچھتے ہیں تم سے	گویا کہ تم	خوب واقف (ہو)	اس سے	تم کہو	صرف	اس کا علم

آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کر چکے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ذاتی مکیت اور ذاتی علم غیب کی نفی اور صفاتِ نبوت

عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	قُلْ	لَّاۤ اَمْلِكُ
اللہ کے پاس (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	تم کہو	میں مالک نہیں

اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○ تم فرماؤ، میں اپنی جان کے

1 ..... قیامت کے معین وقت کی خبر دینا رسول کی ذمہ داری نہیں کیونکہ یہ علمِ شریعت نہیں جس کی اشاعت کی جائے بلکہ قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے جسے چھپانا ضروری ہے۔ عوام سے قیامت کا علم اور اس کے وقوع کا وقت مخفی رکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قیامت سے خوف زدہ اور ڈرتے رہیں کیونکہ جب انہیں معلوم نہیں ہوگا کہ قیامت کس وقت آئے گی تو وہ اس سے بہت زیادہ ڈریں گے اور ہر وقت گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشاں رہیں گے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہوں میں مشغول ہوں اور قیامت آجائے۔

www.dawateislami.net

لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

لِنَفْسِیْ	نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ[1]	وَ	لَوْ	كُنْتُ اَعْلَمُ
اپنی جان کے	نفع اور نہ نقصان (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	اور	اگر	میں جان لیا کرتا

نفع اور نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب

الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛؕ اِنْ اَنَا

الْغَیْبَ[1]	لَا سْتَكْثَرْتُ	مِنَ الْخَیْرِ	وَ	مَا مَسَّنِیَ	السُّوْٓءُ	اِنْ	اَنَا
غیب	(تو) ضرور بہت جمع کرلیتا	بھلائی	اور	نہ پہنچتی مجھے	کوئی برائی	نہیں	میں

جان لیا کرتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کرلیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو

اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ

اِلَّا	نَذِیْرٌ	وَّ	بَشِیْرٌ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	هُوَ
مگر	ڈر سنانے والا	اور	خوشخبری دینے والا	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان لاتے ہیں	وہی (ہے)

ایمان والوں کو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ○ وہی ہے

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا

الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	وَّ	جَعَلَ	مِنْهَا
جس نے	پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے	اور	بنایا	اس میں سے

جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے

زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا

زَوْجَهَا	لِیَسْكُنَ	اِلَیْهَا	فَلَمَّا	تَغَشّٰىهَا
اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے	اس کی طرف (سے)	پھر جب	مرد چھایا اس (عورت) پر

اس کی بیوی بنائی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب مرد اس عورت پر چھایا

1 ..... اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کمال درجے کی عاجزی، عظمتِ الٰہی اور عقیدۂ توحید کے اظہار کا حکم فرمایا گیا کہ اصل قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کائنات میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی کوئی اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہے جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفایاب کرنا، اندھوں کو بینا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا سب اللہ کے اختیار دینے سے تھا۔ 2 ..... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا کیا گیا جیسا کہ قرآن و حدیث سے قطعاً ثابت ہے، یہاں اس آیت میں علمِ غیب کی نفی کی توجیہات یہ ہیں۔ (1) اس آیت میں علم عطائی کی نفی نہیں بلکہ علم ذاتی =

www.dawateislami.net

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

حَمَلَتْ	حَمْلًا خَفِيْفًا	فَمَرَّتْ	بِهٖ	فَلَمَّآ
(تو)وہ حاملہ ہوگئی	ہلکے حمل (کے ساتھ)	تو وہ چلتی پھرتی رہی	اس کے ساتھ	پھر جب

تو اسے ایک ہلکے سے بوجھ کا حمل ہو گیا تو وہ اسی کو لے کر چلتی رہی پھر جب

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَيْتَنَا

اَثْقَلَتْ	دَّعَوَا	اللّٰهَ رَبَّهُمَا	لَىِٕنْ	اٰتَيْتَنَا
بوجھل ہوگئی	(تو)دونوں نے دعا کی	اپنے رب اللہ (سے)	ضرور اگر	تو عطا فرمادے ہمیں

حمل کا وزن بڑھ گیا تو دونوں اپنے رب سے دعا کرنے لگے: اگر تو ہمیں

صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا

صَالِحًا	لَّنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾	فَلَمَّآ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ضرور ہم ہوں گے	شکر کرنے والوں سے	پھر جب	اس نے عطا کر دیا انہیں

صحیح سالم بچہ عطا فرمادے تو ہم یقیناً شکر گزار ہوں گے ○ پھر جب اس نے انہیں صحیح سالم بچہ

صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

صَالِحًا	جَعَلَا	لَهٗ	شُرَكَآءَ	فِيْمَآ	اٰتٰىهُمَا
تندرست بچہ	(تو)ان دونوں نے ٹھہرا دیئے	اس (رب) کے	شریک	(اس) میں جو	اس نے دیا انہیں

عطا فرمادیا تو انہوں نے اس کی عطا میں شریک ٹھہرا دیئے

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا

فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾	اَيُشْرِكُوْنَ[1]	مَا
تو بلند و بالا ہے	اللہ	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اسے) جو

تو اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ○ کیا وہ اسے (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو

بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان

=کی نفی ہے۔(2) یہ کلام ادب و تواضع کے طور پر ہے۔(3) اس آیت میں فی الحال غیب جاننے کی نفی ہے مستقبل میں نہ جاننے پر دلیل نہیں ہے۔

1 ..... اس آیت اور اگلی چند آیات میں بتوں کے معبود ہونے کی نفی پر کئی دلیلیں قائم فرمائی گئی ہیں اور ان میں بتوں کی بے قدری، شرک کے بطلان کا بیان اور مشرکین کی کمال جہالت وغیرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ

لَا یَخْلُقُ	شَیْـًٔا	وَّ	هُمْ	یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾	وَ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	لَهُمْ
بنا نہیں سکتا	کوئی چیز	اور	وہ	بنائے جاتے ہیں	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے	ان کے لئے

کوئی چیز نہیں بنا سکتا اور خود انہیں بنایا جاتا ہے ○ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرنے کی طاقت

نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

نَصْرًا	وَّ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾	وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ
کسی مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کر سکتے ہیں	اور	اگر	تم بلاؤ انہیں

رکھتے ہیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں ○ اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے

اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ

اِلَى الْهُدٰى	لَا یَتَّبِعُوْكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَیْكُمْ
رہنمائی (کرنے) کی طرف	(تو) وہ پیچھے نہیں آئیں گے تمہارے	برابر (ہے)	تم پر

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔ تم پر برابر ہے

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	اَمْ	اَنْتُمْ	صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ[1]	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کیا تم پکارو انہیں	یا	تم	خاموش رہو	بیشک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا

کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو ○ بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ	فَادْعُوْهُمْ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری مثل	تو تم پکارو انہیں	پھر انہیں چاہیے کہ جواب دیں	تمہیں	اگر	تم ہو

تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں

[1] ..... اس لفظ کا معنی ہے ”تَعْبُدُوْنَ“ یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہاں ایک اہم بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے، اسی طرح مخلوق میں سے کسی کو معبود مان کر اسے پکارنا یا اس سے حاجتیں اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہے البتہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ مانتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی عطا سے مشکلات دور کرنے والا مانتا ہو تو یہ ہر گز شرک نہیں جیسے عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفا دینا، اندھوں کو بینا کرنا قرآن میں بیان ہوا اور یہ مشکل کشائی ہی کی صورتیں ہیں۔

www.dawateislami.net

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾	اَلَهُمْ	اَرْجُلٌ	يَّمْشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَيْدٍ
سچے	کیا ان کے	پاؤں (ہیں)	وہ چلتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کے	ہاتھ (ہیں)

جواب دیں ○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ

يَّبْطِشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَعْيُنٌ	يُّبْصِرُوْنَ	بِهَآ	اَمْ
وہ پکڑتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کی	آنکھیں (ہیں)	وہ دیکھتے ہیں	ان کے ساتھ	یا

یہ پکڑتے ہیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں؟ یا

لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ

لَهُمْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	قُلِ (1)	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ
ان کے	کان (ہیں)	وہ سنتے ہیں	ان کے ساتھ	تم کہو	بلالو	اپنے شریکوں (کو)	پھر

ان کے کان ہیں جن سے یہ سنتے ہیں؟ تم فرمادو کہ اپنے شریکوں کو بلالو پھر

كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ

كِيْدُوْنِ	فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾	اِنَّ	وَلِيِّۦَ اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اپنا داؤ چلاؤ مجھ پر	پھر مہلت نہ دو مجھے	بیشک	میرا مددگار اللہ (ہے)	جس نے	نازل کی

میرے اوپر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے

الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

الْكِتٰبَ	وَ	هُوَ	يَتَوَلَّى	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
کتاب	اور	وہ	مدد کرتا ہے	نیک لوگوں (کی)	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے ○ اور اللہ کے سوا جن کی تم

1 ..... رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور یہ بت اُنہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان مشرکوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

www.dawateislami.net

مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

مِنْ دُوْنِهٖ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	نَصْرَكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾
اس کے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے	تمہاری مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کر سکتے ہیں

عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں ○

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ

وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	لَا یَسْمَعُوْا	وَ	تَرٰىهُمْ
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	رہنمائی کی طرف	(تو) وہ نہ سنیں گے	اور	تم دیکھو انہیں

اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو (تو یوں لگے گا)

یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَ هُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ

یَنْظُرُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	هُمْ	لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾	خُذِ (1)
(گویا کہ) وہ دیکھ رہے ہیں	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ	دیکھ نہیں سکتے	اختیار کرو

کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اے حبیب! معاف کرنا

الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا

الْعَفْوَ	وَ	اْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾	وَ	اِمَّا
معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیر لو	جاہلوں سے	اور	اگر

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو ○ اور اے سننے والے! اگر

یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ

یَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	نَزْغٌ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	سَمِیْعٌ
ابھارے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ	تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا

شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا

تین اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حکم

شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم

(1) ..... دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دینا، بھلائی کا حکم دینا اور نا سمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے ہیں۔

www.dawateislami.net

شیطانی خیال آنے پر پرہیزگاروں کا حال

عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىِٕفٌ

عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا	مَسَّهُمْ	طٰٓىِٕفٌ
جاننے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	پرہیزگار ہوئے	جب	چھوتا ہے انہیں	کوئی خیال

جاننے والا ہے ○ بیشک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے

شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں

مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ ج وَ

مِّنَ الشَّیْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا (1)	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾	وَ
شیطان کی طرف سے	(تو) وہ یاد کرتے ہیں	پھر اسی وقت	وہ	دیکھنے لگتے ہیں	اور

کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ○ اور

کفارِ مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن

اِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ

اِخْوَانُهُمْ (2)	یَمُدُّوْنَهُمْ	فِی الْغَیِّ	ثُمَّ	لَا یُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾	وَ
ان (شیطانوں) کے بھائی	انہیں کھینچ رہے ہیں (شیطان)	سرکشی میں	پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور

وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ○ اور

اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ

اِذَا	لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ	قَالُوْا	لَوْلَا	اجْتَبَیْتَهَا	قُلْ
جب	تم نہیں لاتے ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	کیوں نہیں	تم نے خود بنالیا اسے	تم کہو

اے حبیب! جب تم ان کے پاس نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود ہی کیوں نہ بنالی؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ

اِنَّمَاۤ	اَتَّبِعُ	مَا	یُوْحٰۤی	اِلَیَّ	مِنْ رَّبِّیْ
صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	میرے رب کی جانب سے

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔

1 ..... جب شیطان دل میں گناہ کرنے کا وسوسہ ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات میں غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا دینے کو یاد کرنا اس وسوسے کو دور کرنے اور گناہ سے رکنے میں معاون و مددگار ہے۔

2 ..... ان سے مراد مشرکین ہیں جنہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہی پر پکے ہو جاتے ہیں، پھر وہ نہ تو گمراہی سے رکتے ہیں اور نہ گمراہی چھوڑتے ہیں۔

www.dawateislami.net

هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّ

هٰذَا	بَصَآىِٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ
یہ	آنکھیں کھول دینے والے دلائل (ہیں)	تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھول دینے والے دلائل ہیں اور مسلمانوں کے لیے

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	اِذَا	قُرِئَ (1)	الْقُرْاٰنُ
رحمت	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	جب	پڑھا جائے	قرآن

ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	وَ	اَنْصِتُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
تو غور سے سنو	اسے	اور	خاموش رہو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً

وَ	اذْكُرْ (2)	رَّبَّكَ	فِيْ نَفْسِكَ	تَضَرُّعًا	وَّ	خِيْفَةً
اور	یاد کرو	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	گڑگڑاتے (ہوئے)	اور	ڈرتے (ہوئے)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے

وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ

وَّ	دُوْنَ الْجَهْرِ	مِنَ الْقَوْلِ	بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	وَ	لَا تَكُنْ
اور	بلندی سے کچھ کم	قول (آواز) سے	صبح اور شام کو	اور	تم نہ ہونا

اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح و شام، اور غافلوں میں سے

تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموش رہ کر سننے کا حکم

ذکرِ الٰہی کے آداب

1 ..... جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو دیگر لوگوں کو خاموشی سے سننے کا حکم ہے خصوصاً نماز میں جیسے امام سورتِ فاتحہ یا کوئی دوسری سورت پڑھ رہا ہو تو خاموشی سے سننا ضروری ہے۔ امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت نہیں۔ 2 ..... اس آیت میں ذکرِ الٰہی کے متعدد آداب اور انداز بیان کئے گئے ہیں۔ آداب میں یہ ہے کہ عاجزی اور خوف سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور انداز یہ ہے کہ دل میں یاد کیا جائے جسے ذکرِ قلبی کہتے ہیں یا آہستہ آواز میں ذکر کریں جسے ذکرِ سری کہتے ہیں۔ مزید یہ کہ جہری ذکر بھی جائز و مستحب ہے لیکن دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

www.dawateislami.net

فرشتوں کی عبادت الٰہی کا بیان

مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ				
مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	عِنْدَ رَبِّكَ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
غافلوں میں سے	بیشک	وہ جو	تیرے رب کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے
نہ ہونا ○ بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے				
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ السجدة ع				
عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	يُسَبِّحُوْنَهٗ	وَ	لَهٗ	يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ (1)
اس کی عبادت سے	اور	وہ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی	اور	اسی کو	وہ سجدہ کرتے ہیں
تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○					

ع ۱۲ الثامنة السجدة

آیات: 75 — رکوع: 10

سُوْرَةُ الْاَنْفَال مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ واطاعت کی نصیحت

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ			
يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْاَنْفَالِ (2)	قُلِ الْاَنْفَالُ	لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	اموالِ غنیمت کے بارے	تم کہو غنیمت کے مال	اللہ اور رسول کے (ہیں)
اے محبوب! تم سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ، غنیمت کے مالوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں			

1 ..... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

2 ..... اَنفال، نَفَل کی جمع ہے اور اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ اور نَفَل کو غنیمت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔

www.dawateislami.net

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَ اَطِیْعُوا

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَصْلِحُوْا	ذَاتَ بَیْنِكُمْ	وَ	اَطِیْعُوا
تو ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	صلح صفائی رکھو	اپنے درمیان	اور	اطاعت کرو

تو اللہ سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ۝۱	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگر	تم ہو	ایمان والے	صرف	ایمان والے	وہ لوگ ہیں جو

اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو ○ ایمان والے وہی ہیں کہ

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ

اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ (1)	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِذَا	تُلِیَتْ
جب	یاد کیا جائے	اللہ (کو)	(تو) ڈر جاتے ہیں	ان کے دل	اور	جب	تلاوت کی جائے

جب اللہ کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّ	عَلٰى رَبِّهِمْ
ان پر	اس کی آیتوں (کی)	وہ ترقی دیتی ہیں انہیں	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر

اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ۚ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

یَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ (2)	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا
وہ بھروسہ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اس میں) سے جو

بھروسہ کرتے ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف

کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف

1 ..... خوف خدا کی دو قسمیں ہیں: (1) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیز گاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ 2 ..... توکل کا حقیقی معنی یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر قطعی بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔

www.dawateislami.net

کامل ایمان والوں کی جزاء

غزوۂ بدر سے پہلے اور دوران کے حالات و واقعات

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ

رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝۳	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ
ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے

ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ ۚ كَمَآ

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	مَغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴	كَمَآ [1]
درجات (ہیں)	ان کے رب کے پاس	اور	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	جیسے

ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے ○ جیسے

اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِيْقًا

اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْۢ بَيْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا
باہر لایا تمہیں	تمہارا رب	تمہارے گھر سے	حق کے ساتھ	اور	بیشک	ایک گروہ

تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا حالانکہ یقیناً مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ [2]	يُجَادِلُوْنَكَ	فِي الْحَقِّ	بَعْدَ
ایمان والوں میں سے	ضرور ناخوش (تھا)	وہ جھگڑتے (تھے) تم سے	حق کے بارے میں	(اس کے) بعد

ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ○ یہ حق بات کے بارے میں اس کے روشن ہو جانے کے بعد تم سے

مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶ ؕ وَ

مَا	تَبَيَّنَ	كَاَنَّمَا	يُسَاقُوْنَ	اِلَى الْمَوْتِ	وَ	هُمْ	يَنْظُرُوْنَ ۝۶	وَ
کہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ	انہیں ہانکا جا رہا ہے	موت کی طرف	اور	وہ	دیکھ رہے ہیں	اور

جھگڑتے تھے گویا انہیں آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے ○ اور

1 ..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مال غنیمت کا مسلمانوں کے اختیار سے نکال کر آپ کے اختیار میں دیدینا ایسے ہی حق ہے جیسے آپ کا غزوہ بدر کے لئے اپنے گھر سے نکلنا برحق تھا اگرچہ دونوں چیزیں طبعی طور پر بعض مسلمانوں کی طبیعت پر گراں گزر رہی ہیں۔

2 ..... اس گروہ کے ناخوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں جبکہ دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔

www.dawateislami.net

اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اِذْ	يَعِدُكُمُ (1)	اللّٰهُ	اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ	اَنَّهَا	لَكُمْ
جب	وعدہ کیا تم سے (اے لوگو!)	اللہ (نے)	دو گروہوں میں سے ایک (کا)	کہ وہ	تمہارے لیے

یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے

وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ

وَ	تَوَدُّوْنَ	اَنَّ	غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَ	يُرِيْدُ
اور	تم (لوگ) چاہتے (تھے)	کہ	کانٹے والے کے علاوہ	ہو	تمہارے لئے	اور	چاہتا (تھا)

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہ ہو اور اللہ

اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷﴾

اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ	يَقْطَعَ	دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۙ﴿۷﴾
اللہ	کہ	حق کر دکھائے	حق (کو)	اپنے کلمات سے	اور	کاٹ دے	کافروں کی جڑ

یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ○

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَ	يُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق (کو)	اور	باطل کر دکھائے	باطل (کو)	اگرچہ	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچا کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹا کر دکھائے اگرچہ

الْمُجْرِمُوْنَ ۙ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

الْمُجْرِمُوْنَ ۙ﴿۸﴾	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ
جرم کرنے والے	جب	تم فریاد کرتے (تھے)	اپنے رب (سے)	تو اس نے فریاد قبول کر لی	تمہاری

مجرم ناپسند کریں ○ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کی

مسلمانوں کی فریاد اور مدد الٰہی

1 ..... ان آیات میں غزوۂ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 3، ص 524 کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝۹ وَ

اَنِّیْ	مُمِدُّكُمْ	بِاَلْفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	مُرْدِفِیْنَ ۝۹	وَ
کہ میں	مدد کرنے والا ہوں تمہاری	ایک ہزار کے ساتھ	فرشتوں میں سے	لگاتار آنے والے	اور

کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں ○ اور

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَىٕنَّ بِهٖ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	وَ	لِتَطْمَىٕنَّ	بِهٖ
نہیں بنایا اس (امداد) کو	اللہ (نے)	مگر	خوشخبری (کے لئے)	اور	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اس سے

اللہ نے اس کو خوشخبری کیلئے ہی بنایا اور اس لیے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

قُلُوْبُكُمْ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
تمہارے دل	اور	نہیں	مدد	مگر	اللہ کے پاس سے	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا

مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بیشک اللہ غالب

حَكِیْمٌ ۝۱۰ ع اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ

حَكِیْمٌ ۝۱۰	اِذْ	یُغَشِّیْكُمُ	النُّعَاسَ (۱)	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَ
حکمت والا (ہے)	جب	اس نے ڈال دی تم پر	اونگھ	تسکین (کے لئے)	اپنی طرف سے	اور

حکمت والا ہے ○ یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور

یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

یُنَزِّلُ	عَلَیْكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	لِّیُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
اس نے اتارا	تمہارے اوپر	آسمان سے	پانی	تاکہ وہ پاک کر دے تمہیں	اس کے ذریعے

تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے

ع ۱۰

(۱) ..... غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اس کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ شدید خوف کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے۔

www.dawateislami.net

وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ

وَ	يُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	وَ	لِيَرْبِطَ
اور	لے جائے (دور کردے)	تم سے	شیطان کی ناپاکی	اور	تاکہ (ڈھارس) باندھ دے

اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کردے اور تمہارے دلوں کو

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	وَ	يُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ
تمہارے دلوں پر	اور	جمادے	اس سے	قدموں (کو)	جب	وحی بھیجتا (تھا)	تمہارا رب

مضبوط کردے اور اس سے تمہارے قدم جمادے ○ یاد کرو اے حبیب! جب تمہارا رب

اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ

اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ	اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	تو ثابت رکھو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

سَاُلْقِيْ	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا
عنقریب میں ڈال دوں گا	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	کفر کیا	رعب، ہیبت	تو مارو

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	وَ	اضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾	ذٰلِكَ (۱)	بِاَنَّهُمْ
گردنوں کے اوپر	اور	ضربیں لگاؤ	ان سے (کے)	تمام جوڑوں (پر)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضربیں لگاؤ ○ یہ عذاب اس لیے ہوا کہ

مسلمانوں اور کفار سے متعلق فرشتوں کو وحی الٰہی

خدا و رسول کی مخالفت کا انجام اور سزا

(1) .....یعنی غزوہ بدر کے دن کفار کے دلوں میں رعب ڈالا جانا، ان کا قتل ہونا اور قیدی ہونا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کی۔

www.dawateislami.net

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

شَآقُّوا	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	يُّشَاقِقِ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾	ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ (سزا ہے)	تو چکھو اسے

مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ یہ (سزا ہے) تو اس کا مزہ چکھو اور

وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

وَ	اَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِذَا
اور	بیشک	کافروں کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	جب

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ○ اے ایمان والو! جب

لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ (1)	
تم ملو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	(ان کے) لشکر (سے)	تو نہ پھیرو ان سے پیٹھیں	

کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو ○

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

وَ	مَنْ	يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	دُبُرَهٗٓ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اور	جو	پھیرے گا ان سے	اس دن	اپنی پیٹھ	علاوہ (اس کے جو)	لڑائی کا ہنر دکھانے والا (ہو)

اور جو اس دن لڑائی میں ہنر مندی کا مظاہرہ کرنے یا

(1) ..... مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں سے تعداد میں ڈبل ہوں اس سے زیادہ نہ ہوں اور اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں ڈبل سے زیادہ ہو تو پھر مسلمانوں کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا جائز و حرام نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایک سو مسلمانوں کا دو سو کفار کے مقابلے سے بھاگنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور اگر کافروں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو تو ان کے مقابلے سے بھاگنا اگرچہ جائز ہے لیکن صبر و استقامت سے ان کے مقابلے میں ڈٹے رہنا بہتر اور افضل ہے۔

میدانِ جنگ سے بھاگنے کے متعلق احکام

www.dawateislami.net

اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَوْ	مُتَحَیِّزًا	اِلٰى فِئَةٍ(1)	فَقَدْ	بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ
یا	ملنے والا(ہو)	لشکر کی طرف	تو بیشک	وہ پلٹا	غضب کے ساتھ	اللہ کی طرف سے

اپنے لشکر سے ملنے کے علاوہ کسی اور صورت میں انہیں پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہو گا

وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ

وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَ
اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم(ہے)	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	تو تم نے قتل نہیں کیا انہیں	اور

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ تو تم نے انہیں قتل نہیں کیا

لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ(2)	وَ	مَا رَمَیْتَ	اِذْ	رَمَیْتَ	وَ
لیکن	اللہ(نے)	قتل کیا انہیں	اور	تم نے(خاک) نہیں پھینکی	جب	تم نے پھینکی	اور

بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى	وَ	لِیُبْلِیَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْهُ
لیکن	اللہ(نے)	پھینکی	اور	تاکہ وہ انعام عطا فرمائے	ایمان والوں(کو)	اپنی طرف سے

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور اس لئے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام

بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ

بَلَآءً حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾	ذٰلِكُمْ	وَ	اَنَّ
اچھا انعام	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا(ہے)	یہ(حق ہے)	اور	بیشک

عطا فرمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ یہ حق ہے اور یہ کہ

1 ..... دورانِ جنگ کفار کے مقابلے سے بھاگنے والا مسلمان غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ (1) کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔ (2) اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ یاد رہے کہ غزوۂ احد اور حنین میں پسپائی اختیار کرنے والے صحابہ کرام اس آیت کی وعید میں داخل نہیں کیونکہ ان کی عام معافی کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے۔ 2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے اور نیک کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہئے اور اچھے کام پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

مشرکین کا مکر و تدبیر

اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ
اللہ	کمزور کرنے والا (ہے)	کافروں کے مکر و فریب (کو)	اگر	تم فیصلہ مانگتے ہو	تو بیشک

اللہ کافروں کے مکر و فریب کو کمزور کرنے والا ہے ○ اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ[1]	وَ	اِنْ	تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اِنْ
آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور	اگر	تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	اگر

یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر

تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُّغْنِيَ عَنْكُمْ

تَعُوْدُوْا	نَعُدْ	وَ	لَنْ تُّغْنِيَ[2]	عَنْكُمْ
تم پھر (یہی) کرو گے	(تو) ہم پھر (ان کی مدد) کریں گے	اور	ہرگز فائدہ نہ دے گا	تم سے (تمہیں)

تم پھر یہی کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہارا گروہ

فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

فِئَتُكُمْ	شَيْـًٔا	وَّلَوْ	كَثُرَتْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾
تمہارا گروہ	کچھ	اگرچہ	وہ بہت زیادہ ہو	اور	بیشک	اللہ	ایمان والوں کے ساتھ (ہے)

تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اگرچہ بہت زیادہ ہو اور مزید یہ کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ○

اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا[3]	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ	لَا تَوَلَّوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کیا کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	منہ نہ پھیرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر

1 ..... جنگ بدر در حقیقت حق و باطل کا فیصلہ تھی کہ وہاں فتح حقانیت کی دلیل جبکہ شکست باطل ہونے کی دلیل تھی۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جنگ صرف لشکر کی بڑی تعداد یا زیادہ سامان جنگ سے نہیں جیتی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ ہونا ضروری ہے۔

3 ..... اس آیت سے مقصود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کی نافرمانی سے منع کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی اطاعت ہے۔

www.dawateislami.net

عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا

عَنْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	قَالُوْا
اس سے	اور	تم	سنتے ہو	اور	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	کہا

اس سے منہ نہ پھیرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا:

سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

سَمِعْنَا	وَ	هُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ (1)
ہم نے سن لیا	اور (حالانکہ)	وہ	نہیں سنتے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ○ بیشک سب جانوروں میں بدتر

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

عِنْدَ اللّٰهِ	الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	لَوْ	عَلِمَ	اللّٰهُ
اللہ کے نزدیک	بہرے	گونگے (ہیں)	جو	عقل نہیں رکھتے	اور	اگر	جانتا	اللہ

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ○ اور اگر اللہ

فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ

فِيْهِمْ	خَيْرًا (2)	لَّاَسْمَعَهُمْ	وَ	لَوْ	اَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَّ
ان میں	کچھ بھلائی	ضرور سنا دیتا انہیں	اور	اگر	وہ سنا دیتا انہیں	(تو) ضرور پلٹ جاتے	اور

ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ روگردانی کرتے ہوئے

هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ

هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اسْتَجِيْبُوْا	لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ
وہ	منہ پھیرتے ہوئے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حاضر ہو جاؤ	اللہ اور رسول کی (بارگاہ میں)

پلٹ جاتے ○ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

1 ..... یعنی مخلوق میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ ہیں جو نہ تو حق سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بولتے اور سمجھتے ہیں۔

2 ..... یہاں خیر سے مراد صدق و رغبت ہے یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کے دلوں میں قبولِ حق کا سچا جذبہ اور رغبت جانتا یعنی پاتا تو ان کے مطلوبہ معجزات انہیں دکھا دیتا اور حق سنا دیتا لیکن چونکہ ان کے دلوں میں وہ صدق و رغبت موجود ہی نہیں لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دکھا بھی دیتا تو یہ منہ پھیر لیتے۔

www.dawateislami.net

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اِذَا	دَعَاكُمْ (1)	لِمَا	يُحْيِيْكُمْ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ
جب	وہ بلائیں تمہیں	(اس چیز) کے لئے جو	زندگی دیتی ہے تمہیں	اور	جان لو	بیشک	اللہ

جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم

يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

يَحُوْلُ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ	وَ	اَنَّهٗٓ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
حائل ہو جاتا ہے	آدمی اور اس کے دل کے درمیان	اور	بیشک وہ	اس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

وَ	اتَّقُوْا (2)	فِتْنَةً	لَّا تُصِيْبَنَّ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ڈرتے رہو	(اس) فتنہ (سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا

اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	خَآصَّةً	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾	وَ
تم میں سے	(بطورِ) خاص	اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور

نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ اور

اذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اذْكُرُوْٓا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ	فِى الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ
یاد کرو	جب	تم	قلیل (تھے)	کمزور سمجھے جاتے (تھے)	زمین میں	تم ڈرتے (تھے)	کہ

یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دبے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ

(1) ..... اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو اگرچہ نماز میں ہو جیسے بخاری کی حدیث میں اسے باقاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ (2) ..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی طاقت و قدرت کے مطابق برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا اور خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم قدرت کے باوجود =

www.dawateislami.net

يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ

يَّتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ	وَ	اَيَّدَكُمْ
اچک کر (نہ) لے جائیں تمہیں	لوگ	تو اللہ نے ٹھکانہ دیا تمہیں	اور	قوت دی تمہیں

کہیں لوگ تمہیں اچک کر نہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے

بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا

بِنَصْرِهٖ	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا
اپنی مدد کے ساتھ	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اے

تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا (2)	اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْۤا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو

ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر

اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ
اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	جان لو	صرف

اپنی امانتوں میں خیانت کرو ○ اور جان لو کہ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ

اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗۤ
تمہارے اموال	اور	تمہاری اولاد	ایک امتحان (ہے)	اور	بیشک	اللہ	اس کے پاس

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس

خیانت کی ممانعت

مال اور اولاد ایک امتحان ہے

=برائیوں سے منع کرنا چھوڑ دیتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی تو وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

1 ..... ہر دور میں اسی طرح اللہ تعالیٰ اجتماعی اور انفرادی طور پر مسلمانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا اور مصائب و آلام سے نجات دے کر راحت و آرام عطا کرتا ہے۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے اور یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنا لیتے ہیں اور گناہوں کی کثرت سے خود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ 2 ..... خیانت کا لفظ امانت کی ضد کے طور پر استعمال=

www.dawateislami.net

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تَتَّقُوا[1]	اللّٰهَ
بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ (سے)

بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے

یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ

یَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّ	یُكَفِّرْ	عَنْكُمْ
(تو) وہ بنادے گا	تمہارے لئے	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)	اور	مٹادے گا	تم سے

تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرمادے گا اور تمہارے گناہ

سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

سَیِّاٰتِكُمْ	وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾	وَ
تمہاری خطائیں	اور	مغفرت فرمادے گا	تمہاری	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	اور

مٹادے گا اور تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور

اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ

اِذْ	یَمْكُرُ[2]	بِكَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لِیُثْبِتُوْكَ
جب	سازش کرتے (تھے)	تمہارے ساتھ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تاکہ وہ باندھ دیں تمہیں

اے حبیب! یاد کرو جب کافروں نے تمہارے خلاف سازش کی کہ تمہیں باندھ دیں

اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ

اَوْ	یَقْتُلُوْكَ	اَوْ	یُخْرِجُوْكَ	وَ	یَمْكُرُوْنَ	وَ
یا	قتل کر دیں تمہیں	یا	نکال دیں تمہیں	اور	وہ سازشیں کر رہے (تھے)	اور

یا تمہیں شہید کر دیں یا تمہیں نکال دیں اور وہ اپنی سازشیں کر رہے تھے اور

=ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد بطور خاص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز دشمنوں تک پہنچانا ہے اور عمومی طور پر اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی خلاف ورزی کرنا داخل ہے۔

1 ..... جو شخص رب تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے حکم پر چلے تو اللہ تعالیٰ اسے تین خصوصی انعام عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اسے فرقان عطا فرمائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایسا نور اور توفیق عطا کرے گا جس سے وہ حق و باطل کے درمیان فرق کر لیا کرے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کے سابقہ گناہ مٹا دیئے=

www.dawateislami.net

يَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا

يَمْكُرُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا
خفیہ تدبیر فرمارہا (تھا)	اللہ	اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا (ہے)	اور	جب

اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرمارہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ	سَمِعْنَا	لَوْ
تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے سن لیا	اگر

ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم نے سن لیا، اگر

نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

نَشَآءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ هٰذَآ	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾
ہم چاہتے	(تو) ضرور کہہ دیتے	اس (کلام) کی مثل	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں

ہم چاہتے تو ایسا (کلام) ہم بھی کہہ دیتے، یہ صرف پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ

وَ	اِذْ	قَالُوْا [1]	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا	هُوَ	الْحَقَّ
اور	جب	انہوں نے کہا	اے اللہ	اگر	ہے	یہ	وہ (قرآن ہی)	حق

اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے

مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

مِنْ عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَيْنَا	حِجَارَةً	مِّنَ السَّمَآءِ
تیری طرف سے	تو تو برسادے	ہمارے اوپر	پتھر	آسمان سے

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا

= جائیں گے اور تیسرا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپالے گا۔ [2] ..... اس آیت میں کفار قریش کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دارالندوہ میں بیٹھ کر تیار کی تھی، اس کے بعد ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔

[1] ..... اس سے پہلی آیت میں مذکور دعویٰ اور اس آیت میں مذکور دعا نضر بن حارث وغیرہ کفار نے کی تھی اور نضر بن حارث وہ بدبخت کافر ہے جس کی =

www.dawateislami.net

کفارِ مکہ کی دو عقل نہ ہونے کی وجہ سے جہالت

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	وَ
یا ہم پر دردناک عذاب لے آ	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ عذاب دے انہیں	اور (جبکہ)

کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک

اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ

اَنْتَ (1)	فِیْهِمْ	وَ	مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	وَ	هُمْ
تم	ان میں (تشریف فرما ہو)	اور	اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے	اور (جبکہ)	وہ

اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (2)	وَ	مَا	لَهُمْ	اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُمْ
بخشش مانگ رہے ہیں	اور	کیا ہے	انہیں	کہ عذاب نہ دے انہیں	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ

بخشش مانگ رہے ہیں ○ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ یہ

مسجدِ حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیزگار لوگ ہیں

یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ

یَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اَوْلِیَآءَهٗ (3)	اِنْ
روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	اور (حالانکہ)	وہ نہیں تھے	اس کے متولی	نہیں

مسجدِ حرام سے روک رہے ہیں اور یہ اِس کے اہل ہی نہیں، اس کے

بیتُ اللہ کے پاس کفارِ مکہ کی عبادت کا انداز

اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اَوْلِیَآؤُهٗۤ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اس کے متولی	مگر	پرہیزگار لوگ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور

اہل تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور

=مذمت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئیں اور غزوۂ بدر کے دن سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس سے جہنم واصل ہوا۔

1 ..... حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور امان ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا میں عام عذابِ الٰہی نہیں آتے۔ 2 ..... معلوم ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ 3 ..... کفار یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ اور حرم شریف کے متولی ہیں تو ہم جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں ارشاد فرمایا کہ یہ مسجد حرام کے اہل نہیں اور کعبہ کے امور میں تصرف و انتظام کا کوئی اختیار نہیں=

www.dawateislami.net

مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

مَا كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ الْبَيْتِ[1]	اِلَّا	مُكَآءً	وَّ	تَصْدِيَةً
نہیں تھی	ان کی نماز	خانہ کعبہ کے پاس	مگر	سیٹیاں بجانا	اور	تالیاں بجانا

بَیْتُ اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا ہی تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	بیشک

تو اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ وہ روکیں

کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً
اللہ کی راہ سے	تو اب وہ خرچ کریں گے اسے	پھر	وہ ہو گا	ان پر	حسرت، ندامت

روکیں تو اب مال خرچ کریں گے پھر وہی مال ان پر حسرت و ندامت ہو جائیں گے

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ

ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر	وہ مغلوب کر دیے جائیں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف

پھر یہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف

راہِ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال

رکھتے کیونکہ یہ مشرک ہیں جبکہ مسجد حرام کا متولی ہونے کے اہل تو پرہیز گار ہی ہیں۔

[1] ..... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ کفارِ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور ان کا یہ فعل یا تو اس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت کی وجہ سے کہ اُن کے اِس شور سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

www.dawateislami.net

كفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾	لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ[1]	مِنَ الطَّيِّبِ	وَ
انہیں چلایا جائے گا	تاکہ جدا کردے	اللہ	خبیث، ناپاک (کو)	پاکیزہ سے	اور

چلایا جائے گا ○ تاکہ اللہ خبیث کو پاکیزہ سے جدا کردے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

يَجْعَلَ	الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
رکھ دے	خبیثوں، ناپاکوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض پر	پھر ڈھیر بنادے ان سب کو

خبیثوں کو ایک دوسرے کے اوپر کرکے سب کو ڈھیر بنا کر

كفار مکہ کو تنبیہ

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ جَهَنَّمَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	قُلْ
پھر ڈال دے اسے	جہنم میں	یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو

جہنم میں ڈال دے، وہی نقصان پانے والے ہیں ○ تم کافروں سے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ	لَهُمْ	مَّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اگر	وہ باز آگئے	(تو) بخش دیا جائے گا	ان کے لئے	جو

فرماؤ کہ اگر وہ باز آگئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف

قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

قَدْ	سَلَفَ[2]	وَ	اِنْ	يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ
تحقیق	گزر چکا	اور	اگر	وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے	تو بیشک	گزر چکا

کر دیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے تو پہلے لوگوں کا

1 ..... مومن اپنے ایمان کی وجہ سے طیب یعنی پاکیزہ ہے جبکہ کافر اپنے کفر کی وجہ سے خبیث ہے۔ مسلمان کو خبیث کہنا جائز نہیں۔

2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کرلے تو اس کا پہلا کفر اور حالت کفر میں کئے گئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

www.dawateislami.net

فساد کے خاتمے اور دین الٰہی کے غلبے تک جہاد کا حکم

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾	وَ	قَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ
پہلے لوگوں کا دستور	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے

دستور گزر چکا ○ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

فِتْنَةٌ[1]	وَّ	يَكُوْنَ	الدِّيْنُ كُلُّهٗ	لِلّٰهِ
کوئی فساد	اور	ہو جائے	سارا دین	اللہ ہی کا

کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

فَاِنِ انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
پھر اگر وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کام

بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ
دیکھ رہا ہے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	تو جان لو	بیشک	اللہ

دیکھ رہا ہے ○ اور اگر یہ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ

مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے سرکش کفار کے مقابلے میں

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾

مَوْلٰىكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾[2]
تمہارا مولیٰ، مددگار (ہے)	کیا ہی اچھا	مولیٰ	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

تمہارا مددگار ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ○

1 ..... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ غازی مومن کو چاہئے کہ صرف ہتھیاروں اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنا کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے کیونکہ وہی سب سے اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وہ بہترین ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے پاس تو ہے لیکن کفار کے پاس نہیں۔

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ (1)	مِّنْ شَیْءٍ	فَاَنَّ	لِلّٰهِ
اور	جان لو	کہ جو	تم غنیمت حاصل کرو	کوئی چیز	تو بیشک	اللہ کے لئے (ہے)

اور جان لو کہ تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ

خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى

خُمُسَهٗ	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	لِذِی الْقُرْبٰى	وَ	الْیَتٰمٰى
اس کا پانچواں حصہ	اور	رسول کے لئے	اور	(رسول کے) رشتہ داروں کے لئے	اور	یتیموں

خاص اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور (رسول کے) رشتے داروں کیلئے اور یتیموں

وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ

وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِیْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَاۤ
اور	مسکینوں	اور	مسافر (کے لئے ہے)	اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	(اس پر) جو

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو

اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ

اَنْزَلْنَا	عَلٰى عَبْدِنَا	یَوْمَ الْفُرْقَانِ (2)	یَوْمَ الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ
ہم نے نازل کیا	اپنے بندے پر	حق و باطل میں فرق کرنے والے دن	(جس) دن ملیں	دو فوجیں

ہم نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں

میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا

وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾	اِذْ	اَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا
اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جب	تم	(مدینہ سے) قریب والے کنارے پر

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ جب تم قریب والی جانب تھے

1 .....وہ مال جسے مسلمان کفار سے جنگ میں قہر و غلبہ کے طور پر حاصل کریں اسے غنیمت کہتے ہیں اور جنگ کے بغیر جو مال کفار سے حاصل کیا جائے جیسے خراج اور جزیہ، اسے فَے کہتے ہیں۔ یہاں آیت میں مالِ غنیمت کا حکم اور اس کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص12 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 .....اس دن سے مراد غزوۂ بدر کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا تھا اور دونوں فوجوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں ہیں۔

www.dawateislami.net

مدت معین کئے بغیر جنگ بدر کی ایک حکمت

وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ

وَ	هُمْ	بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	وَ	الرَّكْبُ	اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ
اور	وہ (یعنی کافر)	دور والے کنارے پر (تھے)	اور	قافلہ	تم سے نیچے (والی طرف تھا)	اور

اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا اور

لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَ

لَوْ	تَوَاعَدْتُّمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِي الْمِيْعٰدِ	وَ
اگر	تم آپس میں وعدہ کر لیتے	(تو) ضرور تم اختلاف کرتے	مدت کے بارے میں	اور

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور مدت کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جاتا

لٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ

لٰكِنْ	لِّيَقْضِيَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (1)	كَانَ	مَفْعُوْلًا
لیکن	(تم وعدے کے بغیر ملے) تاکہ پورا کر دے	اللہ	(وہ) کام	(جسے) تھا	ہونا

لیکن کیونکہ اللہ نے اس کام کو پورا کرنا تھا جسے ہو کر ہی رہنا تھا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ

لِّيَهْلِكَ (2)	مَنْ	هَلَكَ	عَنْۢ بَيِّنَةٍ	وَّ	يَحْيٰى	مَنْ	حَيَّ
تاکہ ہلاک ہو جائے	جسے	ہلاک ہونا ہے	واضح دلیل سے	اور	زندہ رہے	جسے	زندہ رہنا ہے

تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے

خواب رسول میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت

عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمْ

عَنْۢ بَيِّنَةٍ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَسَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾	اِذْ	يُرِيْكَهُمْ
واضح دلیل سے	اور	بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا (ہے)	جب	دکھائے تمہیں وہ کافر

وہ بھی واضح دلیل سے زندہ رہے اور بیشک اللہ ضرور سننے والا جاننے والا ہے ○ (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے

(1) ..... یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر کافروں کے مقابلے میں کھڑا کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کی مدد اور دشمنانِ دین کی ہلاکت کا جو کام پورا کرنا تھا وہ پورا ہو جائے۔ (2) ..... یہاں ہلاکت سے مراد کفر اور زندگی سے مراد ایمان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بدر کی فتح سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اور اسلام کی صداقت پر مضبوط دلیل قائم ہو گئی، اس لئے اب جو کفر اختیار کر کے ہلاکت میں پڑے گا تو دلیل قائم ہونے اور حجت پوری ہو جانے کے بعد پڑے گا اور جو اسلام قبول کر کے زندگی حاصل کرے گا تو وہ دلیل قائم ہونے کے بعد کرے گا۔

www.dawateislami.net

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا

اللّٰهُ	فِيْ مَنَامِكَ	قَلِيْلًا	وَ	لَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِيْرًا
اللہ (نے)	تمہاری خواب میں	تھوڑے	اور	اگر	دکھادیتا تمہیں وہ کافر	زیادہ

یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کرکے دکھائے اور اگر وہ ان کو زیادہ کرکے تمہیں دکھاتا

لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ

لَفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ	فِي الْاَمْرِ	وَ	لٰكِنَّ
(تو اے مسلمانو) ضرور تم بزدل ہو جاتے	اور	ضرور تم آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور	لیکن

تو اے مسلمانو! تم ضرور بزدل ہو جاتے اور تم ضرور معاملے میں اختلاف کرتے لیکن

اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَاِذْ

اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾	وَ	اِذْ
اللہ (نے)	سلامت رکھا، بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو	اور	جب

اللہ نے سلامت رکھا، بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب

يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّ

يُرِيْكُمُوْهُمْ	اِذِ الْتَقَيْتُمْ	فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ	قَلِيْلًا (1)	وَّ
اللہ دکھا رہا تھا تمہیں وہ کافر	جس وقت تم ملے (تمہارا مقابلہ ہوا)	تمہاری نگاہوں میں	تھوڑے	اور

لڑتے وقت اللہ تمہیں وہ کافر تمہاری نگاہوں میں تھوڑے کرکے دکھا رہا تھا اور

يُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

يُقَلِّلُكُمْ	فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ	لِيَقْضِيَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (2)	كَانَ
تھوڑا کردیا تمہیں	ان کی نگاہوں میں	تاکہ پورا کردے	اللہ	وہ کام	(جو) ہے

تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کردیا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جسے ہو کر ہی

(1) ..... مسلمانوں کو مشرکین تھوڑے دکھانے میں حکمت یہ تھی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خواب کی صداقت ظاہر ہو جائے، مسلمانوں کے دل مضبوط ہو جائیں اور کفار پر ان کی جرأت بڑھ جائے جبکہ مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلے پر جم جائیں، بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ (2) ..... اس کام سے مراد اسلام کا غلبہ، مسلمانوں کی نصرت، شرک کا ابطال، مشرکین کی ذلت اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزے کا اظہار ہے کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا اور قلیل جماعت بھاری لشکر پر فتح یاب ہوئی۔

دورانِ جنگ کفار کو مسلمین کو ایک دوسرے کی تعداد قلیل دکھائے جانے کی حکمت

www.dawateislami.net

جہاد میں ثابت قدمی، ذکرِ الٰہی کی کثرت اور دیگر احکام

مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مَفْعُوْلًا	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
ہونے والا	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

رہنا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا رجوع ہے ○ اے ایمان والو!

اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
جب	تم ملو (تمہارا مقابلہ ہو)	کسی فوج (سے)	تو ثابت قدم رہو	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور

تاکہ فلاح پاؤ ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

لَا تَنَازَعُوْا (۱)	فَتَفْشَلُوْا	وَ	تَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ
آپس میں جھگڑا نہ کرو	(اگر جھگڑے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہے گی	تمہاری ہوا (قوت)

آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا

وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
اور	صبر کرو	بیشک	اللہ	صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہونا

اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور ان لوگوں جیسا

(۱)..... اس آیت میں جنگ کے آداب اور دورانِ جنگ باہمی اختلاف و جھگڑے سے بچنے کا حکم اور اختلاف کے نقصانات کا بیان ہے البتہ عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا اور اتفاق و اتحاد کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان آپس میں متحد رہے تو ان کی جرأت و بہادری کے اپنے بیگانے سبھی معترف رہے اور کافروں پر ان کا رعب و دبدبہ قائم رہا اور جب سے ان کی وحدت پارہ پارہ ہو کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تو ان کی جرأت اور رعب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

www.dawateislami.net

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ

كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا[1]	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّ	رِئَآءَ النَّاسِ
ان لوگوں کی طرح جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے (ہوئے)	اور	لوگوں کو دکھاتے (ہوئے)

نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
اور	وہ روک رہے تھے	اللہ کی راہ سے	اور	اللہ	(ان) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾	وَ	اِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ[2]	اَعْمَالَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب	خوبصورت بنا دیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال

گھیرے ہوئے ہے ○ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے

میدانِ بدر میں شیطان کا کردار

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ

وَ	قَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ النَّاسِ	وَ	اِنِّيْ
اور	اس نے کہا	کوئی غالب آنے والا نہیں	تم پر	آج	لوگوں میں سے	اور	بیشک میں

اور شیطان نے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور بیشک میں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
پناہ دینے والا (ہوں)	تمہیں	تو جب	ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں لشکروں (نے)	(تو شیطان) بھاگا

تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں

1 ..... یہ آیت ان کفارِ قریش کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے اور بدر کے میدان میں ذلت کی موت مرے اور یہاں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حکم فرما رہا ہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر و ریا اور غرور و تکبر کا انجام انتہائی خراب ہے۔ 2 ..... جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں قبیلہ بنی بکر سے اپنی دشمنی یاد آئی، ممکن تھا کہ وہ واپسی کا ارادہ کر لیتے لیکن یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہو کر انہیں دھوکے سے جنگ کے لئے تیار کر لیا، پھر دورانِ جنگ فرشتوں کو دیکھا تو انہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ =

www.dawateislami.net

عَلٰى عَقِبَيْهِ وَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا

عَلٰى عَقِبَيْهِ	وَ	قَالَ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّنْكُمْ	اِنِّيْٓ	اَرٰى	مَا
اپنی ایڑیوں پر	اور	کہنے لگا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تم سے	بیشک میں	دیکھ رہا ہوں	جو

بھاگا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ دیکھ رہا ہوں جو

لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع

لَا تَرَوْنَ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اللّٰهَ	وَ	اللّٰهُ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾
تم نہیں دیکھ رہے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تم نہیں دیکھ رہے۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

منافقوں کا مجاہدین پر طنز کرنا

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

غَرَّ	هٰٓؤُلَآءِ	دِيْنُهُمْ	وَ	مَنْ	يَّتَوَكَّلْ (2)	عَلَى اللّٰهِ
دھوکے میں ڈال رکھا ہے	انہیں	ان کے دین (نے)	اور	جو	توکل کرے	اللہ پر

ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے

کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾	وَ	لَوْ	تَرٰٓى	اِذْ
تو بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	تم دیکھتے	جب

تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اور اگر آپ دیکھتے جب

= گیا۔ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

1 ..... یہاں ”منافقین“ سے مراد اوس اور خزرج قبیلے کے چند افراد ہیں جبکہ دوسرے الفاظ یعنی ”جن کے دلوں میں بیماری ہے“ سے مراد مکہ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمہ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک و تردد باقی تھا۔ 2 ..... اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے توکل کی تعریف اور دیگر مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ بھی اپنے سب معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور اس کی قضا و تقدیر پر ہر دم راضی رہیں۔

www.dawateislami.net

يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

يَتَوَفَّى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	الْمَلٰٓئِكَةُ	يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ
جان نکالتے ہیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	فرشتے	وہ مارتے ہیں	ان کے چہروں

فرشتے کافروں کی ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے

وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا

وَ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾	ذٰلِكَ	بِمَا
اور	ان کی پیٹھوں (پر)	اور	(کہتے ہیں) چکھو	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو

جان نکالتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو ○ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو

موت کے وقت عذابِ کفار کا سبب

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

قَدَّمَتْ (1)	اَيْدِيْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ (2)
آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللہ	نہیں ہے	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ بندوں پر ظلم

عذابِ کفار سے متعلق دستورِ الٰہی

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
بندوں پر	جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

نہیں کرتا ○ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاَخَذَهُمْ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ
انہوں نے کفر کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے تھے تو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیا،

1 ..... یعنی یہ مصیبتیں اور عذاب تمہارے اپنے کیے ہوئے کفر اور گناہوں کا بدلہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر جرم کے بغیر عذاب نہیں کرتا اور کافر چونکہ مجرم ہیں لہٰذا ان پر عذاب کرنا اللہ کا عدل ہے۔

2 ..... اس سے مراد بہت ظلم کرنے والا نہیں بلکہ مطلق ظلم کرنے والا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ بالکل ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

نعمت کی تبدیلی سے متعلق قانونِ قدرت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بیشک	اللہ	بڑی قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

بیشک اللہ بڑی قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ

لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

لَمْ یَكُ	مُغَیِّرًا (1)	نِّعْمَةً	اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ	حَتّٰى
نہیں ہے	بدلنے والا	کسی نعمت (کو)	اس نے انعام فرمایا ہو اس کا	کسی قوم پر	یہاں تک کہ

کسی نعمت کو ہرگز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک

یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾

یُغَیِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾
وہ بدل دیں	(اسے) جو	ان کی ذاتوں میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

کفارِ قریش کے حال و انجام کی سابقہ کفار سے تشبیہ

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا
جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)	انہوں نے جھٹلایا

جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ، انہوں نے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَغْرَقْنَاۤ
اپنے رب کی آیتوں کو	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے غرق کر دیا

اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعونیوں کو

(1) ..... اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کیلئے یہی اٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہ قانون صرف کافر قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اُسی روش پر چلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا اور مسلمانوں کو بھی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب سمجھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	كُلٌّ	كَانُوْا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ[1]
فرعون والوں (کو)	اور	(وہ) سب	تھے	ظلم کرنے والے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے ○ بیشک جانوروں میں سب سے بدتر،

کفار کے دو عیب، عہد شکنی اور خوفِ خدا نہ رکھنا

عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ الَّذِيْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾	الَّذِيْنَ
اللہ کے نزدیک	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	وہ لوگ جو

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ وہ جن سے

عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ

عٰهَدْتَّ	مِنْهُمْ	ثُمَّ	يَنْقُضُوْنَ[2]	عَهْدَهُمْ	فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ	وَّ	هُمْ
تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	وہ توڑ دیتے ہیں	اپنا عہد	ہر بار میں	اور	وہ

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور

دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم

لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ

لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾	فَاِمَّا	تَثْقَفَنَّهُمْ	فِي الْحَرْبِ	فَشَرِّدْ	بِهِمْ
نہیں ڈرتے	تو اگر	تم پاؤ انہیں	لڑائی میں	تو بھگا دو	ان کے (قتل کے) ذریعے

ڈرتے نہیں ○ تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت

مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ

مَّنْ	خَلْفَهُمْ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	اِمَّا	تَخَافَنَّ
(ان کو) جو	ان کے پیچھے (ہیں)	تاکہ وہ	عبرت حاصل کریں	اور	اگر	تمہیں اندیشہ ہو

بھاگ جائیں، اس امید پر (مارو) کہ شاید انہیں عبرت ہو ○ اور اگر تمہیں کسی قوم سے

1 ..... کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمائے جانے کی وجوہات یہ بیان کی گئی ہیں کہ جانور اللہ تعالیٰ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت سے خالی ہیں، اپنا نفع و نقصان پہچانتے اور اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کفار اپنے اعضاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت رکھنے کے باوجود ان سے کام نہیں لیتے، کفر اختیار کر کے خود اپنا نقصان کرتے اور اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمان ہیں اس لئے سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

2 ..... خواہ بندوں سے کیا ہوا جائز عہد توڑا جائے یا اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کی جائے دونوں انتہائی مذموم ہیں۔

www.dawateislami.net

مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مِنْ قَوْمٍ	خِيَانَةً	فَانْۢبِذْ (1)	اِلَيْهِمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
کسی قوم سے	خیانت (کا)	تو (ان کا عہد) پھینک دو	ان کی طرف	برابری (کی بنیاد) پر	بیشک	اللہ

عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف اس طرح پھینک دو کہ (دونوں علم میں) برابر ہوں بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لَا يُحِبُّ	الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
پسند نہیں کرتا	خیانت کرنے والوں (کو)	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور ہرگز کافر یہ خیال نہ کریں کہ

سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

سَبَقُوْا	اِنَّهُمْ	لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	اَعِدُّوْا	لَهُمْ	مَّا
(کہ) وہ سبقت لے گئے	بیشک وہ	عاجز نہیں کر سکتے	اور	تیار رکھو	ان کے لیے	جو

وہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے ○ اور ان کے لیے جتنی قوت ہو سکے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ

اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ	قُوَّةٍ (2)	وَّ	مِنْ	رِّبَاطِ الْخَيْلِ	تُرْهِبُوْنَ	بِهٖ
تم سے ہو سکے	سے	قوت	اور	سے	گھوڑے باندھنے	تم ڈراؤ	اس کے ذریعے

تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں

عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

عَدُوَّ اللّٰهِ	وَ	عَدُوَّكُمْ	وَ	اٰخَرِيْنَ	مِنْ دُوْنِهِمْ
اللہ کے دشمنوں	اور	اپنے دشمنوں (کو)	اور	(انہیں جو) دوسرے	ان کے علاوہ (ہیں)

اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ،

1 .....اس آیت میں عام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب ہے کہ جب کسی قوم کی طرف سے عہد شکنی کی علامات ظاہر ہوں تو مسلمانوں کا امیر انہیں معاہدہ ختم ہونے سے متعلق بتادے اور ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں جنگ کی اطلاع دیدے تاکہ یہ اس قوم سے بدعہدی کرنے والا شمار نہ ہو اور اگر عہد شکنی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے تو عہد ختم ہونے اور جنگ کی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بلا اطلاع بھی حملہ کیا جاسکتا ہے۔ 2 .....اس سے مراد یہ ہے کہ اسلحے اور آلات کی وہ تمام اقسام تیار رکھو جن کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ فی زمانہ چونکہ بری، بحری اور فضائی جنگیں ہوتی ہیں جن میں ٹینک، میزائل، فضائی و=

www.dawateislami.net

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

صلح کی طرف مسائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدد سے متعلق وعدۂ الٰہی

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ	اَللّٰهُ	يَعْلَمُهُمْ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ شَيْءٍ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
تم نہیں جانتے انہیں	اللہ	جانتا ہے انہیں	اور	جو	تم خرچ کرو گے	کوئی چیز	اللہ کی راہ میں

تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا

يُوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	اِنْ	جَنَحُوْا
(اس کا اجر) پورا دیا جائے گا	تمہیں	اور	تم (پر)	زیادتی نہیں کی جائے گی	اور	اگر	وہ مائل ہوں

تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ اور اگر وہ صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

لِلسَّلْمِ	فَاجْنَحْ (1)	لَهَا	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ
صلح کی طرف	تو تم مائل ہو جاؤ	اس کی طرف	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	بیشک وہ	وہی

مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ

السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾	وَ	اِنْ	يُّرِيْدُوْٓا	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	فَاِنَّ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	وہ چاہیں گے	دھوکا دینا تجھے	تو بیشک

سننے والا جاننے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک

حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

حَسْبَكَ	اللّٰهُ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَيَّدَكَ	بِنَصْرِهٖ (2)	وَ
تجھے کافی (ہے)	اللہ	وہی (ہے)	جس نے	تائید کی تمہاری	اپنی مدد سے	اور

اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے

= بحری جنگی جہاز اور آبدوز وغیرہ سب ہتھیاروں سے دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس لئے ان ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ بھی اس آیت میں داخل ہوگی۔

1 ..... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اور صلح کے بعد اگر اسے توڑنے میں مصلحت ہو اور اس کی کوئی مدت معین نہ ہو تو اطلاع دے کر توڑ سکتے ہیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے اور اگر مدت معین ہو تو اس کے پورا ہونے کے بعد اطلاع دینے کی کچھ حاجت نہیں۔ 2 ..... بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کے ذریعے مدد =

www.dawateislami.net

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾	وَ	اَلَّفَ (1)	بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	لَوْ	اَنْفَقْتَ
مسلمانوں کے ذریعے	اور	الفت پیدا کردی	ان کے دلوں کے درمیان	اگر	تم خرچ کر دیتے

تمہاری تائید فرمائی ○ اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ اگر تم زمین میں

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ

مَا	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	مَّآ اَلَّفْتَ	بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	وَ
جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب	(تو بھی) تم الفت پیدا نہ کرسکتے	ان کے دلوں کے درمیان	اور

جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے تھے

لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	اَلَّفَ	بَيْنَهُمْ	اِنَّهٗ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾
لیکن	اللہ (نے)	الفت پیدا کردی	ان کے درمیان	بیشک وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)

لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللّٰهُ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكَ
اے	نبی	تجھے کافی (ہے)	اللہ	اور	جو	پیروکار ہوئے تمہارے

اے نبی! اللہ تمہیں کافی ہے اور جو مسلمان تمہارے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ (2)	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى الْقِتَالِ	اِنْ
مسلمانوں میں سے	اے	نبی	ترغیب دو، ابھارو	ایمان والوں (کو)	جہاد پر	اگر

پیروکار ہیں ○ اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر

ع ۸-۱۲

= وہ تھی جو مہاجرین و انصار کے ذریعے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے اور نیک بندوں کے ذریعے بھی، نیز ظاہری اسباب کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ظاہری اسباب سے ہٹ کر بھی۔

1 ..... انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں برسوں سے عداوت چلی آرہی تھی اور انہیں ملا دینے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع سے یہ حالت بدل گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی، دلوں سے عداوتیں دور اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں۔ یہ حضور =

www.dawateislami.net

يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	عِشْرُوْنَ	صٰبِرُوْنَ	يَغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ (1)
ہوں گے	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)

تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا

وَ	اِنْ	يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفًا
اور	اگر	ہوں گے	تم میں سے	سو	(تو) وہ غالب آئیں گے	ایک ہزار (پر)

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْئٰنَ

مِّنَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾	اَلْئٰنَ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	کفر کیا	(اس کے) سبب کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب

غالب آئیں گے کیونکہ کافر سمجھ نہیں رکھتے ○ اب

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ

خَفَّفَ (2)	اللّٰهُ	عَنْكُمْ	وَ	عَلِمَ	اَنَّ	فِيْكُمْ	ضَعْفًا (3)	فَاِنْ
تخفیف فرمادی	اللہ (نے)	تم سے	اور	وہ جانتا ہے	کہ	تم میں	کمزوری (ہے)	تو اگر

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمادی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر

يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	مِّائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَّغْلِبُوْا	مِائَتَيْنِ	وَ	اِنْ
ہوں	تم میں سے	سو	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)	اور	اگر

تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر

جہاد کے ایک حکم کی منسوخی

=صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ ہے۔ (2)..... جہاد بہت اعلیٰ عبادت ہے جس کی رغبت دلانے کا حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا اور جہاد کی ہر جائز طریقہ سے رغبت دینا جائز ہے۔

(1)..... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو مددِ الٰہی سے دس گنا کافروں پر غالب رہے گی۔ (2)..... یہ آیت اس سے پہلی آیت کی ناسخ ہے یعنی پہلے تو دس گنا مدِ مقابل افراد کے سامنے ڈٹ جانا فرض تھا اور اب صرف دو گنا کے مقابلے میں ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔=

www.dawateislami.net

يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
ہوں	تم میں سے	ایک ہزار	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو ہزار (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

تم میں سے ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾	مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ
صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	(لائق) نہیں ہے	کسی نبی کے	کہ	ہوں	اس کے لئے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَ

اَسْرٰى	حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِى الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ (1)	عَرَضَ الدُّنْيَا	وَ
قیدی	یہاں تک کہ	وہ خوب خون بہالے	زمین میں	تم چاہتے ہو	دنیا کا مال و اسباب	اور

کافروں کو زندہ قید کرلے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہالے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور

اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا

اللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾	لَوْلَا
اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اگر نہ ہوتا

اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

كِتٰبٌ (2) مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ (3)	فِيْمَآ	اَخَذْتُمْ
پہلے سے لکھا ہوا اللہ کی طرف سے	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس کے بدلے) میں جو	تم نے لیا

اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک حکم لکھا ہوا نہ ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے کافروں سے جو مال لیا ہے

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ

3 ..... اس سے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ ابدان کی کمزوری مراد ہے۔

1 ..... غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے، آخر میں فدیہ لے کر چھوڑ دینا طے پایا جبکہ بارگاہِ الٰہی میں زیادہ پسندیدہ یہ تھا کہ قیدیوں کو اس موقع پر قتل کیا جاتا، اسی اعتبار سے یہاں ان مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا ہے جنہوں نے حصولِ مال کے پیشِ نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے قیدیوں کے ایمان لانے کی امید پر فدیہ کا مشورہ دیا تھا۔

www.dawateislami.net

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾	فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ (1)	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّ
بڑا عذاب	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو	تمہیں غنیمت ملی	حلال	پاکیزہ	اور

اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب پکڑ لیتا ○ تو اس سے کھاؤ جو حلال پاکیزہ غنیمت تمہیں ملی ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	نبی	تم کہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے نبی! جو قیدی

لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ

لِّمَنْ	فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ	مِّنَ الْاَسْرٰٓى (2)	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ
(ان) سے جو	تمہارے ہاتھ میں (ہیں)	قیدیوں میں سے	اگر	جانے گا	اللہ

تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ، اگر اللہ تمہارے دل میں

فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ

فِيْ قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّآ	اُخِذَ	مِنْكُمْ
تمہارے دلوں میں	بھلائی	(تو) وہ عطا فرمائے گا تمہیں	بہتر	(اس) سے جو	لیا گیا	تم سے

بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾	وَ	اِنْ	يُّرِيْدُوْا
اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	وہ چاہتے ہیں

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اے حبیب! اگر وہ تم سے

= جیسے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ 2 ..... اس لکھے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غنیمتیں حلال فرمائے گا۔

1 ..... مالِ غنیمت حلال ہونا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت کا خاصہ ہے، ان سے پہلے کسی کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں ہوا۔ 2 ..... یہ =

امتِ مصطفٰی کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے

غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق چند باتیں

ع ١٠

www.dawateislami.net

خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

خِيَانَتَكَ (1)	فَقَدْ	خَانُوْا	اللّٰهَ	مِنْ قَبْلُ
تم سے خیانت کرنا	تو بیشک	وہ خیانت کر چکے ہیں	اللہ (سے)	(اس) سے پہلے

خیانت کرنا چاہتے ہیں تو بیشک یہ اس سے پہلے اللہ سے خیانت کر چکے ہیں

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾

فَاَمْكَنَ	مِنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾
تو اس نے (تمہارے) قابو میں دے دیئے	ان میں سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

جس پر اُس نے اِنہیں تمہارے قابو میں دے دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

وراثت سے متعلق ایک منسوخ حکم

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور

نَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ (2)	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
مدد کی	یہ لوگ	ان کے بعض	بعض کے وارث (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

مدد کی وہ سب ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

= آیت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے بھی لشکر کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری لی تھی اور اس کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے لیکن ان کی باری کے دن جنگ ہو گئی اور کھانا کھلانے کی نوبت نہ آئی، فتح کے بعد ان سے یہ سونا لے لیا گیا تھا، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان اقدس سے اپنے مال کے متعلق ایک غیبی خبر سن کر اسلام قبول کر لیا اور انہیں بحرین کے مال سے بہت مال عطا کیا گیا۔

1 ..... آزادی کے وقت بدر کے قیدیوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ جنگ نہ کرنے اور مشرکین سے معاہدہ نہ کرنے کا عہد لیا تھا، لیکن ان =

www.dawateislami.net

لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى

لَمْ يُهَاجِرُوْا	مَا	لَكُمْ	مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ	مِّنْ شَيْءٍ	حَتّٰى
انہوں نے ہجرت نہ کی	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	ان کی میراث سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ

ہجرت نہ کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک

يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا

يُهَاجِرُوْا	وَ	اِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ (1)	فِي الدِّيْنِ	فَعَلَيْكُمُ	النَّصْرُ	اِلَّا
وہ ہجرت کرلیں	اور	اگر وہ مدد مانگیں تم سے	دین میں	تو تم پر (واجب ہے)	مدد کرنا	سوائے

وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے مگر

عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	وَ	اللّٰهُ
(اس) قوم پر (کے خلاف)	(کہ) تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	اور	اللہ

یہ کہ ایسی قوم کے خلاف (مدد مانگیں) کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بَعْضُهُمْ
(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھ رہا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے بعض

تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ○ اور کافر آپس میں

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	اِلَّا تَفْعَلُوْهُ	تَكُنْ	فِتْنَةٌ	فِي الْاَرْضِ	وَ
بعض کے وارث (ہیں)	اگر تم نہ کروگے اسے (جو حکم دیا گیا)	(تو) ہوگا	فتنہ	زمین میں	اور

ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور

=کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ موجود تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ کریں یہ تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کرکے توڑ چکے ہیں جیسے یومِ الست کا عہدِ میثاق بھلا دیا اور مصیبتوں میں شکر گزار بندہ بننے کا عہد کرکے بعد میں توڑ دیا۔ ❷..... یہاں مہاجرین و انصار کو (دینی اخوت کی بنا پر) ایک دوسرے کے مال کا وارث قرار دیا گیا ہے، بعد میں اس آیت سے یہ وراثت منسوخ ہوگئی جس میں نسبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا گیا۔ ❶..... اس آیت میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں: (۱) غیر مہاجر مومن اگر کسی کافر قوم=

مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام

مسلمانوں میں باہمی تعاون و مدد نہ ہونے کا نقصان

www.dawateislami.net

مہاجرین و انصار صحابہ کی فضیلت

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

فَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿٧٣﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بڑا فساد	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بڑا فساد ہو گا ○ اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ	نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور	مدد کی	یہ لوگ	وہی

لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ

الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	اور	وہ لوگ جو

سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جو

دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
ایمان لائے	(اس کے) بعد	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا	تمہارے ساتھ

اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى
تو یہ لوگ	تم میں سے (ہی ہیں)	اور	رشتے والے	ان کے بعض	زیادہ حقدار (ہیں)

وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں)

=سے دینی وجہ سے جنگ کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو مدد دو۔ لہٰذا ہر مسلمان پر اپنے مسلم بھائی کی دینی جنگ میں مدد کرنا لازم ہے۔(2) مدد دینا جہاد میں ضروری ہے نہ کہ محض دنیاوی جھگڑوں میں۔(3) اگر دارالحرب کے مسلمانوں کی جنگ کسی ایسی کافر قوم سے ہو جن کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو ہم اب ان کے خلاف مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں بدعہدی ہے بلکہ اب یہ کوشش کی جائے کہ ان کفار اور ان مسلمانوں میں صلح ہو جائے اگر صلح ناممکن ہے۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں۔

1 ..... اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر باہمی تعاون نہ کریں اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار مضبوط اور مسلمان کمزور ہو جائیں=

www.dawateislami.net

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

بِبَعْضٍ (1)	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
بعض کے	اللہ کی کتاب میں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

آیات: 129 — رکوع: 16

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ

بَرَآءَةٌ (2)	مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ	اِلَى الَّذِيْنَ
(یہ اعلانِ) براءت (ہے)	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	ان لوگوں کی طرف جن سے

یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی طرف

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾ ؕ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ

عٰهَدْتُّمْ	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾	فَسِيْحُوْا	فِي الْاَرْضِ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	تو (اے مشرکو!) تم چل پھر لو	زمین میں

اعلانِ براءت ہے جن سے تمہارا معاہدہ تھا ○ تو (اے مشرکو!) تم چار مہینے تک

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ
چار مہینے	اور	جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں

زمین میں چلو پھرو اور جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے

معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام

=گے، اس صورت میں زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ اس آیت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے عدمِ اتحاد پر فرمایا گیا تھا کہ اس سے فتنہ اور فسادِ کبیر ہوگا اور اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف فتنہ اور فسادِ کبیر ہے یا نہیں اور اس کی وجہ بھی مسلمانوں کا عدمِ اتحاد ہے یا نہیں؟

1 ..... ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت دینے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب وراثت کا دارومدار نسبی قرابت داری پر ہے جبکہ رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ 2 ..... مشرکین عرب اور مسلمانوں کے درمیان=

www.dawateislami.net

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِی الْكٰفِرِیْنَ ۝٢ وَ اَذَانٌ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مُخْزِی	الْكٰفِرِیْنَ ۝٢	وَ	اَذَانٌ
اور	یہ کہ	اللہ	ذلیل ورسوا کرنے والا (ہے)	کافروں (کو)	اور	(یہ) اعلان (ہے)

اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہے ○ اور (یہ) اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۤ	اِلَى النَّاسِ	یَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ (1)	اَنَّ	اللّٰهَ
اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	لوگوں کی طرف	بڑے حج کے دن	کہ	اللہ

اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے کہ اللہ

بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ

بَرِیْٓءٌ	مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	رَسُوْلُهٗ	فَاِنْ	تُبْتُمْ	فَهُوَ	خَیْرٌ
بری (ہے)	مشرکوں سے	اور	اس کا رسول (بھی)	تو اگر	تم توبہ کرلو	تو وہ	بہتر (ہے)

مشرکوں سے بری ہے اور اس کا رسول بھی تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے

لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ

لَّكُمْ	وَ	اِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَاعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ	وَ
تمہارے لئے	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں	اور

بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور

بَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝٣ لَۙ اِلَّا الَّذِیْنَ

بَشِّرِ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝٣	اِلَّا	الَّذِیْنَ
خوشخبری سنادو	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جن سے

کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ مگر وہ مشرکین

معاہدے کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنے کا حکم

= معاہدہ تھا لیکن چند مشرکوں کے سوا سب نے معاہدہ توڑ دیا تو ان عہد شکنوں کا معاہدہ ساقط کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کرلیں۔

1 ..... ”عمرہ“ حج اصغر ہے اور ”حج“ حج اکبر ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حج اکبر ہوتا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں کیونکہ مفسرین اور محدثین کی ایک تعداد نے اس دن پر ”حج اکبر“ کا اطلاق کیا ہے۔

www.dawateislami.net

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّ

عٰهَدْتُّمْ (1)	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	ثُمَّ	لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ	شَيْـًٔا	وَّ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	پھر	انہوں نے کمی نہ کی تمہارے (عہد میں)	کچھ	اور

جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے معاہدے میں کوئی کمی نہیں کی اور

لَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

لَمْ يُظَاهِرُوْا	عَلَيْكُمْ	اَحَدًا	فَاَتِمُّوْٓا	اِلَيْهِمْ	عَهْدَهُمْ
مدد نہیں کی	تم پر (تمہارے خلاف)	کسی ایک (کی)	تو تم پورا کرو	ان کی طرف	ان کا عہد

تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ان کا معاہدہ ان کی مقررہ مدت تک

اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا انْسَلَخَ

اِلٰى مُدَّتِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝٤	فَاِذَا	انْسَلَخَ
ان کی مدت تک	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	پھر جب	گزر جائیں

پورا کرو، بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ○ پھر جب حرمت والے مہینے

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَ

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ	فَاقْتُلُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	حَيْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ (2)	وَ	خُذُوْهُمْ	وَ
حرمت والے مہینے	تو تم قتل کرو	مشرکوں (کو)	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	پکڑ لو انہیں	اور

گزر جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور

احْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

احْصُرُوْهُمْ	وَ	اقْعُدُوْا	لَهُمْ	كُلَّ مَرْصَدٍ	فَاِنْ	تَابُوْا	وَ
قید کر لو انہیں	اور	(تاک میں) بیٹھو	ان کی	ہر گھات کی جگہ (پر)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں	اور

قید کر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور

(1)..... اس سورت کے شروع میں چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ آئندہ چار ماہ تک کافروں سے معاہدے برقرار رہیں گے اور اس کے بعد ختم، اب یہاں فرمایا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور وہ معاہدے کے پابند ہیں اور انہوں نے معاہدے کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا ہے تو تم بھی ان سے معاہدہ پورا کرو اور چار مہینے پر معاہدہ ختم ہو جانے کا حکم ان کیلئے نہیں ہے۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہے تھے۔ (2)..... یہاں یہ حکم نہیں دیا جا رہا ہے کہ کافروں کو جنگ کے دوران یا جنگ کے علاوہ جہاں کافر نظر آ جائے بہر صورت اسے قتل کر دیا جائے بلکہ یہاں صرف دورانِ جہاد قتل کرنے =

ان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم

www.dawateislami.net

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَخَلُّوْا	سَبِيْلَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللہ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝۵	وَ	اِنْ	اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اسْتَجَارَكَ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	مشرکوں میں سے کوئی ایک	پناہ مانگے تم سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

فَاَجِرْهُ (1)	حَتّٰى	يَسْمَعَ	كَلٰمَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اَبْلِغْهُ	مَاْمَنَهٗ
تو تم پناہ دے دو اسے	یہاں تک کہ	وہ سنے	اللہ کا کلام	پھر	تم پہنچا دو اسے	اس کی امن کی جگہ

تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶	كَيْفَ	يَكُوْنُ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	علم نہیں رکھتے	کیسے	ہو گا	مشرکوں کے لئے

یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ○ اللہ اور اس کے رسول کے پاس

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ

عَهْدٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
کوئی عہد	اللہ کے پاس	اور	اس کے رسول کے پاس	سوائے	ان لوگوں کے جن سے

مشرکوں کے لئے کوئی عہد کیسے ہو گا؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے

پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم

معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں

ع ۲

=کا حکم ہے۔ بہت سے اسلام دشمن لوگ اس طرح کی آیات سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مکاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

1 ..... اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) جس کافر کو امان دی گئی وہ ذمی کافر کی طرح دار الاسلام میں محفوظ ہے کہ نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال چھینا جائے گا۔ (2) جس کافر کو امان دی گئی اسے ہمیشہ دار الاسلام میں رہنے کی اجازت نہیں۔ (3) اگر وہ مومن یا ذمی نہ بنے تو امن کی مدت گزر جانے کے بعد اسے سلامتی کے ساتھ دار الاسلام سے نکال دیا جائے۔ (4) جس کافر کو امان دی گئی اسے اسلام کی تبلیغ کی جائے شاید وہ ایمان لے آئے۔ اسی آیت سے =

www.dawateislami.net

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

عٰهَدْتُّمْ	عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	فَمَا	اسْتَقَامُوْا	لَكُمْ
تم نے معاہدہ کیا	مسجد حرام کے نزدیک	تو جب تک	وہ (عہد پر) قائم رہیں	تمہارے لیے

تم نے مسجد حرام کے نزدیک معاہدہ کیا تو جب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

فَاسْتَقِيْمُوْا	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝٧
تو تم قائم رہو	ان کے لیے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)

تو تم ان کے لیے قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ○

کفار کا مسلمانوں کے ساتھ دوہرا رویہ

كَيْفَ وَ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا

كَيْفَ	وَ	اِنْ	يَّظْهَرُوْا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوْا (1)
کیسے (ہو گا ان کے لئے عہد)	اور (حالانکہ)	اگر	غالب آجائیں	تم پر	(تو) وہ لحاظ نہیں کریں گے

بھلا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں

فِيْكُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ

فِيْكُمْ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً	يُرْضُوْنَكُمْ
تمہارے بارے میں	کسی رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)	وہ راضی کرتے ہیں تمہیں

نہ کسی رشتے داری کا لحاظ کریں گے اور نہ ہی کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ اَكْثَرُهُمْ

بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	تَاْبٰى	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
اپنے مونہوں سے	اور	انکار کرتے ہیں	ان کے دل	اور	ان میں اکثر

راضی کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر

=ایک بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ کفار کیلئے تبلیغِ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا چاہئیں کہ وہ اسلام کو سن، دیکھ اور سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

(1) ..... کفار کا یہ حال عام طور پر رہا ہے کہ وہ مسلمان کے مقابلے میں نہ قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا بلکہ جب کبھی موقع ملتا ہے تو کوئی بہانہ بنا کر عہد شکنی کر دیتے ہیں جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی کفار کی حکومتوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ دیکھا جا سکتا ہے اور ان کا حال تو اپنی جگہ لیکن افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ یہ سب کچھ جاننے، دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود مسلمان عبرت حاصل نہیں کرتے اور مسلمانوں کی جگہ کفار سے معاہدے کو ترجیح دیتے ہیں=

www.dawateislami.net

فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾	اِشْتَرَوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِيْلًا
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	انہوں نے خرید لی	اللہ کی آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت

نافرمان ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾

فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾
تو انہوں نے روکا	اس کے راستے سے	بیشک وہ (لوگ)	بہت برا ہے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اور اس کے راستے سے روکا۔ بے شک یہ بہت برے عمل کرتے ہیں ○

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ

لَا يَرْقُبُوْنَ	فِيْ مُؤْمِنٍ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً
وہ لحاظ نہیں کرتے	کسی مسلمان کے بارے میں	رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)

کسی مسلمان کے بارے میں نہ رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا

وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾	فَاِنْ	تَابُوْا (1)	وَ	اَقَامُوا
اور	یہ لوگ	وہی	سرکشی کرنے والے (ہیں)	پھر اگر	وہ توبہ کرلیں	اور	قائم رکھیں

اور یہی لوگ سرکش ہیں ○ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَاِخْوَانُكُمْ	فِي الدِّيْنِ	وَ
نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	دین میں	اور

اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور

شرک سے توبہ کرلینے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں

= اگرچہ اس میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

1 ..... یعنی اگر وہ مشرکین شرک سے توبہ کرکے مسلمان ہوجائیں اور فرض نمازیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے اسلامی بھائی ہیں ان کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو تمہارے لئے ہیں۔

www.dawateislami.net

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ

نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	اِنْ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) جانتے ہیں	اور	اگر

ہم جاننے والوں کے لیے تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں ○ اور اگر

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ

نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ	وَ	طَعَنُوْا [1]	فِيْ دِيْنِكُمْ
وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	اپنے عہد کے بعد	اور	طعنہ زنی کریں	تمہارے دین میں

معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

فَقَاتِلُوْٓا	اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَآ	اَيْمَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تو لڑو	کفر کے پیشواؤں (سے)	بیشک وہ	نہیں	کوئی قسم	ان کے لئے	(ان سے لڑو) تاکہ وہ

تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (ان سے لڑو) تاکہ یہ

يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَ

يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾	اَلَا تُقَاتِلُوْنَ	قَوْمًا	نَّكَثُوْٓا	اَيْمَانَهُمْ	وَ
باز آجائیں	کیا تم نہیں لڑو گے	(اس) قوم (سے)	(جنہوں نے) توڑ دیں	اپنی قسمیں	اور

باز آئیں ○ کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور

هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ

هَمُّوْا	بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ	وَ	هُمْ	بَدَءُوْكُمْ
انہوں نے ارادہ کیا	رسول کو نکالنے کا	اور (حالانکہ)	وہ	انہوں نے ابتداء کی تم سے

رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ پہلی مرتبہ انہوں نے ہی تم سے

[1] ..... مشرکین سے کیا گیا معاہدہ قائم رہنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمارے دین پر اعلانیہ طعنہ زنی نہ کریں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا قرآن یا اسلام یا ضروریاتِ دین مثلاً نماز و حج وغیرہ کی توہین کریں یا ان پر طعنہ زنی کریں تو ان کا معاہدہ ختم اور ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

www.dawateislami.net

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ (1)	اَتَخْشَوْنَهُمْ	فَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشَوْهُ (2)	اِنْ
پہلی مرتبہ	کیا تم ڈرتے ہو ان سے	تو اللہ	زیادہ حقدار (ہے)	کہ	تم ڈرو اس سے	اگر

ابتداء کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر

کُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾	قَاتِلُوْهُمْ	يُعَذِّبْهُمْ	اللّٰهُ	بِاَيْدِيْكُمْ	وَ
تم ہو	ایمان والے	تم لڑو ان سے	عذاب دے گا انہیں	اللہ	تمہارے ہاتھوں سے	اور

ایمان رکھتے ہو○ تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور

يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ

يُخْزِهِمْ	وَ	يَنْصُرْكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	يَشْفِ
ذلیل و رسوا کرے گا انہیں	اور	مدد کرے گا تمہاری	ان پر (کے خلاف)	اور	راحت پہنچائے گا

انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ۙ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ (3)	وَ	يُذْهِبْ	غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ
مسلمان لوگوں کے سینوں کو	اور	دور کر دے گا	ان کے دلوں کا غصہ، گھٹن

دلوں کو ٹھنڈا کر دے گا○ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

وَ	يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
اور	اللہ توبہ قبول فرماتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	علم والا

اور اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

مجاہدین سے مدد و غلبے کا وعدہ

بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر

1 .....اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین و ایذاء، مسلمانوں سے عہد شکنی اور شر و فساد کی ابتداء کرنا کفار کی وہ غلطی ہے جس کی سزا انہیں ملنی چاہئے۔ 2 .....ایمان کامل کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرے اور نہ اس کے علاوہ کسی کی پرواہ کرے۔ 3 .....تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت میں کیے گئے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے مگر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

www.dawateislami.net

ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے

حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا

حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تُتْرَكُوْا	وَ	لَمَّا
حکمت والا (ہے)	کیا	تم نے گمان کر لیا	کہ	تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	اور (حالانکہ)	ابھی

حکمت والا ہے ○ کیا تم نے یہ گمان کر لیا کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

يَعْلَمِ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ
پہچان نہیں کروائی	اللہ (نے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	(اخلاص کے ساتھ) جہاد کیا	تم میں سے	اور

اللہ نے ان لوگوں کی پہچان نہیں کروائی جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور

لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

لَمْ يَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لَا	رَسُوْلِهٖ	وَ	لَا	الْمُؤْمِنِيْنَ
انہوں نے نہیں بنایا	اللہ کے علاوہ	اور	نہ	اس کے رسول	اور	نہ	ایمان والوں (کے علاوہ)

وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے علاوہ کسی کو اپنا رازدار

کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

وَلِيْجَةً	وَ	اللّٰهُ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ (1)	مَا كَانَ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
کوئی رازدار	اور	اللہ	خبر دار (ہے)	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	نہیں ہے	مشرکوں کے لئے

نہیں بنایا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے ○ مشرکوں کو کوئی حق نہیں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

اَنْ	يَّعْمُرُوْا	مَسٰجِدَ اللّٰهِ (2)	شٰهِدِيْنَ	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	بِالْكُفْرِ
کہ	وہ آباد کریں	اللہ کی مسجدیں	(جبکہ یہ) گواہی دینے والے (ہیں)	اپنی جانوں پر	کفر کی

کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ یہ خود اپنے کفر کے گواہ ہیں،

1 ..... اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیتوں اور ان کے مقاصد سے خبر دار ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھنے پر خوب توجہ دے۔ 2 ..... یہاں مسجدوں سے بطورِ خاص مسجدِ حرام، کعبۂ معظمہ مراد ہے اور اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے تو اسے آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کو آباد کرنے والا، نیز مسجدِ حرام شریف کا ہر بقعہ مسجد ہے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ ذکر کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسجد سے مراد جنسِ مسجد ہے یعنی جو بھی مسجد ہو کافروں کو اسے آباد کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں =

www.dawateislami.net

مسجدیں آباد کرنے کے مستحق باعمل مومن ہیں

أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا

أُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ(1)	أَعْمَالُهُمْ	وَ	فِي النَّارِ	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾	إِنَّمَا
یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	اور	آگ میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	صرف

ان کے تمام اعمال برباد ہیں اور یہ ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے ○ اللہ کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

يَعْمُرُ(2)	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ
آباد کرتا ہے	اللہ کی مسجدیں	وہ جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور	آخرت کے دن (پر)	اور

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور

اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	لَمْ يَخْشَ	اِلَّا	اللّٰهَ	فَعَسٰٓى
اس نے قائم کی	نماز	اور	ادا کی	زکوٰۃ	اور	نہیں ڈرتا	مگر	اللہ (سے)	تو قریب ہے

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب

ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں

أُولٰٓئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ

أُولٰٓئِكَ	أَنْ	يَّكُوْنُوْا	مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾	أَجَعَلْتُمْ(3)	سِقَايَةَ الْحَآجِّ
یہ لوگ	کہ	ہوں گے	ہدایت والوں میں سے	کیا تم نے ٹھہرا دیا	حاجیوں کو پانی پلانے

یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے ○ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) کو

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	كَمَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور	مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے کو)	(اس) جیسا جو	ایمان لایا	اللہ اور آخرت کے دن پر

اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرالیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا

= کعبۂ معظمہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ وہ تو تمام مسجدوں کا سردار ہے۔

1 ..... کفار کے اچھے اعمال جیسے مساجد کی خدمت، مسافر خانہ، کنوئیں وغیرہ بنانا سب برباد ہیں کسی پر کوئی ثواب نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل معتبر نہیں۔ 2 ..... مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں۔ جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی =

www.dawateislami.net

وَ جٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	جٰهَدَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لَا یَسْتَوٗنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ اللّٰهُ
اور	اس نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	وہ برابر نہیں ہیں	اللہ کے نزدیک	اور اللہ

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ وہ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی

وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ اَعْظَمُ دَرَجَةً

وَ	جٰهَدُوْا (1)	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ	اَعْظَمُ دَرَجَةً
اور	جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	(ان کا) بہت بڑا درجہ (ہے)

اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾ یُبَشِّرُهُمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾	یُبَشِّرُهُمْ
اللہ کے نزدیک	اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	بشارت دیتا ہے انہیں

بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ ان کا رب

رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ

رَبُّهُمْ	بِرَحْمَةٍ	مِّنْهُ	وَ	رِضْوَانٍ	وَّ جَنّٰتٍ
ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور	رضامندی، خوشنودی	اور باغوں (کی)

انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے،

=ذکر میں داخل ہے۔ ❸.....اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجدِ حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔

❶.....جہاد کی تین صورتیں ہیں۔ (1) فقط جان سے جہاد کرنا جیسے مساکین کرتے تھے۔ (2) فقط مال سے جہاد کرنا جیسے معذور مالدار مومنوں کا عمل کہ غازی کو گھوڑا وغیرہ دے دیتے تھے۔ (3) جان و مال دونوں سے جہاد کرنا۔ جیسا کہ غنی قادر مسلمان جو کہ دوسرے مسکین غازیوں کو سامان بھی دیتے اور خود بھی میدان=

مومن مہاجر مجاہد کے فضائل

مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں

وقف لازم

www.dawateislami.net

لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَهُمْ	فِيْهَا	نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	اِنَّ	اللّٰهَ
ان کے لئے	ان میں	دائمی نعمتیں (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ

ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمتیں ہیں ○ وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا

عِنْدَهٗٓ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْٓا (1)
اس کے پاس	بہت بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

کے پاس بہت بڑا اجر ہے ○ اے ایمان والو! اپنے

اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	وَ	اِخْوَانَكُمْ	اَوْلِيَآءَ	اِنِ اسْتَحَبُّوا	الْكُفْرَ	عَلَى الْاِيْمَانِ
اپنے باپ دادا	اور	اپنے بھائیوں (کو)	دوست	اگر وہ پسند کریں	کفر (کو)	ایمان پر

باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں

وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾	قُلْ	اِنْ
اور	جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	تم کہو	اگر

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ○ تم فرماؤ: اگر

كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ

كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	وَ	اِخْوَانُكُمْ	وَ	اَزْوَاجُكُمْ	وَ
ہوں	تمہارے باپ دادا	اور	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے بھائی	اور	تمہاری بیویاں	اور

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور

کافر رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ترین ہونے کا بیان

=میں جاتے تھے اور ان کے اپنے جانے پر بھی خرچ ہوتا۔

1 ..... جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات یعنی قلبی محبت کا تعلق جائز نہیں، چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ دوستانہ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا سب ممنوع ہے۔

www.dawateislami.net

عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

عَشِيْرَتُكُمْ	وَ	اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَ	تِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ
تمہارا خاندان	اور	(وہ) مال تم نے کمایا انہیں	اور	(وہ) تجارت	تم ڈرتے ہو

تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

كَسَادَهَا	وَ	مَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ	اِلَيْكُمْ
اس کے نقصان (سے)	اور	(وہ) مکانات	تم پسند کرتے ہو انہیں	(یہ سب) زیادہ محبوب (ہوں)	تمہیں

تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا (1)	حَتّٰى
اللہ اور اس کے رسول سے	اور	اس کی راہ میں جہاد کرنے (سے)	تو انتظار کرو	یہاں تک کہ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ

يَّاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ

يَّاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾	لَقَدْ
اللہ اپنا حکم لائے	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمان لوگوں (کو)	ضرور بیشک

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ بیشک

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ	وَّ	يَوْمَ حُنَيْنٍ (2)	اِذْ
مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بہت سے مقامات میں	اور	حنین کے دن	جب

اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن کو یاد کرو جب

1 ..... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد 30، صفحہ 310 پر فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ 2 ..... ”حنین“ مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور یہاں لڑی گئی جنگ کو ”غزوۂ حنین“ کہتے ہیں، تاریخِ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام ”غزوۂ ہوازن“ بھی ہے اس لئے کہ اس لڑائی میں ”بنی ہوازن“ سے مقابلہ ہوا تھا۔

غزوۂ حنین کا بیان ع ٣ ٢

www.dawateislami.net

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا

اَعْجَبَتْكُمْ (1)	كَثْرَتُكُمْ	فَلَمْ تُغْنِ	عَنْكُمْ	شَيْـًٔا
خود پسندی میں مبتلا کر دیا تمہیں	تمہاری کثرت (نے)	پس اس نے فائدہ نہ دیا	تم سے (تمہیں)	کچھ

تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی

وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وَّ	ضَاقَتْ	عَلَيْكُمُ	الْاَرْضُ	بِمَا رَحُبَتْ	ثُمَّ	وَلَّيْتُمْ
اور	تنگ ہو گئی	تمہارے اوپر	زمین	اپنی وسعت کے باوجود	پھر	تم واپس لوٹے

اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر

مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ

مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾	ثُمَّ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر	نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اپنے رسول پر	اور

بھاگ گئے ○ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور اہلِ ایمان پر اپنی تسکین

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (2)	وَ	اَنْزَلَ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	عَذَّبَ
ایمان والوں پر	اور	اس نے اتارے	لشکر	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	عذاب دیا

نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اس نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦﴾	ثُمَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	یہی	کافروں کی سزا (ہے)	پھر

کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر

1 ..... غزوہ حنین کے موقع پر اسلامی افواج کی کثرت اور اس کے جاہ و جلال کو دیکھ کر بعض نئے مسلمان ہونے والوں کی زبان سے فخریہ کلمہ نکل گیا جس کا یہ انجام ہوا کہ ہوازن اور ثقیف قبائل کے پہلے ہی سخت حملے کی تاب نہ لا کر نو مسلم اور لشکرِ اسلام میں شامل ہونے والے کفارِ مکہ ایک دم سر پر پیر رکھ کر بھاگ نکلے اور ان کی بھگدڑ دیکھ کر انصار و مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود پسندی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے، لہٰذا اپنے ہر کمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنے زورِ بازو کا نتیجہ۔ 2 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جنگِ حنین میں بھاگ جانے والے مسلمان مومن ہی رہے، ان کی معافی ہو گئی، ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سکینہ اتارا۔=

www.dawateislami.net

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
اس کے بعد اللہ توبہ کی توفیق دے گا	جسے	وہ چاہے گا	اور	اللہ	بخشنے والا

اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنَّمَا	الْمُشْرِكُوْنَ	نَجَسٌ (1)
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	مشرکین	بالکل ناپاک (ہیں)

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ

فَلَا يَقْرَبُوا (2)	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ
تو وہ قریب نہ آنے پائیں	مسجد حرام (کے)	اپنے اس سال کے بعد	اور	اگر	تمہیں ڈر ہو

تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں

عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ

عَيْلَةً	فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖٓ	اِنْ	شَآءَ (3)
محتاجی، تنگدستی (کا)	تو عنقریب دولت مند کر دے گا تمہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اگر	اس نے چاہا

محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمہیں دولت مند کر دے گا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾	قَاتِلُوا	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	لڑتے رہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے

بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی

مشرکین کو مسجدِ حرام میں آنے کی ممانعت

جزیہ کا حکم

=اب جو ان پر اعتراض کرے وہ ان آیات کا مخالف ہے، نیز یہ بھاگ جانے والے ہی واپس ہوئے اور انہوں نے معرکہ فتح کیا لہٰذا یہ فتح، گزشتہ خطا کا کفارہ ہو گئی۔

1 ..... یہاں مشرکین کو باطن کے اعتبار سے ناپاک قرار دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ ہیں۔ 2 ..... اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اِس سال یعنی سَن 9 ہجری کے بعد مشرکین مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں، نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے۔ یہاں اصل حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے، خصوصاً کفار کو بطورِ غلبہ کے مسجد میں لانا شدید=

www.dawateislami.net

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا

بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	لَا يُحَرِّمُوْنَ	مَا
اللہ پر	اور	نہ	آخرت کے دن پر	اور	حرام قرار نہیں دیتے	جسے

ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں

حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	لَا يَدِيْنُوْنَ	دِيْنَ الْحَقِّ
حرام کیا	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اور	قبول نہیں کرتے	سچا دین

جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	حَتّٰى	يُعْطُوا	الْجِزْيَةَ (1)
ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	یہاں تک کہ	وہ دیں	جزیہ

ان سے جہاد کرتے رہو حتّٰی کہ وہ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

عَنْ يَّدٍ	وَّ	هُمْ	صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ
(اپنے) ہاتھ سے	اور (اس حال میں کہ)	وہ	ذلیل (ہوں)	اور	کہا	یہودیوں (نے)

اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں ○ اور یہودیوں نے کہا:

عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ	وَ	قَالَتِ	النَّصٰرَى	الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ
عزیر اللہ کا بیٹا (ہے)	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	مسیح اللہ کا بیٹا (ہے)	یہ

عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ

یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل

حرام ہے۔ ③..... یہ فرما کر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ رہنا اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جاننا چاہئے۔

① ..... اسلامی سلطنت کی جانب سے ذمی کافروں پر جو مال مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں قبولِ اسلام یا جنگ، بقیہ دنیا بھر کے کافروں سے جزیہ پر صلح ہو سکتی ہے۔

www.dawateislami.net

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ	يُضَاهِـُٔوْنَ	قَوْلَ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ان کا اپنے مونہوں سے کہنا (ہے)	وہ مشابہت کرتے ہیں	ان لوگوں کی بات سے جنہوں نے	کفر کیا

ان کی اپنے منہ سے کہی ہوئی بات ہے، یہ پہلے کے کافروں جیسی بات

مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا

مِنْ قَبْلُ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾	اِتَّخَذُوْٓا
(ان) سے پہلے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	انہوں نے بنالیا

کرتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

اَحْبَارَهُمْ	وَ	رُهْبَانَهُمْ	اَرْبَابًا (1)	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ
اپنے پادریوں	اور	اپنے درویشوں (کو)	رب	اللہ کے سوا	اور

اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا اور

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	مَآ اُمِرُوْٓا	اِلَّا	لِيَعْبُدُوْٓا
مریم کے بیٹے مسیح (کو بھی)	اور (حالانکہ)	انہیں حکم نہیں دیا گیا	مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں

مسیح بن مریم (کو بھی) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

اِلٰهًا وَّاحِدًا	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	سُبْحٰنَهٗ	عَمَّا
ایک معبود (کی)	کوئی معبود نہیں	مگر	وہ	پاکی ہے اسے	(ان) سے جنہیں

عبادت کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شرک سے

(1) ..... یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور علماء کو معبود بنا کر ان کی کوئی باقاعدہ عبادت نہیں کی تھی بلکہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر ان کے حکم کو اپنے لئے شریعت بنالیا تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے خدا بنالئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابلے میں جس کی دینی اطاعت کی جائے گی تو گویا اسے رب بنالیا گیا۔ ہمارے ہاں جو احکامِ اسلام کو علماء، اولیاء اور صالحین کے فہمِ دین کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے اس کا یہودیوں اور عیسائیوں کے طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عین اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہے اور کثیر آیات و احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

www.dawateislami.net

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ (1)	بِاَفْوَاهِهِمْ
لوگ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ چاہتے ہیں	کہ	بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے

پاک ہے ○ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ

وَ	يَاْبَى	اللّٰهُ	اِلَّآ	اَنْ	يُّتِمَّ	نُوْرَهٗ	وَلَوْ	كَرِهَ
اور (حالانکہ)	نہیں مانے گا	اللہ	مگر	یہ کہ	وہ پورا کردے	اپنا نور	اگرچہ	ناپسند کریں

حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کفر کرنے والے	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ

ناپسند کریں ○ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا

لِيُظْهِرَهٗ (2)	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾	يٰٓاَيُّهَا
تاکہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرکین	اے

تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناپسند کریں ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	لَيَاْكُلُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک	بہت	پادریوں اور درویشوں میں سے	ضرور وہ کھاجاتے ہیں

ایمان والو! بیشک بہت سے پادری اور روحانی درویش باطل طریقے سے لوگوں کا

(1) ..... کفار دینِ اسلام، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے دلائل اور اشاعتِ قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ نورِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔ (2) ..... غلبے سے دلائل اور قوت دونوں اعتبار سے غلبہ مراد ہے۔ دلائل کے اعتبار سے تو یوں کہ دینِ اسلام نے اپنی حقانیت پر جو دلائل پیش کیے ہیں اسے کوئی غلط ثابت نہیں کرسکا اور قوت کے اعتبار سے یوں کہ کئی صدیوں تک دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

www.dawateislami.net

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ

اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ (1)	وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ
لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	وہ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	وہ لوگ جو

مال کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

يَكْنِزُوْنَ (2)	الذَّهَبَ	وَ	الْفِضَّةَ	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَهَا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جمع کر کے رکھتے ہیں	سونا	اور	چاندی	اور	وہ خرچ نہیں کرتے اسے	اللہ کی راہ میں

سونا اور چاندی جمع کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾	يَّوْمَ	يُحْمٰى	عَلَيْهَا	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
تو خوشخبری سنا دو انہیں	دردناک عذاب کی	(جس) دن	تپایا جائے گا	اس پر (اسے)	جہنم کی آگ میں

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا

فَتُكْوٰى	بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَ	جُنُوْبُهُمْ	وَ	ظُهُوْرُهُمْ	هٰذَا
تو داغی جائیں گی	اس کے ساتھ	ان کی پیشانیاں	اور	ان کی کروٹیں	اور	ان کی پشتیں	یہ

پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

مَا	كَنَزْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	فَذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾
(وہ ہے) جو	تم نے جمع کر کے رکھا تھا	اپنی جانوں کے لئے	تو چکھو	جسے	تم جمع کر کے رکھتے تھے

وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو ○

1 ..... یہود و نصاریٰ کے پادری اور روحانی درویش مال حاصل کرنے کے لئے دینی احکام بدل دیتے، اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کرتے اور سابقہ کتابوں میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیان کردہ اوصاف پر مشتمل آیات میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کا علم اس لئے حاصل کرنا تاکہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و دولت، عزت، منصب اور وجاہت حاصل ہو یہ انتہائی مذموم اور اپنی آخرت تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ 2 ..... سونا چاندی اور دیگر اقسام کے مال جمع کرنا حرام نہیں ہاں ان کی زکوٰۃ نہ دینا گناہ ہے۔ مال کی وہ قلیل مقدار بھی اس وعید میں داخل ہے جس پر =

www.dawateislami.net

مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ

اِنَّ	عِدَّةَ الشُّهُوْرِ	عِنْدَ اللّٰهِ	اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ[1]	يَوْمَ
بیشک	مہینوں کی گنتی	اللہ کے نزدیک	بارہ مہینے (ہے)	اللہ کی کتاب میں	(جس) دن

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	مِنْهَآ	اَرْبَعَةٌ	حُرُمٌ[2]
اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	ان میں سے	چار (مہینے)	حرمت والے (ہیں)

اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ

ذٰلِكَ	الدِّيْنُ الْقَيِّمُ	فَلَا تَظْلِمُوْا	فِيْهِنَّ	اَنْفُسَكُمْ	وَ
یہ	سیدھا دین (ہے)	تو تم ظلم نہ کرو	ان (مہینوں) میں	اپنی جانوں (پر)	اور

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

قَاتِلُوا	الْمُشْرِكِيْنَ	كَآفَّةً[3]	كَمَا	يُقَاتِلُوْنَكُمْ
تم لڑو	مشرکوں (سے)	سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	جیسے	وہ لڑتے ہیں تم سے

مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت

مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کافروں کا حال

كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا

كَآفَّةً	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾	اِنَّمَا
سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	اور	جان لو	بیشک	اللہ	پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)	بیشک

لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ مہینوں کو

=زکوٰۃ فرض ہو اور زکوٰۃ نہ دی جائے جبکہ اس کثیر حلال مال پر بھی وعید نہیں جس کی زکوٰۃ دی جائے۔

1 ..... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ 2 ..... حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب۔ 3 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرو اور ان کے خلاف جنگ میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی پسپائی اختیار کرو اور اے اللہ کے بندو! اپنے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں متحد اور متفق ہو جاؤ۔

www.dawateislami.net

اَلنَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ

اَلنَّسِیْٓءُ (1)	زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ (2)	یُضَلُّ	بِهٖ
مہینوں کو آگے پیچھے کرنا	کفر میں زیادہ ہونا (ہے)	گمراہ کیا جاتا ہے	اس کے ذریعے

آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے، اِس کے ذریعے اُن کافروں کو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُحِلُّوْنَهٗ	عَامًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	وہ حلال قرار دیتے ہیں اس (حرمت والے مہینے) کو	ایک سال	اور

گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے دیتے ہیں اور

یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

یُحَرِّمُوْنَهٗ	عَامًا	لِّیُوَاطِـُٔوْا (3)	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ
حرام قرار دیتے ہیں اسے	ایک سال	تاکہ وہ پوری کر دیں	گنتی	(ان مہینوں کی) جنہیں	حرام کیا

ایک سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی

اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ

اللّٰهُ	فَیُحِلُّوْا	مَا	حَرَّمَ	اللّٰهُ	زُیِّنَ	لَهُمْ
اللہ (نے)	تو وہ حلال کر لیں	(اس کو) جسے	حرام کیا	اللہ (نے)	خوشنما بنا دیئے گئے	ان کے لئے

پوری کر دیں اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر لیں۔ ان کے برے کام

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے برے اعمال	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والی قوم (کو)	اے	وہ لوگ جو

ان کے لئے خوشنما بنا دیئے گئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اے ایمان

غزوۂ تبوک میں شرکت کی ترغیب

(1) ..... نَسِیْء کا لغوی معنی ہے ”وقت کو مؤخر کرنا“ اور یہاں اس سے مراد حرمت والے مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب حرمت والے مہینوں کی حرمت و عظمت کے معتقد تو تھے لیکن زمانۂ جنگ میں ان کی حرمت کو دوسرے مہینوں کی طرف منتقل کر دیتے جیسے محرم کی بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا قرار دے کر محرم میں جنگ جاری رکھتے تھے۔ یہاں ان کے اسی عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (2) ..... کفر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اولاً تو وہ لوگ ویسے ہی کافر تھے اور پھر مہینے آگے پیچھے کر کے حرام کو حلال سمجھنے کے کفر میں پڑتے تھے تو یہ مزید کفر میں اضافہ ہوا۔ (3) ..... یعنی=

www.dawateislami.net

اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا[1]	مَا	لَكُمْ	اِذَا	قِيْلَ	لَكُمُ	انْفِرُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ایمان لائے	کیا ہوا	تمہیں	جب	کہا جائے	تم سے	کوچ کرو، نکلو	اللہ کی راہ میں

والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اثَّاقَلْتُمْ[2]	اِلَى الْاَرْضِ	اَرَضِيْتُمْ	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
(تو) تم بوجھل ہو کر جھک جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم راضی ہو گئے	دنیا کی زندگی پر

تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

مِنَ الْاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾
آخرت سے (کی بجائے)	تو نہیں	دنیاوی زندگی کا ساز و سامان	آخرت میں	مگر	بہت تھوڑا

راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا ساز و سامان بہت ہی تھوڑا ہے ○

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ

اِلَّا تَنْفِرُوْا	يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا	وَّ	يَسْتَبْدِلْ[3]
اگر تم کوچ نہیں کرو گے	تو وہ سزا دے گا تمہیں	دردناک سزا	اور	بدلے میں لے آئے گا

اگر تم کوچ نہیں کرو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ

قَوْمًا	غَيْرَكُمْ	وَ	لَا تَضُرُّوْهُ	شَيْـًٔا	وَ	اللّٰهُ
(دوسری) قوم	تمہارے علاوہ	اور	تم نقصان نہیں کر سکو گے اس کا	کچھ	اور	اللہ

دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

=ماہِ حرام تو چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں لیکن ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں کہ جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اور اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دے دیا۔

1 ..... یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ اس غزوے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص121 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ..... شریعتِ مطہرہ کے بھاری فرمانوں اور سخت عبادات سے غیر اختیاری بوجھ محسوس ہونا جسے طبعی کراہت کہتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا=

اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں

www.dawateislami.net

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ	نَصَرَهُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اگر تم مدد نہیں کروگے اس (نبی) کی	تو بیشک	مدد فرمائی اس کی

ہر شے پر قادر ہے ○ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ ان کی مدد فرما چکا

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ

اللّٰهُ	اِذْ	اَخْرَجَهُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِیَ اثْنَیْنِ (1)
اللہ (نے)	جب	نکال دیا اسے	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(یہ) دو میں سے دوسرے (تھے)

ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے،

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ

اِذْ	هُمَا	فِی الْغَارِ	اِذْ	یَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ (2)	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ
جب	وہ دونوں	غار میں (تھے)	جب	وہ فرمارہے تھے	اپنے ساتھی سے	غم نہ کرو	بیشک

جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک

اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ اَیَّدَهٗ

اللّٰهَ	مَعَنَا	فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِیْنَتَهٗ (3)	عَلَیْهِ	وَ	اَیَّدَهٗ
اللہ	ہمارے ساتھ (ہے)	تو نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اس پر	اور	مدد فرمائی اس کی

اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا

بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	جَعَلَ	كَلِمَةَ الَّذِیْنَ (4)	كَفَرُوا
(اُن) لشکروں کے ساتھ	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	کردی	ان لوگوں کی بات جنہوں نے	کفر کیا

ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو

= بھاری معلوم ہونا وغیرہ، یہ گناہ و فسق نہیں بلکہ معاف ہے۔ ❸..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمارا محتاج نہیں، ہم رہیں یا نہ رہیں دینِ اسلام قائم رہے گا اور اس کی اشاعت ہوتی رہے گی، اگر ہم اس کے قیام و اشاعت کے لئے کوشش کریں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

❶..... دو ہستیوں سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ ❷..... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ ❸..... اللہ تعالیٰ کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ =

www.dawateislami.net

السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

السُّفْلٰى	وَ	كَلِمَةُ اللّٰهِ(1)	هِيَ	الْعُلْيَا	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ
نیچے	اور	اللہ کی بات	وہی	بلند و بالا (ہے)	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا

نیچے کر دیا اور اللہ کی بات ہی بلند و بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا

حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾	اِنْفِرُوْا	خِفَافًا	وَّ	ثِقَالًا	وَّ	جَاهِدُوْا
حکمت والا (ہے)	تم کوچ کرو	ہلکے (ہو کر)	اور	بوجھل (ہو کر)	اور	جہاد کرو

حکمت والا ہے ○ تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں

غزوۂ تبوک میں شرکت کا حکم

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ

اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾	لَوْ	كَانَ	عَرَضًا	قَرِيْبًا(2)	وَّ
اگر	تم جانتے ہو	اگر	(جس کی طرف آپ نے بلایا) وہ ہوتا	کوئی مال	قریب	اور

تمہارے لئے بہتر ہے ○ اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا

منافقوں کا غزوۂ تبوک میں طرزِ عمل

سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ

سَفَرًا قَاصِدًا	لَّاتَّبَعُوْكَ	وَ	لٰكِنْ	بَعُدَتْ	عَلَيْهِمُ
درمیانہ سفر (ہوتا)	(تو) ضرور وہ (منافق) پیچھے چلتے تمہارے	اور	لیکن	دور پڑ گیا	ان پر

تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر

=اللہ تَعَالٰی عَنْہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ یہ فضیلت اس قول پر ہے کہ عَلَیْہِ کی ضمیر کا مرجع ابوبکر ہیں۔

4 ..... کافروں کی بات سے مراد شرک یا دعوتِ کفر ہے یا اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی وہ سازش ہے جس میں کفار کامیاب نہ ہو سکے۔

1 ..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بات سے مراد توحید یا دعوتِ اسلام ہے یا اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائے گا۔ 2 ..... یعنی تبوک کا میدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بہانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے حصول کے=

www.dawateislami.net

الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا

الشُّقَّةُ	وَ	سَيَحْلِفُوْنَ (1)	بِاللّٰهِ	لَوِ	اسْتَطَعْنَا	لَخَرَجْنَا
مشقت کا راستہ	اور	عنقریب وہ قسم کھائیں گے	اللہ کی	اگر	ہم طاقت رکھتے	(تو) ضرور نکلتے

بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ

مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ

مَعَكُمْ	يُهْلِكُوْنَ (2)	اَنْفُسَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	وہ ہلاک کر رہے ہیں	اپنی جانوں (کو)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک وہ

ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾	عَفَا (3)	اللّٰهُ	عَنْكَ	لِمَ	اَذِنْتَ	لَهُمْ
ضرور جھوٹے ہیں	معاف کرے	اللہ	تم سے (تمہیں)	کیوں	تم نے اجازت دی	انہیں

بیشک جھوٹے ہیں ○ اللہ تمہیں معاف کرے، آپ نے انہیں اجازت کیوں دیدی؟

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَ	تَعْلَمَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جاتے	تمہارے لئے	وہ لوگ جنہوں نے	سچ کہا	اور	تم جان لیتے

جب تک آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾	لَا يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
جھوٹ بولنے والوں (کو)	رخصت نہیں مانگیں گے تم سے	وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں

نہ جان لیتے ○ اور جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

منافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تربیت

غزوۂ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق

ع ٥ ٢

=لالچ میں جہاد میں شریک ہو جاتے لیکن دور کے سفر اور رومیوں سے جنگ کو عظیم جاننے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔ ایمان والوں کو باہمت ہونا چاہئے، بزدل نہیں۔

1 ..... منافقین کی اس معذرت سے پہلے غیبی خبر دیدینا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ 2 ..... اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا ہلاکت کا سبب ہے۔ 3 ..... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے عفو کی خوشخبری دی اور پھر تربیت فرمائی کہ آپ نے ان منافقوں کو جہاد سے پیچھے رہ جانے کی اجازت کیوں دی۔ اس سے آپ=

www.dawateislami.net

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا (1)	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(اس سے) کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اور	اللہ

وہ آپ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے بچنے کی چھٹی نہیں مانگیں گے اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عَلِيْمٌۢ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾	اِنَّمَا	يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
خوب جاننے والا (ہے)	پرہیز گاروں کو	صرف	رخصت مانگتے ہیں تم سے	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے

پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے ○ آپ سے چھٹی وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	ارْتَابَتْ	قُلُوْبُهُمْ	فَهُمْ	فِيْ رَيْبِهِمْ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	شک میں پڑے ہیں	ان کے دل	تو وہ	اپنے شک میں

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَوْ	اَرَادُوا	الْخُرُوْجَ	لَاَعَدُّوْا
حیران و پریشان ہیں	اور	اگر	انہوں نے ارادہ کیا ہوتا	نکلنے (کا)	(تو) ضرور تیار کرتے

حیران، پریشان ہیں ○ اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تو

لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

لَهٗ	عُدَّةً (2)	وَّ	لٰكِنْ	كَرِهَ	اللّٰهُ	انْۢبِعَاثَهُمْ	فَثَبَّطَهُمْ
اس کے لئے	سامان	اور	لیکن	ناپسند فرمایا	اللہ (نے)	ان کا اٹھنا	تو سست کر دیا انہیں

سامان تیار کرتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ہی ناپسند ہے تو اس نے ان میں سستی پیدا کر دی

منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت

=صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی تسکین بھی کر دی گئی اور تربیت بھی۔

1 .....اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کے موقع پر معذرتیں کرنا منافقت کی علامت تھی جبکہ کامل ایمان والے ہر کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جہاد جیسے سخت موقع پر بھی دل و جان اور مال کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ 2 .....اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم تو یقیناً قطعی ہے لیکن ہمارے لئے اس میں ایک نکتہ ہے کہ بہت سی چیزوں کا اعتبار قرائن سے بھی کیا جاتا ہے جیسے یہاں منافقین کا جہاد کیلئے کوئی سامان تیار نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ انہوں نے جہاد کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

www.dawateislami.net

منافقوں کے شریکِ جہاد ہونے کے نقصانات

وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

وَ	قِيْلَ	اقْعُدُوْا	مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ (1)	لَوْ	خَرَجُوْا	فِيْكُمْ
اور	کہہ دیا گیا	بیٹھے رہو	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	اگر	وہ نکلتے	تم میں (شامل ہو کر)

اور کہہ دیا گیا: تم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے

مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاْ اَوْضَعُوْا

مَّا زَادُوْكُمْ	اِلَّا	خَبَالًا	وَّ	لَاْ اَوْضَعُوْا
(تو) وہ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے	مگر	نقصان، فساد	اور	ضرور وہ تیزی سے دوڑتے پھرتے ہیں

تو یہ تمہارے نقصان میں اضافہ ہی کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خِلٰلَكُمْ	يَبْغُوْنَكُمُ	الْفِتْنَةَ	وَ	فِيْكُمْ	سَمّٰعُوْنَ (2)
تمہارے درمیان	وہ چاہتے ہیں تم میں	فتنہ	اور	تم میں	خوب سننے والے (یعنی جاسوس ہیں)

کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس

غزوۂ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش

لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

لَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾	لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
ان کے	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	ضرور بیشک انہوں نے چاہا فتنہ

موجود ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ و فساد

مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	قَلَّبُوْا	لَكَ	الْاُمُوْرَ	حَتّٰى	جَآءَ
(اس) سے پہلے	اور	الٹ پلٹ کیا	تمہارے لئے	کاموں (تدبیروں کو)	یہاں تک کہ	آ گیا

چاہا تھا اور اے حبیب! انہوں نے پہلے بھی تمہارے لئے الٹی تدبیریں کی ہیں حتّٰی کہ حق

1 ..... بیٹھے رہنے والوں سے مراد عورتیں، بچے، مریض اور معذور افراد ہیں۔

2 ..... منافقوں کی ایک بری خصلت یہ ہے کہ وہ کفار کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے اور ان کے رازان تک پہنچا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

www.dawateislami.net

الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

الْحَقُّ	وَ	ظَهَرَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
حق	اور	غالب ہو گیا	اللہ کا حکم (دین)	اور (حالانکہ)	وہ	ناپسند کرنے والے (تھے)	اور

آ گیا اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اگرچہ یہ ناپسند کرنے والے تھے ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ[1]	ائْذَنْ	لِّيْ	وَ	لَا تَفْتِنِّيْ	اَلَا
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	اجازت دیدیں	مجھے	اور	فتنہ میں نہ ڈالیں مجھے	سن لو

ان میں کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیدیں اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔ سن لو!

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

فِي الْفِتْنَةِ[2]	سَقَطُوْا	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمُحِيْطَةٌ	بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
فتنہ میں	وہ پڑے ہوئے ہیں	اور	بیشک	جہنم	ضرور گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو

یہ فتنے ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اِنْ	تُصِبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَ	اِنْ	تُصِبْكَ	مُصِيْبَةٌ
اگر	پہنچتی ہے تجھے	بھلائی	(تو) بری لگتی ہے انہیں	اور	اگر	پہنچتی ہے تجھے	مصیبت

اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا

يَّقُوْلُوْا	قَدْ	اَخَذْنَآ	اَمْرَنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	يَتَوَلَّوْا
(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے پکڑ لیا تھا	اپنا (احتیاطی) کام	(اس) سے پہلے (ہی)	اور	وہ لوٹ جاتے ہیں

تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی اپنا احتیاطی معاملہ اختیار کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے ہوئے

1 ..... اس آیت میں جد بن قیس منافق کی ایک حرکت کا ذکر ہے کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر اس نے کہا: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیں اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیں۔ یہ اس کا صرف ایک حیلہ تھا اور جہاد میں شرکت سے رکنے کا اصلی سبب اس کی منافقت تھی۔ 2 ..... یہاں فتنے سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کفر کرنا، تکلیف قبول کرنے سے اعراض کرنا اور مسلمانوں کی مخالفت پر قائم رہنا ہے۔

www.dawateislami.net

نصیب میں لکھی مصیبت ہی پہنچے گی

مسلمانوں کے مصائب پر منافقوں کی خوشی کا ایک جواب

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ

وَّ	هُمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾	قُلْ	لَّنْ يُّصِيْبَنَآ	اِلَّا	مَا	كَتَبَ (1)
اور	وہ	خوشیاں منانے والے (ہوتے ہیں)	تم کہو	ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں	مگر	وہ جو	لکھ دیا

لوٹ جاتے ہیں ○ تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے

اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اللّٰهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلٰىنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ
اللہ (نے)	ہمارے لئے	وہ	ہمارا مددگار (ہے)	اور	اللہ پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ (2)	قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُوْنَ	بِنَآ	اِلَّآ
ایمان والے	تم کہو	کیا (یعنی نہیں)	تم انتظار کر رہے	ہمارے اوپر	مگر

کرنا چاہئے ○ تم فرماؤ، تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ (3)	وَ	نَحْنُ	نَتَرَبَّصُ	بِكُمْ	اَنْ	يُّصِيْبَكُمْ
دو اچھائیوں میں سے ایک (کا)	اور	ہم	انتظار کر رہے ہیں	تم پر	کہ	ڈال دے تم پر

انتظار کر رہے ہو اور ہم تم پر انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۭ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

اللّٰهُ	بِعَذَابٍ	مِّنْ عِنْدِهٖٓ	اَوْ	بِاَيْدِيْنَا	فَتَرَبَّصُوْٓا	اِنَّا
اللہ	عذاب	اپنے پاس سے	یا	ہمارے ہاتھوں سے	تو تم انتظار کرو	بیشک ہم

اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی)

1 ..... ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اسے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے اور اسے وہ اپنی جان سے بذاتِ خود دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ اس مسئلے میں بحث اور غور و فکر کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ تقدیر کے مسئلے میں بحث اور غور و فکر ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں۔ 2 ..... منافقین دنیوی اسباب، جلد ملنے والی اور فانی لذتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور اس کی رضا پر راضی رہیں۔ 3 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد کرنے پر یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت نصیب ہو گی۔

www.dawateislami.net

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

مَعَكُمْ	مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	اَنْفِقُوْا	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	تم خرچ کرو	خوشدلی (سے)	یا	ناگواری (سے)

منتظر ہیں ○ تم فرماؤ کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا ناگواری سے (بہر صورت)

لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ

لَّنْ يُّتَقَبَّلَ (1)	مِنْكُمْ	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	تم سے	بیشک تم	ہو	نافرمانی کرنے والی قوم	اور

تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نافرمان قوم ہو ○ اور

مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ

مَا مَنَعَهُمْ	اَنْ	تُقْبَلَ	مِنْهُمْ	نَفَقٰتُهُمْ	اِلَّآ
محروم نہیں کیا انہیں	(اس سے) کہ	قبول کئے جائیں	ان سے	ان کے صدقات	مگر

ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ

اَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	بِرَسُوْلِهٖ	وَ
(اس چیز نے) کہ وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ کے ساتھ	اور	اس کے رسول کے ساتھ	اور

کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور

لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ

لَا يَاْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ	اِلَّا	وَ	هُمْ	كُسَالٰى (2)	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ
وہ نہیں آتے	نماز (کے لئے)	مگر	اور	وہ	سستی و کاہلی (سے)	اور	وہ خرچ نہیں کرتے

وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی

1 ..... یہ آیت اگرچہ خاص منافقوں کے بارے میں ہے لیکن اس کا حکم عام ہے چنانچہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خرچ نہ کرے بلکہ ریاکاری اور نام و نمود کی وجہ سے خرچ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔

2 ..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کا طریقہ ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز میں سستی کرنے سے بچے۔

www.dawateislami.net

منافقوں کی مالداری کا وبال

اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

اِلَّا	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ (1)	فَلَا تُعْجِبْكَ (2)	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَآ
مگر	اور	وہ	ناپسند کرنے والے (ہوتے ہیں)	تو تجھے پسند نہ آئیں	ان کے اموال	اور	نہ

مال خرچ کرتے ہیں ○ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	لِيُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	وہ عذاب دے انہیں	ان کے ذریعے	دنیا کی زندگی میں	اور

نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اِن چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں اِن سے راحت و آرام دور کر دے اور

منافق لوگ ظلم مسلمانوں جیسے نہیں

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾	وَ	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ
نکل جائے	ان کی جان	اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی

کفر کی حالت میں اِن کی روح نکلے ○ اور (منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں

اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

اِنَّهُمْ	لَمِنْكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	مِّنْكُمْ	وَ	لٰكِنَّهُمْ	قَوْمٌ
کہ وہ	ضرور تم میں سے (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	لیکن وہ	لوگ

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾	لَوْ	يَجِدُوْنَ	مَلْجَاً	اَوْ	مَغٰرٰتٍ	اَوْ	مُدَّخَلًا
(تم سے) ڈرتے ہیں	اگر	وہ پالیں	کوئی پناہ گاہ	یا	کچھ غار	یا	کوئی داخل ہونے کی جگہ

ڈرتے ہیں ○ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا کہیں سما جانے کی جگہ مل جاتی

1 ..... راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دل تنگ ہونا منافقوں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خوش دلی سے خرچ کیا جائے۔

2 ..... اس آیت میں خطاب اگرچہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہے لیکن اس سے مراد مسلمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ تم ان منافقوں کی مالداری اور اولاد پر یہ سوچ کر حیرت نہ کرو کہ جب یہ مردود ہیں تو انہیں اتنا مال کیوں ملا؟ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے کہ محنت سے جمع کریں، مشقت سے اس کی حفاظت کریں اور حسرت سے چھوڑ کر مریں۔

www.dawateislami.net

لَوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ

لَوَلَّوْا	اِلَيْهِ	وَ	هُمْ	يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور پھر جائیں گے	اس کی طرف	اور	وہ	جلدی کر رہے ہوں گے	اور	ان میں سے

تو جلدی کرتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے ○ اور ان میں سے

مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا

مَّنْ	يَّلْمِزُكَ	فِي الصَّدَقٰتِ	فَاِنْ	اُعْطُوْا
(کوئی وہ ہے) جو	اعتراض کرتا ہے تم پر	صدقات (کی تقسیم) میں	تو اگر	انہیں دے دیا جائے

کوئی وہ ہے جو صدقات تقسیم کرنے میں تم پر اعتراض کرتا ہے تو اگر انہیں اُن (صدقات) میں سے

مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ

مِنْهَا	رَضُوْا (1)	وَ	اِنْ	لَّمْ يُعْطَوْا	مِنْهَآ	اِذَا	هُمْ
ان میں سے	(تو) راضی ہو جاتے ہیں	اور	اگر	انہیں نہ دیا جائے	ان میں سے	اسی وقت	وہ

کچھ دیدیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں اُن میں سے کچھ نہ دیا جائے تو اس وقت

يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ

يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	رَضُوْا	مَآ	اٰتٰىهُمُ
ناراض ہو جاتے ہیں	اور	اگر	بیشک وہ	راضی ہو جاتے	(اس پر) جو	دیا انہیں

ناراض ہو جاتے ہیں ○ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	سَيُؤْتِيْنَا	اللّٰهُ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	وہ کہتے	ہمیں کافی (ہے)	اللہ	عنقریب دے گا ہمیں	اللہ

رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول

(1) ..... یہ بات اخلاص نہ ہونے کی علامت ہے کہ جب تک فائدہ ملتا رہے تب تک راضی، خوش ہیں اور جب فائدہ ملنا بند ہو جائے تو برائیاں بیان کرنا شروع کر دی جائیں۔ آج بھی کسی آدمی کے دوسرے کے ساتھ مخلص ہونے کا یہی پیمانہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہم سے فائدہ حاصل کرتے وقت تو خوش اور راضی ہو اور تعریفیں کرے اور فائدہ ختم ہو جانے پر سلام لینا گوارا نہ کرے تو یہ مخلص نہ ہونے کی علامت ہے۔

www.dawateislami.net

مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	رَسُوْلُهٗٓ (1)	اِنَّآ	اِلَى اللّٰهِ	رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾
اپنے فضل سے	اور	اس کا رسول	بیشک ہم	اللہ کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)

ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں ○

زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا بیان

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ (2)	لِلْفُقَرَآءِ	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
زکوٰتیں صرف	فقیروں کے لئے	اور	مسکینوں	اور	ان (کی وصولی) پر کام کرنے والوں

زکوٰۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں

وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ

وَ	الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ (3)	وَ	فِي الرِّقَابِ
اور	وہ جن کے دلوں (کو اسلام کی) الفت دلائی جائے	اور	(غلامی سے) گردنیں (چھڑانے) میں

اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور

وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً

وَ	الْغٰرِمِيْنَ	وَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً
اور	قرضداروں (کے لئے)	اور	اللہ کے راستے میں	اور	مسافر (کے لئے ہیں)	مقرر کیا ہوا حکم

قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں (جانے والوں کیلئے) اور مسافر کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا

شانِ رسالت میں نازیبا الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَ مِنْهُمُ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾	وَ	مِنْهُمُ
اللہ کی طرف سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	ان میں سے (کچھ)

مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور ان میں کچھ

(1) ..... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرماتے ہیں اور آئندہ بھی عطا کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جو دیتا ہے وہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ذریعے سے دیتا ہے۔ (2) ..... اس آیت میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہاں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ (3) ..... مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا یا اسلام پر ثابت قدم رکھنا مقصود ہو، یہ بھی زکوٰۃ کے مستحقین میں داخل ہیں لیکن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے اجماع کی وجہ سے یہ زکوٰۃ کے مستحق نہیں رہے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ=

www.dawateislami.net

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ	النَّبِيَّ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	هُوَ	اُذُنٌ	قُلْ
وہ لوگ ہیں جو	ایذا دیتے ہیں	نبی (کو)	اور	کہتے ہیں	وہ	کان (ہے)	تم کہو

وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں۔ تم فرماؤ:

اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	يُؤْمِنُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
تمہاری بہتری (کے لئے) کان (ہے)	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور	یقین کرتا ہے	مسلمانوں کا

تمہاری بہتری کے لئے کان ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ

وَ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِيْنَ
اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	وہ لوگ جو

اور تم میں جو مسلمان ہیں ان کیلئے رحمت ہیں اور جو

يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُوْنَ

يُؤْذُوْنَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦١﴾ (1)	يَحْلِفُوْنَ
ایذا دیتے ہیں	اللہ کے رسول (کو)	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	وہ قسم کھاتے ہیں

رسولُ اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ

بِاللّٰهِ	لَكُمْ	لِيُرْضُوْكُمْ	وَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ
اللہ کی	تمہارے لئے (سامنے)	تاکہ وہ راضی کرلیں تمہیں	اور (حالانکہ)	اللہ اور اس کا رسول

اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول

بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش

= نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی اور یہ اجماع حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں منعقد ہوا تھا۔

1 ..... اس آیت میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ الٰہی میں عزت و وجاہت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھ پہنچانے والوں کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

www.dawateislami.net

اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

اَحَقُّ	اَنْ	يُّرْضُوْهُ (1)	اِنْ	كَانُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
زیادہ حقدار (ہیں)	کہ	وہ راضی کرتے اسے	اگر	وہ ہیں	ایمان والے	کیا وہ نہیں جانتے

اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں، اگر وہ ایمان والے ہیں ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

اَنَّهٗ	مَنْ	يُّحَادِدِ	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَاَنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ
کہ وہ	جو	مخالفت کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے

خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

خَالِدًا	فِيْهَا	ذٰلِكَ	الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾	يَحْذَرُ	الْمُنٰفِقُوْنَ
ہمیشہ رہنے والا	اس میں	یہی	بڑی رسوائی (ہے)	ڈرتے ہیں	منافقین

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے ○ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا

اَنْ	تُنَزَّلَ	عَلَيْهِمْ (2)	سُوْرَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
(اس سے) کہ	نازل کر دی جائے	ان پر (کے خلاف)	کوئی سورت	وہ خبر دیدے انہیں	(اس) کی جو

کہ ان کے خلاف کوئی ایسی سورت نازل کر دی جائے جو ان کے دلوں کی چھپی باتیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ

فِيْ قُلُوْبِهِمْ	قُلِ	اسْتَهْزِءُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مُخْرِجٌ
ان (منافقوں) کے دلوں میں (ہے)	تم کہو	تم مذاق اڑالو	بیشک	اللہ	ظاہر کرنے والا (ہے)

بتادے۔ تم فرماؤ: مذاق اڑالو، بیشک اللہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا ہے

1 ..... آیت کے اس لفظ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا میں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔ 2 ..... یہاں ان الفاظ ”عَلَيْهِمْ“، ”تُنَبِّئُهُمْ“ اور ”قُلُوْبِهِمْ“ میں موجود ضمیروں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ کہ پہلے دو الفاظ میں موجود ضمیروں سے مسلمان اور تیسرے لفظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پہلے لفظ میں موجود ضمیر سے مسلمان اور دوسرے دو الفاظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ تینوں الفاظ میں موجود ضمائر سے مراد منافق ہیں۔ تینوں صورتوں میں آیت=

www.dawateislami.net

مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا

مَّا	تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	لَىِٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	لَيَقُوْلُنَّ	اِنَّمَا
(اس چیز کو) جس سے	تم ڈرتے ہو	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	ضرور وہ کہیں گے	صرف

جس سے تم ڈرتے ہو ○ اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف

كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ

كُنَّا نَخُوْضُ	وَ	نَلْعَبُ	قُلْ	اَبِاللّٰهِ (1)	وَ	اٰيٰتِهٖ	وَ
ہم ہنس رہے تھے	اور	کھیل رہے (تھے)	تم کہو	کیا اللہ کے ساتھ	اور	اس کی آیتوں	اور

ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور

رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ

رَسُوْلِهٖ	كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾	لَا تَعْتَذِرُوْا	قَدْ	كَفَرْتُمْ (2)
اس کے رسول (کے ساتھ)	تم ہنسی مذاق کرتے ہو	تم بہانے نہ بناؤ	بیشک	تم کافر ہو گئے

اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو ○ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	اِنْ	نَّعْفُ	عَنْ طَآىِٕفَةٍ	مِّنْكُمْ	نُعَذِّبْ
اپنے ایمان کے بعد	اگر	ہم درگزر کر دیں	کسی گروہ سے	تم میں سے	(تو) عذاب دیں گے

کافر ہو چکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کر دیں تو دوسروں کو

طَآىِٕفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ ع اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَ

طَآىِٕفَةً	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾	اَلْمُنٰفِقُوْنَ	وَ
(دوسرے) گروہ (کو)	(اس کے) سبب کہ وہ	ہیں	جرم کرنے والے	منافق مرد	اور

عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ○ منافق مرد اور

=کا ترجمہ مختلف ہو جائے گا۔

1 ..... منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی نہیں بلکہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین کی تھی مگر یہاں فرمایا گیا "کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔" اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانا ہے۔ 2 ..... جس شخص نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اکراہِ شرعی کے بغیر=

www.dawateislami.net

وقف لازم

الْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ

الْمُنٰفِقٰتُ	بَعْضُهُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ (1)	بِالْمُنْكَرِ	وَ	يَنْهَوْنَ
منافق عورتیں	ان کے بعض	بعض سے (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	برائی کا	اور	روکتے ہیں

منافق عورتیں سب ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے

عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

عَنِ الْمَعْرُوْفِ	وَ	يَقْبِضُوْنَ	اَيْدِيَهُمْ	نَسُوا	اللّٰهَ
بھلائی سے	اور	بند رکھتے ہیں	اپنے ہاتھ	انہوں نے بھلا دیا	اللہ (کو)

منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

منافقوں کی آخروی سزا کا بیان

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ

فَنَسِيَهُمْ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَعَدَ
تو اللہ نے چھوڑ دیا انہیں	بیشک	منافقین	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وعدہ کیا ہے

تو اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں ○ اللہ نے

اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْكُفَّارَ	نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ (نے)	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	کافروں (سے)	جہنم کی آگ (کا)

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	هِيَ	حَسْبُهُمْ	وَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ (نارِ جہنم)	انہیں کافی (ہے)	اور	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	اور

جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور

= ایسے کلمات کہے جو عرف میں توہین اور گستاخی کے لئے متعین ہوں تو وہ نیت اور عدم نیت کے فرق کے بغیر قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح کافر ہے۔

(1) ..... برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا منافق کا کام ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں بھی گناہوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا پایا جاتا ہے جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بے پردگی کا کہا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے بلکہ کسی بھی طرح کا مذہبی حلیہ اپنانے سے منع کیا جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

منافقین مدینہ کی گزشتہ کافروں سے تشبیہ

لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا

لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾	كَالَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	كَانُوْٓا
ان کے لیے	ہمیشہ رہنے والا عذاب (ہے)	جیسے وہ لوگ جو	تم سے پہلے	وہ تھے

ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے ○ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ

اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؕ

اَشَدَّ	مِنْكُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَكْثَرَ	اَمْوَالًا (1)	وَّ	اَوْلَادًا
زیادہ مضبوط	تم سے	قوت (میں)	اور	(تم سے) زیادہ	مالوں	اور	اولاد (میں)

تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ

فَاسْتَمْتَعُوْا	بِخَلَاقِهِمْ	فَاسْتَمْتَعْتُمْ (2)	بِخَلَاقِكُمْ	كَمَا	اسْتَمْتَعَ
پھر انہوں نے لطف اٹھایا	اپنے حصے سے	تو تم لطف اٹھالو	اپنے حصے سے	جیسے	لطف اٹھایا

پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھالو جیسے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَ خُضْتُمْ كَالَّذِيْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	بِخَلَاقِهِمْ	وَ	خُضْتُمْ	كَالَّذِيْ
ان لوگوں نے جو	تم سے پہلے	اپنے حصے سے	اور	تم بیہودگی میں پڑ گئے	(اسی) طرح جیسے

تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے

خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

خَاضُوْا	اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓئِكَ
وہ بیہودگی میں پڑے	یہ لوگ	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	دنیا اور آخرت میں	اور	یہ لوگ

وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہی لوگ

1 ..... دنیوی مال و دولت کی کثرت اور افرادی قوت کی زیادتی کوئی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی ایمان اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ہے۔

2 ..... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کافر و مومن دونوں کو حصہ ملتا ہے لیکن کافر ان سے صرف دنیاوی نفع حاصل کرتا ہے جبکہ کامل مومن ان سے دنیا اور دین دونوں کے منافع کماتا ہے۔

www.dawateislami.net

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَلَمْ يَاْتِهِمْ	نَبَؤُا الَّذِيْنَ (1)
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	کیا نہیں آئی ان کے پاس	ان لوگوں کی خبر جو

گھاٹے میں ہیں ○ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۙ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	قَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ	وَ
ان سے پہلے (تھے)	(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ابراہیم کی قوم	اور

(یعنی) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اَصْحٰبِ مَدْيَنَ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتِ	اَتَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
مدین والے	اور	الٹ دی جانے والی بستیوں (کے مکینوں کی)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس بہت سے رسول

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ

بِالْبَيِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيَظْلِمَهُمْ (2)	وَ	لٰكِنْ
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرتا ان پر	اور	لیکن

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے	اور	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	ان کے بعض

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ○ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے

1 ..... عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے صحیح تاریخ پڑھنا، تاریخی مقامات پر جانا، انہیں دیکھنا اور یاد رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

2 ..... یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عین عدل و انصاف ہے۔

www.dawateislami.net

وقف لازم

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ
بعض کے رفیق (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور	منع کرتے ہیں	برائی سے	اور

رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	يُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

رَسُوْلَهٗ [1]	اُولٰٓئِكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس کے رسول (کی)	یہ لوگ	عنقریب رحم فرمائے گا ان پر	اللہ	بیشک	اللہ

حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	مسلمان مردوں	اور

غالب حکمت والا ہے ○ اللہ نے مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

الْمُؤْمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
مسلمان عورتوں (سے)	جنتوں (کا)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں

اہلِ ایمان کو بشارتیں

[1] .....اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے اور یہاں مخلص ایمان والوں کے جو اوصاف بیان ہوئے انہیں سامنے رکھتے ہوئے عمومی طور پر تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ ان کے اعمال کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں؟ اگر ان کے اعمال مخلص ایمان والوں کے ساتھ ملتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اگر اعمال منافقوں کے ساتھ ملتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عملی حالت درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مخلص ایمان والوں جیسے اوصاف اپنائیں تاکہ وہ منافقوں کے بارے میں بیان کی گئی وعید میں داخل ہونے سے بچ سکیں۔

www.dawateislami.net

فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

فِيْهَا	وَ	مَسٰكِنَ طَيِّبَةً	فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	وَ	رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان (جنتوں) میں	اور	پاکیزہ رہائشوں (کا)	عدن کے باغات میں	اور	اللہ کی رضا

ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا (وعدہ فرمایا ہے) اور اللہ کی رضا

اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ
سب سے بڑی (چیز ہے)	یہی	وہ	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اے	نبی

سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی!

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ

جَاهِدِ	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ (1)	وَ	اغْلُظْ (2)	عَلَيْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ
جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو	ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ

جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	مَا قَالُوْا
جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی	(کہ) انہوں نے نہیں کہا

جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا

وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

وَ	لَقَدْ	قَالُوْا	كَلِمَةَ الْكُفْرِ	وَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
اور (حالانکہ)	ضرور بیشک	انہوں نے کہی	کفر کی بات	اور	وہ کافر ہوگئے	اپنے اسلام کے بعد

حالانکہ انہوں نے یقیناً کفریہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم

منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب

ع ١٥

1 ..... منافقوں سے جہاد حجت قائم کرنے کے ساتھ ہوگا اور ہر وہ شخص جس کے عقیدے میں فساد ہو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ حجت و دلائل کے ساتھ اس سے جہاد کیا جائے اور جتنا ممکن ہو اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے۔

2 ..... دین و ایمان کے دشمنوں پر سختی کرنا اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ شدت پسندی ہے بلکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے البتہ بے جا سختی یا اسلامی تعلیمات کے منافی قتل و غارتگری ضرور حرام ہے۔

www.dawateislami.net

وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ

وَ	هَمُّوْا (1)	بِمَا	لَمْ يَنَالُوْا	وَ	مَا نَقَمُوْٓا	اِلَّآ	اَنْ
اور	انہوں نے ارادہ کیا	(اس چیز) کا جو	انہیں نہ ملی	اور	انہیں برا نہیں لگا	مگر	یہ کہ

اور انہوں نے اس چیز کا قصد و اِرادہ کیا جو انہیں نہ ملی اور انہیں یہی برا لگا کہ

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ

اَغْنٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	مِنْ فَضْلِهٖ	فَاِنْ	يَّتُوْبُوْا	يَكُ
غنی کر دیا انہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اپنے فضل سے	تو اگر	وہ توبہ کر لیں	ہو گا

اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں

خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	يَّتَوَلَّوْا	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	عَذَابًا اَلِيْمًا
بہتر	ان کے لئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	(تو) عذاب دے گا انہیں	اللہ	دردناک عذاب

تو ان کے لئے بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا

فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِي الْاَرْضِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا
دنیا اور آخرت میں	اور	نہ (ہو گا)	ان کے لئے	زمین میں	کوئی حمایتی	اور	نہ

سخت عذاب دے گا اور ان کے لئے زمین میں نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ

نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ

نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ (2)	اللّٰهَ	لَئِنْ
کوئی مددگار	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس نے	عہد کیا	اللہ (سے)	ضرور اگر

مددگار ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر

خدا سے وعدہ کر کے پھرنے والے کا انجام

1 ..... اس سے مراد منافقین کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری سے گرانے کا ارادہ ہے، یا یہ مراد ہے کہ منافقین نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے بغیر عبد اللہ بن اُبَی کی تاج پوشی کا ارادہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ 2 ..... یہ آیت ایک شخص ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنے مالدار ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی اور اس پر اصرار کیا، چنانچہ دعائے رسول کی برکت سے اسے بہت مال عطا ہوا، بعد میں اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس کے متعلق آیت نازل ہوئی تو یہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بحکمِ الٰہی =

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ

اٰتٰىنَا	مِنْ فَضْلِهٖ	لَنَصَّدَّقَنَّ	وَ	لَنَكُوْنَنَّ
اللہ دے گا ہمیں	اپنے فضل سے	(تو) ضرور ہم صدقہ دیں گے	اور	ضرور ہم ہو جائیں گے

اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾	فَلَمَّآ	اٰتٰىهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	بَخِلُوْا	بِهٖ
صالحین میں سے	پھر جب	اللہ نے دیا انہیں	اپنے فضل سے	(تو) وہ بخل کرنے لگے	اس میں

ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے

وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾	فَاَعْقَبَهُمْ
اور	وہ پلٹ گئے	اور	وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تو اللہ نے ان کے انجام کے طور پر ڈال دی

اور منہ پھیر کر پلٹ گئے ○ تو اللہ نے انجام کے طور پر

نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ

نِفَاقًا (1)	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	اِلٰى يَوْمِ	يَلْقَوْنَهٗ	بِمَآ
منافقت	ان کے دلوں میں	(اس) دن تک	(جس دن) وہ ملیں گے اس سے	(اس) وجہ سے کہ

اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا

اَخْلَفُوا	اللّٰهَ	مَا	وَعَدُوْهُ	وَ	بِمَا
انہوں نے خلاف ورزی کی	اللہ (سے)	(اس کی) جو	انہوں نے وعدہ کیا اس سے	اور	(اس) لئے کہ

جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کی اور

نفاق کا ایک سبب عہد شکنی و وعدہ خلافی

= اس کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

1 ..... اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ (2) بعض گناہ کبھی بدعقیدگی تک پہنچا دیتے ہیں۔ (3) غریبی میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور امیری میں بھول جانا منافقت کی علامت ہے۔ (4) آدمی کا ایمان و تقویٰ سے محروم ہو جانا بھی عذابِ الٰہی ہے۔

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض

منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	وَ
وہ جھوٹ بولتے رہے	کیا انہیں معلوم نہیں تھا	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی بات	اور

جھوٹ بولتے رہے ○ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان کے دل کی ہر چھپی بات اور

نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ

نَجْوٰىهُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾	اَلَّذِيْنَ
ان کی سرگوشی	اور	یہ کہ	اللہ	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا (ہے)	وہ لوگ جو

ان کی ہر سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور وہ جو

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ

يَلْمِزُوْنَ (1)	الْمُطَّوِّعِيْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	فِي الصَّدَقٰتِ	وَ
عیب لگاتے ہیں	خوشی سے صدقہ دینے والوں (پر)	ایمان والوں میں سے	(ان کے) صدقات میں	اور

دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو اپنی محنت مشقت

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ

الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	اِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُوْنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت مشقت (کی مقدار)	پھر ہنسی مذاق کرتے ہیں	ان سے

کی بقدر ہی پاتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں

سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ

سَخِرَ	اللّٰهُ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾	اِسْتَغْفِرْ
ہنسی کی سزا دے گا	اللہ	انہیں	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم مغفرت طلب کرو

تو اللہ انہیں ان کے مذاق اڑانے کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے حبیب!) تم ان کی

(1)..... اس آیت سے تین چیزیں معلوم ہوئیں۔ (1) جو لوگ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عبادت کو نفاق یا دکھاوے پر محمول کرتے ہیں اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر طعن کرتے ہیں وہ منافقین ہیں۔ (2) نیک لوگوں کا نیکی پر مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے۔ آج بھی بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو فلموں، ڈراموں سے تو تکلیف نہیں ہوتی البتہ دینی شعائر پر عمل کرنے، دینی حلیہ اپنانے، دین کا نام لینے سے تکلیف ہوتی ہے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (3) نیک بندوں کا مذاق اڑانا، انہیں تہمت لگانا، رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بدلہ لیتا ہے۔

www.dawateislami.net

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَهُمْ	اَوْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	اِنْ	تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ
ان کی	یا	مغفرت طلب نہ کرو	ان کی	اگر	تم مغفرت طلب کروگے	ان کی

مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ستر بار بھی ان کی مغفرت

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

سَبْعِيْنَ مَرَّةً	فَلَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ (1)
ستر بار	تو ہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا	اللہ	ان کی	یہ	(اس) لئے کہ وہ

طلب کروگے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ یہ اس لیے کہ یہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے اور اللہ فاسقوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ (2)	فَرِحَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	بِمَقْعَدِهِمْ	خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	خوش ہوئے	پیچھے رہ جانے والے	اپنے بیٹھنے پر	اللہ کے رسول کے پیچھے

ہدایت نہیں دیتا ○ پیچھے رہ جانے والے اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ اللہ کے رسول کے پیچھے بیٹھے رہے

وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَ	كَرِهُوْٓا	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور	انہوں نے پسند نہ کیا	کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں

اور انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کریں

منافقوں کا جہاد سے رکے پر خوش ہونا اور اس پر وعید

ع ٤٠

1 ..... اس آیت میں منافقوں کو نہ بخشنے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر ہیں اور جو ان کا منکر ہو اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے اپنی رحمتِ عامہ کی بنا پر دعا بھی کردیں، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نہیں بخشے گا۔ اِس نہ بخشنے میں حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کا اظہار ہے کہ آپ کا منکر جنت میں نہیں جاسکتا۔ کافر کو دعائے مغفرت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

2 ..... اس سے مراد یہ ہے کہ جو ایمان سے خارج ہوں، جب تک کہ وہ کفر پر قائم رہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔

www.dawateislami.net

وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ

وَ	قَالُوْا	لَا تَنْفِرُوْا	فِی الْحَرِّ	قُلْ	نَارُ جَهَنَّمَ	اَشَدُّ حَرًّا
اور	انہوں نے کہا	تم نہ نکلو (جہاد کے لئے)	گرمی میں	تم کہو	جہنم کی آگ	شدید ترین گرم (ہے)

اور انہوں نے کہا: اس گرمی میں نہ نکلو۔ تم فرماؤ: جہنم کی آگ شدید ترین گرم ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ

لَوْ	كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾	فَلْيَضْحَكُوْا [1]	قَلِيْلًا	وَّ
اگر	وہ لوگ سمجھ لیتے (تو پیچھے نہ رہتے)	تو انہیں چاہیے کہ ہنس لیں	تھوڑا سا	اور

کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیتے ○ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا سا ہنس لیں اور

لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ

لْيَبْكُوْا	كَثِيْرًا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَاِنْ
انہیں چاہئے کہ روئیں	بہت زیادہ	(یہ) بدلہ (ہے)	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	پھر اگر

بہت زیادہ روئیں (یہ) ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○ پھر اے حبیب! اگر

رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ

رَّجَعَكَ	اللّٰهُ	اِلٰى طَآئِفَةٍ	مِّنْهُمْ	فَاسْتَاْذَنُوْكَ
واپس لے جائے تمہیں	اللہ	ایک گروہ کی طرف	ان میں سے	تو وہ اجازت مانگیں گے تم سے

اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے

لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّ

لِلْخُرُوْجِ	فَقُلْ	لَّنْ تَخْرُجُوْا	مَعِیَ	اَبَدًا	وَّ
نکلنے کی	تو تم کہو	تم ہرگز نہ نکلو	میرے ساتھ	کبھی بھی	اور

جہاد میں ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمادینا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو اور

منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت

[1] ..... اس آیت میں منافقین کو تھوڑا ہنسنے اور بہت رونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ منافقین کی حالت کی خبر دینے کے طور پر کلام کیا گیا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ منافقین اگرچہ اپنی ساری زندگی ہنسیں اور خوشیاں منائیں یہ کم ہے کیونکہ دنیا اپنی درازی کے باوجود قلیل ہے اور آخرت میں ان کا غم اور رونا بہت زیادہ ہوگا کیونکہ آخرت کی سزا ہمیشہ کے لئے ہوگی، کبھی ختم نہ ہوگی اور ختم ہو جانے والی چیز نہ ختم ہونے والی کے مقابلے میں تھوڑی ہی ہے۔ اس آیت میں اگرچہ منافقین سے متعلق کلام ہے البتہ جداگانہ طور پر ہمیں بہر حال یہی حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑا ہنسیں اور گریہ وزاری زیادہ کیا کریں۔

www.dawateislami.net

لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ

لَنْ تُقَاتِلُوْا	مَعِيَ	عَدُوًّا	اِنَّكُمْ	رَضِيْتُمْ
ہرگز نہ لڑو	میرے ساتھ	کسی دشمن (سے)	بیشک تم (نے)	پسند کرلیا

ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو۔ تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

بِالْقُعُوْدِ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَاقْعُدُوْا	مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ
بیٹھنے کو	پہلی بار	تو بیٹھے رہو	پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ	اور

بیٹھے رہنے کو پسند کیا تو (اب) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ○ اور

لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ

لَا تُصَلِّ (2)	عَلٰٓى اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	مَّاتَ	اَبَدًا	وَّ
تم نماز نہ پڑھنا	کسی ایک پر	ان میں سے	(جو) مرگیا	کبھی بھی	اور

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور

لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

لَا تَقُمْ	عَلٰى قَبْرِهٖ	اِنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
تم کھڑے نہ ہونا	اس کی قبر پر	بیشک وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ

نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ

وَ	مَاتُوْا	وَ	هُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	لَا تُعْجِبْكَ
اور	وہ مرگئے	اور	وہ	نافرمانی کرتے ہوئے	اور	تعجب میں نہ ڈالیں تجھے

اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے ○ اور ان کے

منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

منافقوں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے

1 ..... اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے دھوکا اور فریب ظاہر ہو اس سے تعلق ختم کر دینا اور علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے کسی کو ساتھ ملا لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملا لو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ 2 ..... اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی کافر مرجائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ حال یہ ہے کہ =

www.dawateislami.net

اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ

اَمْوَالُهُمْ	وَ	اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	اَنْ
ان کے اموال	اور	ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ

مال اور اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ

یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

یُّعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِی الدُّنْیَا	وَ	تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ
وہ سزا دے انہیں	اس کے ذریعے	دنیا میں	اور	نکل جائے	ان کی جان

انہیں اس کے ذریعے دنیا میں سزا دے اور کفر کی حالت میں

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اِذَآ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ
اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	جب	نازل کی جاتی ہے	کوئی سورت

ان کی روح نکل جائے ○ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ

اَنْ	اٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	جَاهِدُوْا	مَعَ رَسُوْلِهِ
(جس میں حکم دیا جاتا ہے) کہ	ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	جہاد کرو	اس کے رسول کے ہمراہ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو

اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا

اسْتَاْذَنَكَ	اُولُوا الطَّوْلِ (۱)	مِنْهُمْ	وَ	قَالُوْا
(تو) رخصت مانگتے ہیں تم سے	قوت وطاقت والے	ان میں سے	اور	کہتے ہیں

تو ان کے قوت وطاقت رکھنے والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں

= اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مر جاتا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے اِن کا کوئی اپنا بڑا فوت ہو گیا ہو اور اگر اس کی قبر بنی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعا بالکل حرام ہے۔

1 ..... قدرت کے باوجود دینِ اسلام کی مدد نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے، لہٰذا جہاں بھی مسلمان مظلوم ہوں یا ان کا عقیدہ خراب کیا جا رہا ہو وہاں قدرت رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بہتری کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال

www.dawateislami.net

ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوْا

ذَرْنَا	نَكُنْ	مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾	رَضُوْا
چھوڑ دو ہمیں	(تاکہ) ہم ہو جائیں	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	وہ راضی ہیں

ہمیں چھوڑ دیجیے تاکہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں○ انہیں یہ پسند آیا

بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ

بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ	طُبِعَ (1)
(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ	اور	مہر لگادی گئی

کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾	لٰكِنِ	الرَّسُوْلُ (2)	وَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں سمجھتے	لیکن	رسول	اور

مُہر لگادی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں○ لیکن رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	

جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	الْخَيْرٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ هُمُ
اور	یہ لوگ	ان کے لیے	بھلائیاں (ہیں)	اور	یہ لوگ وہی

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی

(1) ..... یعنی ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں کہ جہاد میں کیا کامیابی و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔ (2) ..... اس سے پہلی آیات میں جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا اور اس آیت سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جذبہ جہاد بیان کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے مال اور اپنی جانیں دونوں خرچ کر دیں۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام کا جہاد کرنا اور اس پر اجر و ثواب

www.dawateislami.net

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾	اَعَدَّ (1)	اللّٰهُ	لَهُمْ (2)	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
فلاح پانے والے (ہیں)	تیار کر رکھی ہیں	اللہ (نے)	ان کے لئے	جنتیں	بہتی ہیں

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	ذٰلِكَ
ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾ ع وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾	وَ	جَآءَ	الْمُعَذِّرُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
بڑی کامیابی (ہے)	اور	آئے	عذر پیش کرنے والے	دیہاتیوں میں سے

بڑی کامیابی ہے ○ اور عذر پیش کرنے والے دیہاتی آئے

لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا

لِیُؤْذَنَ	لَهُمْ	وَ	قَعَدَ	الَّذِیْنَ	كَذَبُوا
تاکہ رخصت دیدی جائے	انہیں	اور	بیٹھے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھوٹ بولا

تاکہ انہیں رخصت دیدی جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولنے والے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (3)	سَیُصِیْبُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اللہ اور اس کے رسول (سے)	عنقریب پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بیٹھے رہے۔ ان میں سے کافروں کو عنقریب

1 ..... اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ 2 ..... جنتی اپنی اپنی جنت کے پورے پورے مالک ہوں گے۔ وہاں صرف مہمان کی طرح بغیر ملکیت کے نہ ہوں گے البتہ ان کی خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہو گی۔

3 ..... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے کیونکہ ان منافقوں نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولا، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھوٹ بولا۔

منافقوں کا جہاد میں شرکت نہ کرنا اور اس کی وعید

ع ١٧

www.dawateislami.net

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا

مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾	لَيْسَ	عَلَى الضُّعَفَآءِ[1]	وَ	لَا
ان میں سے	دردناک عذاب	نہیں ہے	کمزوروں پر	اور	نہ

دردناک عذاب پہنچے گا ○ کمزوروں پر اور

عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

عَلَى الْمَرْضٰى	وَ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	مَا	يُنْفِقُوْنَ
مریضوں پر	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کر سکیں

بیماروں پر اور خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھنے والوں پر

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ

حَرَجٌ	اِذَا	نَصَحُوْا[2]	لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	مَا	عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
کوئی حرج	جبکہ	وہ خیر خواہ رہیں	اللہ اور اس کے رسول کے	نہیں	نیکی کرنے والوں پر

کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر

مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ

مِنْ سَبِيْلٍ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾	وَّ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	اِذَا مَآ
کوئی راہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	جب

کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور نہ ان پر کوئی حرج ہے جو

اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ

اَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَآ اَجِدُ	مَآ
وہ آئیں تمہارے پاس	تاکہ تم سواری دیدو انہیں	(لیکن) تم نے فرمادیا	میں نہیں پاتا	وہ (چیز) جو

آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیدیں (لیکن آپ) فرمادیتے ہیں: میں تمہارے لئے

1 ..... باطل عذر والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے تین طبقے بیان فرمائے، پہلا طبقہ ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف و نحیف ہو۔ دوسرا طبقہ بیمار، اس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جنہیں خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو اور سامانِ جہاد میسر نہ ہو، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

2 ..... یہاں خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھنا ہے۔

www.dawateislami.net

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ

اَحْمِلُكُمْ	عَلَيْهِ	تَوَلَّوْا	وَّ	اَعْيُنُهُمْ
میں سوار کر دوں تمہیں	اس پر	(تو) وہ لوٹ جاتے ہیں	اور (اس حال میں کہ)	ان کی آنکھیں

کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کر دوں تو وہ اس حال میں لوٹ جاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

تَفِيْضُ (1)	مِنَ الدَّمْعِ	حَزَنًا	اَلَّا يَجِدُوْا	مَا	يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾
بہہ رہی ہوتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) غم (میں)	کہ وہ نہیں پا رہے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کر سکیں

اس غم میں آنسو بہہ رہے ہوں کہ وہ خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ○

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

اِنَّمَا	السَّبِيْلُ	عَلَى الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	وَ	هُمْ
صرف	راہ (مواخذہ)	ان لوگوں پر ہے جو	رخصت مانگتے ہیں تم سے	اور (حالانکہ)	وہ

مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے رخصت

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

اَغْنِيَآءُ	رَضُوْا	بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ
مالدار (ہیں)	وہ راضی ہیں	(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ	اور

مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پسند ہے کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾
مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں جانتے

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو وہ کچھ نہیں جانتے ○

جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ

1 ..... اس آیتِ مبارکہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جذبۂ جہاد، شوقِ عبادت اور ذوقِ اطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف تو منافقین ہیں جو قدرت ہونے کے باوجود جھوٹے حیلے بہانے کر کے جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور ایک طرف یہ کامل الایمان، مخلص غلام ہیں جو شرعاً رخصت و اجازت ہونے کے باوجود جہاد نہ کر سکنے اور اس عبادت میں شریک نہ ہو سکنے کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق و شوق عطا فرمائے۔

www.dawateislami.net

عنوانات

عنوان	صفحہ
چھٹا پارہ	
بری باتوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے سوائے مظلوم آدمی کے	3
لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی ترغیب	3
تمام بنیادی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے	3
تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے	4
یہودیوں کا یکبارگی نزولِ قرآن کا مطالبہ	5
یہودیوں کے سابقہ جرائم	5
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان	6
یہودیوں پر کوہِ طور بلند کیا جانا اور انہیں دیئے جانے والے دو احکام	6
یہودیوں پر لعنت کئے جانے کے اسباب	6
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قتل اور سولی کی تردید	7
قربِ قیامت میں ہر کتابی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے گا	8
بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اہلِ کتاب پر گواہی دیں گے	9
یہودیوں کے بدترین جرائم اور ان کی دنیوی و اُخروی سزا	9
خوش عقیدہ یہودیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر وثواب کا بیان	10
ایک ہی مرتبہ میں پورا قرآن اترنے کا مطالبہ کرنے والوں کو جوابات	11
رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد اور اس کی حکمت	12

عنوان	صفحہ
حقانیتِ قرآن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں	12
دور کی گمراہی کیا ہے؟	13
کفر پر قائم لوگوں کی بخشش اور ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں	13
آمدِ مصطفیٰ کی خوشخبری اور ان پر ایمان لانے کا حکم	14
عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہنے کی ہدایت	14
اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرم وعار نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے	16
بندگی کو اعزاز سمجھنے والوں کے لئے بشارت اور اس سے نفرت وتکبر کرنے والوں کے لئے وعید	16
حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کسی جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں	17
کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت	17
کلالہ کی وراثت کے احکام	18
سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ	20
عہد پورا کرنے کا حکم	20
حلال جانوروں کا بیان	20
حالتِ احرام میں (خشکی کا) شکار کرنا حرام ہے	20
دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم	21
احرام کھلنے کے بعد بیرونِ حرم شکار کی اجازت	21
کسی قوم کی دشمنی بھی ظلم وزیادتی نہ کروائے	21
نیکی اور پرہیزگاری پر باہم تعاون کرنے کا حکم	22
گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرنے کا حکم	22

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
گیارہ حرام چیزوں کا بیان	22
دینِ اسلام سے کفار کی مایوسی	23
دینِ اسلام مکمل کر دیا گیا	23
فتحِ مکہ سے نعمت الٰہی پوری کر دی گئی	24
اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے	24
شرعی مجبور چند شرائط کے ساتھ ممنوعہ چیزیں کھا سکتا ہے	24
پاک چیزیں ہی حلال ہیں	24
چند شرائط کے ساتھ شکاری جانور کا شکار حلال ہے	24
پاکیزہ چیزیں اور حقیقی اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے	25
اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے	25
مرتد کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں	26
وضو کے فرائض کا بیان	26
حالتِ جنابت میں غسل کرنے کا حکم	27
تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ	27
امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان	27
بیعتِ عقبہ اور بیعتِ رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم	28
ہر حال میں عدل و انصاف پر قائم رہنے اور ناانصافی نہ کرنے کا حکم	28
باعمل مسلمانوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ	29
دائمی جہنمی صرف کافر ہیں	29
کفار کے شر سے بچ جانا نعمتِ الٰہی ہے	30
بنی اسرائیل سے لیا گیا ایک عہد اور اسے پورا کرنے والوں کی جزاء	30
بنی اسرائیل کی بداعمالیاں اور ان کی دنیوی سزا	32
خیانت کرنا بنی اسرائیل کی اکثریت کی عادت ہے	32
عفو و درگزر کا حکم	32
عیسائیوں کی بدعملی کے سبب ان میں باہمی بغض وعداوت ڈال دی گئی	33
حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان	33
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں	34
اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع لوگ قرآن سے ہدایت پاتے ہیں	34
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے عیسائیوں کا رد	34
یہودیوں اور عیسائیوں کا محبوبِ الٰہی ہونے کا دعویٰ اور اس کا رد	35
حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر اور اس کا ایک مقصد	36
بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی تین خصوصی نعمتیں	37
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم	38
شہر میں داخلے کا حکم ملنے پر بنی اسرائیل کی بزدلی	38
خوفِ خدا رکھنے والے دو حضرات کا بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دینا	39
بنی اسرائیل کا جہاد میں جانے سے صاف انکار	39
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بروں سے علیحدگی کی دعا	40
بنی اسرائیل کو بزدلی اور نافرمانی کی سزا	40
حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ	40

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
قتل کی دھمکی سن کر ہابیل کا جواب	41
نفس کے بہکاوے میں آکر قابیل کا ہابیل کو قتل کر دینا	42
قابیل کا ایک کوے سے مردہ دفن کرنا سیکھنا	42
دینِ اسلام کی نظر میں انسانی جان کی اہمیت	43
ڈاکو کی شرعی سزا	44
ڈاکہ زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت	45
خوفِ خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم	45
بروزِ قیامت کافروں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی	45
چوری کرنے والے مرد و عورت کی شرعی سزا	46
سچی توبہ کرنے والے ظالم کی توبہ مقبول ہوگی	47
مغفرت و عذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے	47
حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور منافقوں کی منافقت کا بیان	48
شرعی احکام سے متعلق یہودیوں کا حال	48
ازلی گمراہوں کو ہدایت نہیں مل سکتی	49
یہودی حکمرانوں اور پادریوں کا کردار	49
اہلِ کتاب کے مقدمات کا فیصلہ کرنے سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار	50
یہودیوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیصلہ چاہنا قابلِ تعجب ہے	50
تورات کی عظمت و شان اور یہودیوں کو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت	51
قصاص کے احکام	52
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور انجیل کی عظمت و شان کا بیان	53
انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم	54
قرآنِ مجید کی عظمت و شان	54
قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم	54
فروعی اعمال ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے	55
تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانے کی حکمت	55
بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت	55
احکامِ قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں فیصلہ کرنے کا حکم اور ایک تنبیہ	56
اللہ تعالیٰ کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے	56
یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بنانے کی ممانعت	57
یہود و نصاریٰ سے دوستیاں مستحکم رکھنا منافقوں کا طریقہ ہے	57
منافقوں کی منافقت آشکار ہونے پر مسلمانوں کا تعجب	58
لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر	59
اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ صفت بندوں کے عظیم اوصاف	59
اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور باعمل مسلمان تمہارے دوست ہیں	60
کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے	60
دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت	60
دینی شعائر کا مذاق اڑانا یہودیوں کا فعل ہے	61
اللہ، رسول اور قرآن پر ایمان لانا یہودیوں کو برا لگتا ہے	61
یہودی بارگاہِ الٰہی میں بدتر درجے والے ہیں	62

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
یہودیوں کی منافقت	63
گناہ، زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرنا یہودیوں کا وصف ہے	63
یہودی درویشوں اور علماء کی بدعملی پر انہیں تنبیہ	63
یہودیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت اور اس کا رد	64
نزولِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حسد و عناد میں اضافہ	64
یہودیوں میں ہمیشہ باہمی اختلاف رہے گا	65
یہودیوں کی شر انگیزی اور فساد پر ان کا عبرتناک حال	65
ایمان لانے والے اہلِ کتاب کی اُخروی اور دنیوی جزاء	65
بعض اہلِ کتاب اعتدال پسند ہیں	66
حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغِ رسالت کا حکم اور ان کی حفاظت کا وعدۂ الٰہی	66
ایمان نہ لانے کی صورت میں اہلِ کتاب کسی دین و ملت پر نہیں	67
نزولِ قرآن سے یہودی علماء اور سرداروں کی سرکشی و کفر میں اضافہ	67
سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزاء	68
بنی اسرائیل کا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک گروہ کو جھٹلانا اور ایک کو شہید کرنا	68
یہود و نصاریٰ کا سنگین جرائم کے باوجود خود کو سزا سے محفوظ سمجھنا اور اس کا انجام	69
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے کافر ہیں	70
اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی عبرتناک سزا	70
تین معبود ماننے والے عیسائیوں کا رد اور انہیں دردناک عذاب کی وعید	71
عیسائیوں کو توبہ اور مغفرت طلب کرنے کا حکم	71
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل	72
شرک کو باطل کرنے کی ایک مزید دلیل	72
دین میں ناحق زیادتی کرنے اور گمراہوں کی پیروی کرنے کی ممانعت	73
بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لعنت اور اس کی وجہ	73
یہودیوں کی ایک سرکشی، دوسروں کو گناہ سے نہ روکنا	74
عہدِ رسالت کے یہودیوں کی کفار سے دوستی اور ان کا انجام	74
حقیقی مومن کافر کو دوست نہیں بنا سکتا	75
مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہودی اور مشرک ہیں	75
دورِ رسالت کے بعض عیسائیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے قرب	76
ساتواں پارہ	
تلاوتِ قرآن سن کر رونے والے	77
ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام	77
حلال کو حرام قرار دینے کی ممانعت	78

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ	79
چار ناپاک شیطانی کام	80
شراب اور جوئے کا دنیاوی اور دینی نقصان	81
اطاعتِ رسول کا حکم	81
حرمت سے پہلے شراب پینے والوں کا حکم	82
حالتِ احرام میں شکار کے ذریعے آزمائش کی خبر	82
حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت	83
شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ	83
حالتِ احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے	84
خانہ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت	85
اللہ تعالیٰ کی تین صفات	86
رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منصب اور علمِ الٰہی کا بیان	86
کثرت ہر جگہ حقانیت کی دلیل نہیں	86
فضول سوالات کرنے کی ممانعت	87
کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد	88
شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی رسمیں معتبر نہیں	88
ذاتی احتساب کا حکم	89
ہدایت یافتہ کو دوسروں کی گمراہی نقصان نہیں دے گی	89
وصیت کے گواہ بنانے کا حکم	89
وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل	90
بروزِ قیامت انبیاء سے سوال	92
بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ تعالیٰ کا کلام و معجزات کا بیان	93
حواریوں کی طرف ایمان لانے کا القا اور ان کا ایمان لانا	94

عنوان	صفحہ
آسمان سے دسترخوان اترنے کا مکمل واقعہ	95
قیامت میں عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خصوصی سوال وجواب	97
حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض	99
دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع	99
کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے	100
سُوْرَۃُ الْاَنْعَام	101
قدرتِ الٰہی کے دلائل اور کافروں کا حال	101
دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد	101
آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے	102
اللہ تعالیٰ کے کامل علم کا بیان	102
آیاتِ الٰہی سے متعلق کافروں کا طرزِ عمل اور اس کا انجام	102
سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت	103
کافروں کی ہٹ دھرمی کا حال	104
فرشتے کے نزول کا مطالبہ اور نہ اتارے جانے کی حکمت	104
انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام	105
نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم	105
آسمانی اور زمینی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے	105
اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ	105
قیامت کا ذکر	106
اللہ تعالیٰ کی شان اور اطاعتِ الٰہی کا حکم	106
اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی	107
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی	108

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد	108
جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار	108
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال	109
اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے	109
قیامت میں مشرکوں سے ان کے شریکوں کے بارے میں سوال	110
کفار و مشرکین کا بارگاہِ الٰہی میں جھوٹ	110
قرآنِ مجید سے متعلق کفارِ مکہ کا نظریہ	111
قرآن، ایمان اور اتباعِ رسول سے متعلق کافروں کا حال	111
بروزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا	112
کافروں کی دنیا میں واپسی و ایمان کی تمنا جھوٹی ہے	112
منکرینِ قیامت کا ایک مقولہ	113
بارگاہِ الٰہی میں پیشی کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار	113
منکرینِ قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان	114
دنیاوی زندگی اور آخرت کی حقیقت	114
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا ہے	115
رسولوں کے صبر اور امدادِ الٰہی کا بیان	115
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت	116
وعظ و نصیحت کا اثر توجہ کے ساتھ سننے سے ہوتا ہے	116
کفارِ مکہ کا خاص نشانیوں کا مطالبہ	117
حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت	117
سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں	118
آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں	118
گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے	118
مصیبت، عذاب اور قیامت آنے پر مشرکوں کا اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا	118
مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور کچھ لوگوں کا طرزِ عمل	119
نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے	120
ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت	120
توحیدِ الٰہی کا بیان	121
کافروں کی عذابِ الٰہی سے تباہی و بربادی	121
رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں	121
کفار کے چند سوالات کا جواب	122
رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغ کا حکم	123
مخلص غریب صحابہ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم	123
غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے	124
اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الٰہی کا خوبصورت بیان	125
آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت	125
شرک اور خواہشِ نفس کی پیروی سے ممانعت	126
نزولِ عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب	126
علمِ الٰہی کی وسعت	127
اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان	128
بندوں پر فرشتے مقرر ہیں	129
موت کے فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے	129

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
قیامت کی حاضری اور حساب	129
آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال	129
عذابِ الٰہی کی متعدد صورتیں	130
قرآن اور نزولِ عذاب کو جھٹلانے والوں کو جواب	131
گمراہوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت	131
گمراہوں کو نصیحت کرنے کی تاکید	132
دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت	132
قرآن کے ذریعے نصیحت کرنے کا حکم	133
قیامت میں کفار کی سفارش و عذاب کا بیان	133
حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال	134
نماز و تقویٰ کا حکم	135
اللہ تعالیٰ کی شانِ تخلیق کا بیان	135
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آزر سے مکالمہ	136
ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عظیم مشاہدات کا بیان	136
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے توحید پر دلائل	136
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے عقیدے اور دینِ حق کا اعلان	138
اعلانِ حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب	138
کفار کے بتائے ہوئے شریکوں سے بے خوفی کا اعلان	138
امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟	139
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان	140
حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان	140
ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، نیز شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان	142
نبیوں کی شان	142
انبیاء کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم	143
قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب	143
یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک	144
قرآنِ مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت	144
نبوت کے جھوٹے دعوے دار کا رد	145
کافروں کی موت کے وقت کے حالات	146
قیامت کے چند احوال کا بیان	146
قدرتِ الٰہی کے چند دلائل	148
ستارے پیدا کئے جانے کی حکمت	148
تخلیقِ انسانی میں قدرتِ الٰہی کی نشانی	149
پانی کے ذریعے اگائی گئی چیزوں میں قدرتِ الٰہی کی دلیل	150
دلائلِ قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال	151
اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے	152
مستحقِ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے	152
ذاتِ الٰہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہوسکتا	153
توحید و رسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ	153
توحید و رسالت کے دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی دو حکمتیں	154
وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت	154

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت	155
دنیا میں ہی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں	155
کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب	155
آٹھواں پارہ	
معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر	157
شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات	157
نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ باطل کی گنجائش نہیں	158
کلماتِ الٰہی کی شان	159
گمراہوں کی پیروی کا نقصان	159
کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں	160
اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے	160
حلت و حرمت کا شرعی قانون	160
ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم	161
ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑ دیا تو جانور حرام ہے	162
شیاطین کی وسوسہ اندازیاں	162
مومن و کافر کی مثال	162
سردارانِ مکہ کی دشمنی پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی	163
کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول	163
مجرموں کا انجام	164
ہدایت و گمراہی کی نشانی	164
صراطِ مستقیم کا بیان	165
جنت اور مددِ الٰہی کی بشارت	165
بروزِ قیامت سرکش جنات سے خطاب	165

عنوان	صفحہ
جنات کے دوستوں کی حسرت و انجام	166
ظالم کی ظالم کے ذریعے گرفت	166
قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ	167
بدعملی کی دنیاوی سزا کا ایک قانون	167
نیک و بد کے درجات میں فرق	168
اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و بے نیازی	168
وعدۂ الٰہی بہر صورت پورا ہونے کی خبر	168
دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے	169
کفارِ مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں	169
مویشیوں اور کھیتیوں سے متعلق کفارِ مکہ کے باطل نظریات	171
اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا گمراہی و نقصان کا سبب	172
باغات اور پھلوں میں قدرتِ الٰہی کے نمونے	173
فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت	173
حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت	174
حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر حجت	174
حرام جانوروں کا بیان	176
شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت	176
یہودیوں پر چند حرام چیزوں کا بیان	176
اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب	177
شرک کو مشیتِ الٰہی قرار دینے والوں کو جواب	178
کامل دلیل اللہ ہی کے پاس ہے	178
کفار سے گواہی کا مطالبہ اور جھوٹی گواہی کی ممانعت	179
شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم	179

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت	180
ظاہری باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم	180
ناحق قتل کی ممانعت	180
یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام	181
سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام	182
تورات کی شان	182
قرآنِ مجید کی پیروی کا حکم	183
نزولِ قرآن لوگوں پر اِتمامِ حجت ہے	183
عظمتِ قرآن اور جھٹلانے والوں کے لئے وعید	184
ظہورِ حق کے باوجود ایمان نہ لانے والوں کو تنبیہ	184
دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید	185
نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا بدلہ برابر	186
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا صراطِ مستقیم پر ہونا	186
عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو	187
اقرارِ ربوبیت	187
ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے	187
لوگوں میں باہمی تفاوت کا مقصد امتحان ہے	188
سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف	189
تبلیغِ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں	189
اتباعِ قرآن کا حکم اور گمراہوں کی پیروی کی ممانعت	190
نافرمان قوموں کی ہلاکت کا بیان	190
قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال	191
قیامت میں نیکیوں اور گناہوں کا وزن ہونا	191
بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر	192
تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا	192
سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب	193
ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار	193
ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا	193
لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کا عزم	194
ابلیس اور اس کے پیروکاروں کا انجام	194
حضرت آدم وحوا کی جنت میں رہائش اور شجرِ ممنوعہ	195
حضرت آدم وحوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی	195
ممنوعہ درخت سے کھانے کا نتیجہ اور ندائے ربانی	196
حضرت آدم وحوا کی دعائے مغفرت	197
جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال	197
زمین پر زندگی اور موت وحشر کا بیان	198
لباس عظیم نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان	198
شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم	198
شیطان کفار کا دوست ہے	199
شرک ومعاصی پر کفار کا اپنی دلیل دینا اور اس کا جواب	199
عدل وانصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم	200
ہدایت وگمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ	200
نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم	201
کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت	201
زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہلِ ایمان کی خصوصیت	201
حرام وگناہ کا بیان	202
لوگ اپنی مقررہ مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہ ہوں گے	202
رسولوں سے متعلق بنی آدم کو ہدایتِ ربانی	203
اللہ پر جھوٹا بہتان لگانے اور جھٹلانے والوں کا عبرتناک حال	204

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
کفار کو دخولِ جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب	205
کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخولِ جنت محال ہونے کا بیان	206
کفار کا جہنمی بچھونا	207
نیکوں کا انجام	207
اہلِ جنت کے دل کینے سے خالی ہوں گے	208
اہلِ جنت کا حمد و ثنا کرنا اور ہدایتِ ربانی کا اقرار	208
نیک اعمال کے بدلے جنت	208
جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ	209
کافروں کے عذاب کی وجوہات	209
اعراف پر موجود لوگوں کا اہلِ جنت سے کلام	210
جہنمیوں کو دیکھ کر اہلِ اعراف کی دعا	210
اہلِ اعراف کا کافر جہنمیوں سے کلام	211
اہلِ جہنم کا جنتیوں سے پانی و رزق مانگنا	212
دین کو کھیل تماشا بنانے والے کفار کا اخروی انجام	212
مفصل بیان اور ہدایت و رحمت پر مشتمل کتاب قرآن	213
کفار کی دنیا میں غفلت اور قیامت میں حسرت و نقصان	213
عظمت و قدرتِ الٰہی کے دلائل	214
دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت	215
زمین میں فساد کی ممانعت اور دعا مانگنے کا ایک ادب	216
قدرت و وحدانیت اور وقوعِ قیامت کی دلیل	216
مومن و کافر کے قبولِ حق کی مثال	217
حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ	217
سرداروں کا گستاخانہ جواب	218
حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب	218

عنوان	صفحہ
سرکش کفار پر عذابِ الٰہی	219
حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ	220
کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب	220
حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب	220
قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی	221
قومِ ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ	222
حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نزولِ عذاب کی خبر	222
حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب	223
حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ	224
قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور فساد کی ممانعت	225
متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال و جواب	226
قومِ صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی	227
قومِ صالح پر عذابِ الٰہی	227
حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مردہ لاشوں سے خطاب	228
حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو بدفعلی پر تنبیہ	228
قومِ لوط کا جواب	229
حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی پر عذابِ الٰہی	229
مردوں کی باہم بدفعلی پر خدا کا شدید عذاب	230
شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں	230
حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ مدین کو تنبیہ	232

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
نواں پارہ	
متکبر سرداروں کا شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام	233
قومِ شعیب پر نزولِ عذاب اور ان کا حال	235
حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لاشوں سے خطاب	235
نافرمانوں پر نزولِ عذاب کیسے ہوتا ہے؟	236
ایمان و تقویٰ کی برکتیں	237
اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے	237
نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت	238
سابقہ قوموں کا حال اور ضدی کافروں کا انجام	239
فرعون اور اس کے درباریوں کا اجمالی حال و انجام	240
موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون سے مکالمہ	240
فرعون کا نشانیوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل	241
فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حصولِ اقتدار کی خواہش کا الزام	241
جادوگروں کو مقابلے کیلئے جمع کرنے کا مشورہ	242
جادوگروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ و جواب	242
جادوگروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام اور بعد کے واقعات	243
جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان	244
فرعون کا جادوگروں سے کلام اور سخت سزا کی دھمکی	244
جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا	245
سرداروں کا فرعون کو بنی اسرائیل کے خلاف برانگیختہ کرنا	245
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو سمجھانا	246

عنوان	صفحہ
قوم کی عرض اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی غیبی خبر	247
فرعونیوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل	247
عذاب آنے پر فرعونیوں کی موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فریاد	249
رفعِ عذاب کے بعد فرعونیوں کا حال	250
فرعونیوں کی ہلاکت اور اس کے اسباب	250
بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی اور فرعونیوں کے املاک کی بربادی	250
دریا عبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جاہلانہ مطالبہ	251
بنی اسرائیل کو احساناتِ الٰہیہ کی یاددہانی	253
حصولِ تورات کیلئے موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طور پر جانے کا واقعہ	253
موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی اور آپ کا مطالبۂ دیدار کرنا	254
تجلیِ ربانی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال	254
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر خصوصی انعامات	255
تورات کی عظمت و شان اور اس سے متعلق احکام	256
ناحق تکبر کا ثمرہ اور متکبرین کا حال	256
جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی	257
بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس کی مذمت	258
بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا	258
بچھڑا پرستی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سخت ردِّعمل	259
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دعائے مغفرت کرنا	260

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
بچھڑا پرستوں کے لئے غضبِ ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر	260
سچی توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت	261
حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تورات کی تختیاں اٹھانا	261
کوہِ طور پر 70 بنی اسرائیلیوں کی ہلاکت اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا	262
دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعائے موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار	263
امتِ محمدی کی شان اور فضائلِ مصطفٰی	264
عمومِ رسالت اور عظمتِ مصطفٰی کا بیان	265
قومِ موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ	266
بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعاماتِ الٰہیہ	266
بنی اسرائیل کو مخصوص انداز سے شہر میں داخلے کا حکم اور بشارت	267
ظالم بنی اسرائیلیوں کی مخالفت اور ان کا انجام	268
اصحابِ سبت کا واقعہ	269
یہودیوں پر ظالم مسلط ہوتے رہنے کی خبر	271
بنی اسرائیل کی مختلف گروہوں میں تقسیم اور آزمائش	271
بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب	272
کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت	273
بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا	273
یومِ الست میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد	274

عنوان	صفحہ
بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بدعملی اور اس کا عبرتناک انجام	275
آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا حال	277
ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام	277
کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے	277
اللہ تعالیٰ کو اسماءِ حُسنٰی سے پکارا جائے	278
مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے	279
جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر	279
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنون سے محفوظ ہیں	280
دلائلِ قدرت میں غور و فکر کی دعوت	280
ہٹ دھرم کافروں کا حال	280
وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب	281
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ذاتی ملکیت اور ذاتی علمِ غیب کی نفی اور صفاتِ نبوت	281
شرک کا ایک واقعہ	282
بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان	283
تین اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حکم	286
شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم	286
شیطانی خیال آنے پر پرہیزگاروں کا حال	287
شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں	287
کفارِ مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن	287
تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموش رہ کر سننے کا حکم	288
ذکرِ الٰہی کے آداب	288
فرشتوں کی عبادتِ الٰہی کا بیان	289
سُوْرَۃُ الْاَنْفَال	289

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ واطاعت کی نصیحت	289
کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف	290
کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف	290
کامل ایمان والوں کی جزاء	291
غزوۂ بدر سے پہلے اور دوران کے حالات وواقعات	291
مسلمانوں کی فریاد اور مددِ الٰہی	292
مسلمانوں اور کفار سے متعلق فرشتوں کو وحیِ الٰہی	294
خدا و رسول کی مخالفت کا انجام اور سزا	294
میدانِ جنگ سے بھاگنے کے متعلق احکام	295
بدر میں امدادِ الٰہی اور اس کی حکمت	296
مشرکینِ مکہ کو تنبیہ	297
اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت	297
مشرکین ومنافقین جیسے نہ ہونے کا حکم	298
حق بات سننے اور کہنے سے بہرے گونگے بدترین لوگ ہیں	298
مشرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ	298
حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بلانے پر حاضر ہونا ضروری ہے	298
دل بدلتے دیر نہیں لگتی	299
عام فتنے سے ڈرتے رہنے کی ترغیب	299
مہاجر صحابہ کرام پر انعاماتِ الٰہیہ	299
خیانت کی ممانعت	300
مال اور اولاد ایک امتحان ہے	300
پرہیز گاری اختیار کرنے پر تین خصوصی انعامات	301
کفارِ مکہ کی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف سازش کا بیان	301

عنوان	صفحہ
قرآنی آیات سن کر کفارِ مکہ کا دعویٰ	302
کفارِ مکہ کی جانب سے نزولِ عذاب کی دعا	302
کفارِ مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات	303
مسجدِ حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیز گار لوگ ہیں	303
بیتُ اللہ کے پاس کفارِ مکہ کی عبادت کا انداز	303
راہِ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال	304
کفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا	305
کفارِ مکہ کو تنبیہ	305
فساد کے خاتمے اور دینِ الٰہی کے غلبے تک جہاد کا حکم	306
سرکش کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے	306
دسواں پارہ	
مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف	307
میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ	307
مدت معین کئے بغیر جنگِ بدر کی ایک حکمت	308
خوابِ رسول میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت	308
دورانِ جنگ کفار ومسلمین کو ایک دوسرے کی تعداد قلیل دکھائے جانے کی حکمت	309
جہاد میں ثابت قدمی، ذکرِ الٰہی کی کثرت اور دیگر احکام	310
میدانِ بدر میں شیطان کا کردار	311
منافقوں کا مجاہدینِ بدر پر طنز کرنا	312
کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر	312

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
موت کے وقت عذابِ کفار کا سبب	313
عذابِ کفار سے متعلق دستورِ الٰہی	313
نعمت کی تبدیلی سے متعلق قانونِ قدرت	314
کفارِ قریش کے حال وانجام کی سابقہ کفار سے تشبیہ	314
اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال	315
کفار کے دو عیب، عہد شکنی اور خوفِ خدا نہ رکھنا	315
دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم	315
معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت	315
کافر خود کو گرفتِ الٰہی سے باہر نہ جانیں	316
جنگ کی بھرپور طاقت حاصل کرنے کا حکم	316
راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت	317
صلح کی طرف مائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے	317
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد سے متعلق وعدۂ الٰہی	317
قبائلِ انصار میں باہمی الفت ومحبت	318
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ	318
جہاد کے متعلق چند احکام	318
جہاد کے ایک حکم کی منسوخی	319
غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ	320
امتِ مصطفٰی کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے	321
غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق چند باتیں	321
وراثت سے متعلق ایک منسوخ حکم	322
مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام	323
مسلمانوں میں باہمی تعاون ومدد نہ ہونے کا نقصان	323
مہاجرین وانصار صحابہ کی فضیلت	324
دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان	324
سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ	325
معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام	325
معاہدے کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنے کا حکم	326
امان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم	327
پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم	328
معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں	328
کفار کا مسلمانوں کے ساتھ ممکنہ رویہ	329
شرک سے توبہ کرلینے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں	330
عہد شکنی اور دین میں طعنہ زنی کرنے والوں سے جنگ کا حکم	331
کفار سے جہاد کی ترغیب	331
مجاہدین سے مدد و غلبے کا وعدہ	332
بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر	332
ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے	333
کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں	333
مسجدیں آباد کرنے کے مستحق باعمل مومن ہیں	334
ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں	334
مومن مہاجر مجاہد کے فضائل	335
مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں	335
کافر رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید	336

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبوب ترین ہونے چاہئیں	336
غزوۂ حنین کا بیان	337
مشرکین کو مسجدِ حرام میں آنے کی ممانعت	339
جزیہ کا حکم	339
یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل	340
دینِ اسلام ختم نہ ہو گا	342
بعثت کا ایک مقصد، دینِ اسلام کا غلبہ	342
پوپ پادریوں کی حرصِ مال اور زکوٰۃ نہ دینے کی وعید	342
مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان	344
مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم	344
مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کافروں کا حال	344
غزوۂ تبوک میں شرکت کی ترغیب	345
اللہ تعالیٰ کا دین کسی کا محتاج نہیں	346
ہجرتِ رسول کے وقت مددِ الٰہی کا بیان	347
غزوۂ تبوک میں شرکت کا حکم	348
منافقوں کا غزوۂ تبوک میں طرزِ عمل	348
منافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت	349
غزوۂ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق	349
منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت	350
منافقوں کے شریکِ جہاد ہونے کے نقصانات	351
غزوۂ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش	351
شرکتِ جہاد سے متعلق ایک منافق کے جھوٹے عذر کا رد	352
منافقوں کا مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونا اور خوشی پر غم کرنا	352
نصیب میں لکھی مصیبت ہی پہنچے گی	353
مسلمانوں کے مصائب پر منافقوں کی خوشی کا ایک جواب	353
منافق کا راہِ خدا میں دینا مقبول نہیں	354
منافقین کا راہِ خدا میں خرچ مردود ہونے کی وجوہات	354
منافقوں کی مالداری کا وبال	355
منافق لوگ مخلص مسلمانوں جیسے نہیں	355
صدقات کی تقسیم پر منافقوں کا اعتراض اور ان کی مفاد پرستی	356
عطائے رسول پر راضی رہنے میں ہی بہتری ہے	356
زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا بیان	357
شانِ رسالت میں نازیبا الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب	357
بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش	358
بے ادب منافقوں کو عذاب سے ڈرانا	359
منافقوں کو منافقت ظاہر ہونے کا ڈر	359
منافقوں سے ان کی بے ادبی پر سوال وجواب	360
منافقوں کی صفات	360
منافقوں کی اُخروی سزا کا بیان	361
منافقین مدینہ کی گزشتہ کافروں سے تشبیہ	362
سابقہ امتوں کے عبرتناک انجام سے منافقوں کو تنبیہ	363
کامل ایمان والوں کے اوصاف	363

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ
اہلِ ایمان کو بشارتیں	364
کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم	365
منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب	365
خدا سے وعدہ کر کے پھرنے والے شخص کا واقعہ	366
نفاق کا ایک سبب عہد شکنی و وعدہ خلافی	367
اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے	368
منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض	368
منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ	368
منافقوں کا جہاد سے رکنے پر خوش ہونا اور اس پر وعید	369
منافقوں کو جہاد میں شرکت کی ممانعت	370
منافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت	371
منافقوں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعث وبال ہے	371
قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال	372
حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کا جہاد کرنا اور اس پر اجر و ثواب	373
منافقوں کا جہاد میں شرکت نہ کرنا اور اس کی وعید	374
جہاد سے معذور لوگوں کا بیان	375
صحابۂ کرام کا شوقِ جہاد	375
جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ	376

www.dawateislami.net

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقّی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه

www.dawateislami.net

معرِفۃُ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آ رہی ہیں۔



ISBN 978-969-631-585-8
0126094

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net